هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق

مرآۃ العاشقین

اللہ جل شانہ

در مطبع کریمی لاہور ... طبع شد

Marfat.com

ت ص
112

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اس آیت شریف میں بیشمار فوائد ہیں اور
اسم اعظم بھی اسی میں ہے جو شخص اس کو پڑھنا چاہے باطہارت مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ بلاناغہ پڑھا کرے اور پڑھنے
سے پہلے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پڑھ لیا کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ بزرگ حکمت والے بخشش کرنیوالے مہربان رحم کرنیوالے کے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

وہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہ ہے بڑا مہربان رحم کرنیوالا وہ اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

بادشاہ پاک سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب

Marfat.com

الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

زبردست تکبّر والا پاک ہے اللہ اُس چیز سے

يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ

جو شریک کرتے ہیں وہ ہے اللہ پیدا کرنیوالا عالم بنانیوالا صورت بنانے والا

لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى

واسطے اُسی کے ہیں نام ہائے نیک پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اُسے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

ہیں آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ ہے غالب حکمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَائِقِ

یا اللہ (سبحانہٗ وتعالےٰ) درود بھیج تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق کے برگزیدہ

وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ

اور سب آدمیوں سے افضل اور امت کے شفاعت کرنیوالے قیامت کے دن

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ

ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ تعداد ہر چیز کے جو آپ کو معلوم ہے

Marfat.com

لِكَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اوپر آل حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور برکت اور سلام

وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاۗءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اور درود بھیج تمام انبیا اور رسولوں پر

وَعَلَى الْمَلٰۗئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰٓى اَهْلِ

اور مقربین فرشتوں پر اور تمام

طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

فرمانبرداروں پر ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے مہربان رحم کرنیوالے

حمد محمودے کہ در جملہ صور — شد بانوار محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر
زانکہ از نورش محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شد عیان — گشت از نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہان
در لباس احمدی صلی اللہ علیہ وسلم نور احد — واسطہ شد خلق را بہر رشد
امر صلوا بہر این فرمودہ حق — مومنان را بلکہ خود دارد سبق
قدر حب خود درود بر رسول — بلغ اے غفار از عاجز خمول
بعد حمد ذات بے چون وچگون — پس درود و منظہر این جملہ چون

اما بعد - التماس ہے - کہ یہ کتاب مستطاب بہ مسمےٰ
مراۃ المحققین دو حصوں پر منقسم ہے - پہلے حصہ میں تو خواجہ بزرگوار
حضرت امام علی شاہصاحب قدس سرہٗ نے جو اپنے شیخ قطب الاقطاب
غوث الاغیاث حاجی حرمین شریفین المکرمین حضرت شاہ حسین
(المعروف بھوہڑ والے) قدس سرہٗ کے مختصر حالات سعادت انتساب
میں تحریر فرمایا ہے - درج کیا گیا ہے - بعدہٗ مختصر کلمات تبترکہ
من تصنیف حضرت حاجی الحرمین شریفین قدس سرہٗ مندرج ہیں
امید ہے کہ صادقانِ ارادہ اور طالبان مولےٰ کو اس کے مطالعہ
سے فائدہ کلی حاصل ہو - انشا اللہ تعالےٰ العزیز +

آمین

آپ کا اجدادی وطن مالوفہ رنڑ جھٹر المعروف مکان شریف ضلع گورداسپور
ملک پنجاب ہے - اور زیارت مرقد مبارک بھی اسی جگہ ہیں +

- رحمتہ اللہ علیہم -

تمت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدوۃ المکرمین والاخیار زبدۃ المقربین والابرار۔ کاشف الاسرار الشریعت والحقیقت واصف الانوار الطریقت والمعرفت حجت المکملین برہان الکاملین منوط المحبوبین سید السادات شیخ السموات والارضین غوث الملائکۃ والناس اجمعین زائر القبلتین حاجی الحرمین الشریفین ابوالمجد والعلےٰ حضرت شاہ حسین قدس سرہ سپہ سالار

بزرگوں اور نیکوں کے برگزیدہ نزدیکوں اور پاکوں کے خلاصہ۔ شریعت اور حقیقت کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے طریقت اور معرفت کے نوروں کے بیان کرنیوالے کمال والوں کیلئے حجت اور کاملوں کے لئے دلیل اور پیاروں کے لئے پسندیدہ سرداروں کے سردار نیکوں کی سند آسمانوں اور زمینوں کے شیخ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کے امداد کرنیوالے دونوں قبلوں کے زیارت کرنیوالے مکہ اور مدینہ کی حج کرنیوالے بزرگی اور بلندی کے باپ حضرت

Marfat.com

قافلہ محبوبان رہنماے و پیشواے
طالب و مطلوبان بالانشین مسندِ
اجتباء صدر گزین محافل اولیا۔ و
صاحب تمکین بزم ارتضاء بود صاحب
تصرفات۔ منظہر خوارق کرامات۔ صفوۂ
ارباب ذوق۔ قدوہ اصحاب شوق
صاحب تمکین۔ و مالک حالات عجیبہ بود۔
جذبے قوی داشت و نظر مؤثر و تصرف
غالب۔ حاوے فضایل حسبی و
نسبی بود۔ از سادات حسینی
صحیح الاصل کہ سلسلہ نسب بہ رسول
اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مے
پیوند د جامع بود میان علم و ولایت
و سیادت۔ و عالم بہ علوم صوری و
معنوی بودند۔ در مبادی حال براے

شاہ حسین قدس سرہٗ پیارون کی جماعت
کے پیشوا اور طالب اور مطلوبون کے راہنما
بزرگی کے تخت پر سرفراز بیٹھنے والے اور اولیا
اللہ کی محفلوں کے میر مجلس۔ اور خوشنودی
خدا کی مجلس کے صاحب درجہ تھے اور
تصرفات کے صاحب اور کرامتون کے
ظاہر ہونے کی جگہ اور صاحبان لذت کے
برگزیدہ اور صاحبان شوق سے چنے ہوئے
مرتبہ کے صاحب عجیب حالات کے مالک ہوئے
ہیں اور آپ کشش عظیم رکھتے تھے اور آپ کی
نظر اثر والی اور آپکی کشش غالب تھی اور حسب و
نسب کے بزرگیون کے جامع تھے اور سادات حسینی کی نسب سے
صحیح الاصل تھے آپکے خاندان کا سلسلہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تک ملتا ہے آپ علم او ولایت او سیادت کے جامع
او ظاہری اور باطنی علموں کے عالم تھے آپ اوائل عمر مین

Marfat.com

خریدن اسپان در شہر پشاور رسیدند
و در آن جا بہ تحصیل علوم اشتغال
ورزیدند و اسپ ہمت خود را در
میدان تحقق علوم متداولہ برگماشتند
چنانچہ از بحث و تکرار شبانروزے
آنچنان ملکہ حاصل کردند۔ کہ بر تحریر
حواشی کتب متعلقہ و حل عبارات
مشکلہ استعداد تام یافتند۔ امّا تا
حال از مطالعہ وصول بقیتے ماندہ بود
کہ جذبات عنایت آلہی او را دریافت
یعنی قدم در طریق سلوک کہ مسلوک
اہل وصول است۔ نہاد۔ و آنچنان
بود۔ کہ روزے جوانے رنگریز را در
پشاور دیدند۔ کہ بیتے چند میخواند و
بہ سوز دلسوز و دلگداز میگریست۔

گھوڑوں کی تجارت کے ارادہ میں پشاور
پہنچے اور وہاں علم ظاہری کے پڑھنے میں مشغول
ہو گئے اور ارادہ کے گھوڑے کو مروجہ علموں
کے میدان میں جولان دیا اور ہر وقت
کے بحث و تکرار سے اتنی استعداد حاصل
کی کہ مشکل کتابوں پر حاشیہ لکھنے اور
مشکل عبارتوں کے حل کرنے میں پوری
لیاقت پیدا کی۔ مگر ابھی علم کا مطالع باقی
تھا کہ کشش عنائیت آلہی نے آپ کو لے
لیا یعنے صفائی باطن کے راستہ میں جو
بندگان خدا کا طریقہ ہے قدم رکھ دیا۔
اور وہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے
ایک دن شہر پشاور میں ایک جوان
رنگریز کو دیکھا۔ کہ کچھ بیت پڑھتا ہوا نہایت
درد اور سوز سے رو رہا ہے . .

چون اورا دید حال برایشان متغیر
شد - وجذبہ محبت آلہی گریبان گیر
حال ایشان شد و بہ مقتضائے
آیہ کریمہ ان الملوک اذا دخلوا
قریۃً افسدوھا - وجعلوا
اعزۃ اھلہا اذلہ - سلطان محبت
حقیقی جہانبان خُلّت تحقیقی بر
تخت دل مستولے شدہ مجموع
رقوم الٰہ باطلہ را از صحیفہ دل واز
خط آب وگل محو گردانید - و ملہم عالم
غیب و معلم اسرار لاریب بر ورق
خاطر خطیر ایشان بقلم ارشاد این رقم
کشید - کہ نیل این قسم سوز و گداز
کہ نہایت متمنائے اولیاست بے
اقتضائے تسلیم تصرفات کامل مکمّل

جب آپ نے اُس کو اس حال میں دیکھا تو
آپ پر بھی حالت طاری ہوگئی اور محبت آلٰہی
کی کشش نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اِس
آیہ کریمہ کے مصداق ان الملوک اذا دخلوا
قریۃً افسدوھا - وجعلوا اعزۃ
اھلہا اذلہ - یعنی حقیقی محبت کے بادشاہ اور
تحقیقی دوستی کے مالک نے آپ کے دل کے
تخت پر قبضہ کر کے جھوٹے خداؤں کے
تمام نقشوں کو آپ کے دل کے ورقوں
سے ملیا میٹ کر دیا اور عالم غیب کے خبر
دینے والے اور بے شبہ بھیدوں کے
اُستاد نے آپ کے بزرگ دل کے ورقوں پر ہدایت
کی قلم سے یہ لکھ دیا کہ اس قسم کا سوز و گداز جسکے
خواہشمند بڑے بڑے اولیا ہیں کسی کامل اور
مکمّل کی خدمت کے بغیر اور کسی اہل دل

Marfat.com

وبے تعلیم اقتدأ تعلیم و توجہات کمل
نیست۔ پس بداعیہ آنکہ از ہر جا کہ بوئے
مطلوب بہ مشام در آید خود را بہ صحبت
باریافتگانِ محفل لی مع اللہ برسانند
بے زاد و راحلہ از مقام پشاور برآمدند
و در بلاد کابل و غزنی وغیرہما بدریافت
عزیزانیکہ بر مسندِ ارشاد و اکمال باشند
بپائے طلب قطرہ زن گشتند۔ القصہ
درآن دیار از ہر خانقاہ کہ آوازہ
کمالات در گوش کردند۔ بقصد توبہ
و انابت رجوع نمودند۔ ملہم غیب
در سرِ ایشان ندائے انتباہ در میداد
کہ مقصد مرام تو نعمت خانہ دیگرست
تا آنکہ قائد ہدایت ازلی و سائق
عنایت لم یزلی الیشان را از راہ

ہ کی توجہ اور تعلیم کے بغیر حاصل نہیں
ہو سکتا۔ پھر تو آپ کا پختہ ارادہ ہوا کہ جہاں
سے مطلوب کے خوشبو کی ہوا ان کی دماغ میں
لگے وہاں اپنے آپ کو پہنچاویں اور لی مع اللہ
کی محفل میں رہنے والوں کی صحبت سے مزہ
اٹھاویں اسی دھن میں پاپیادہ بے زاد
پشاور سے چل پڑے غزنی اور کابل وغیرہ
شہروں میں کسی خدارسیدہ اور پیارے
کی تلاش میں پھرتے رہے الغرض اس
علاقہ میں جس خانقاہ پر کسی صاحب کمال کا
ذکر سنتے توبہ اور رجوع کی خواہش میں وہاں
جا پہنچتے لیکن جہاں جاتے غیب سے یہ آواز
آتی کہ آپ کے ہما کا مکان کسی دوسری
جگہ ہے حتاکہ خدائی ہدائیت کے رہنما اور
الٰہی عنایت کے پیشوا نے آپ کو قلات

ملاقات بر آستان ملایک آشیان
قطب الاقطاب غوث اعظم والوالباب
معدن المیامن منور الباطن شیخ الشیوخ
العالم حجۃ اللہ علی ابن آدم حافظ اوضاع
شریعت جامع انوار حقیقت حاجی الحرمین
حضرت احمد قدس سرہٗ رسانید
در اول وہلہ بہ فیوضات بلند و
مقامات ارجمند مالا عین رأت و
لا اذن سمعت ولا خطر علی
قلب بشر مستعد گردانید۔
حضرت خواجہ امام علی رحمۃ اللہ علیہ
میفرمودند کہ پیش ازانکہ شیخنا
حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ بزیارت آستانہ
ملایک آشیانہ خواجہ بزرگ حضرت
حاجی احمد قدس سرہٗ سرفراز شدند

کے راستہ سے آستان فلک نشان قطبون
کے قطب غوث اعظم صاحب مقصود برکتون
کے کان اور باطن کے روشن کرنیوالے جہان
کے بزرگون کے بزرگ اولاد آدم کے واسطے
اللہ کی حُجت کامل شریعت کے طریق کے نگھبان
اور حقیقت کے نورون کے جامع حاجی حرمین
شریفین حضرت احمد (خداوند کریم آپکا بھید پاک
کرے) کی خدمت مین شرفیاب ہوگئے۔ پہلی
ملاقات مین ہی مقامات عالی اور درجات بلند
پر جنکو نہ آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سنا اور
نہ انسان کے دلپر اسکا خیال ہی گذرا فایز ہوگئے
حضرت خواجہ امام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے
تھے کہ ابھی ہمارے شیخ آستان بلند نشان
حضرت حاجی احمد (خداوند کریم آپ کا بھید پاک
کرے) پر قدمبوس نہیں ہوئے تھے۔

Marfat.com

درمجمع اصحاب خود خواجہ بزرگ دام جلالہٗ
چند روز فرمودہ بودند۔ کہ طالبے
بلند استعداد ازین طرف مے رسد
کہ حق سبحانہ را بدو نظر عنایت ست
واشارات بہ سمت پنجاب نمودہ
بودند۔ پس چون حضرت اعلیٰ روح
روحہ بحجر وبیعت وانابت بہ جذبات
بے نہایت مستعد گشتہ اند حضرت
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمودند۔ کہ ما
منتظر او بودیم۔ واز قدوم او خبر
دادہ ایم۔ ہمین شخص ست۔ کہ
عنایت ازلی متکفل حال اوست
حضرت خواجہ امام علی علیہ الرحمۃ والغفران
میفرمودند کہ چون حضرت اعلیٰ را
قدس سرہٗ در مبادے حال جذبہ

کہ حضرت بزرگوار یاران مجلس میں فرماتے
تھے کہ ایک طالب بلند استعداد والا
ادھر سے آرہا ہے کہ اس پر خدا کی رحمت
کمال ہے اور ساتھ ہی پنجاب کی طرف اشارہ
کرتے تھے پس جب حضرت اعلیٰ آپ کا روح
خوش رہے بیعت اور رجوع کے واسطے
بے نہایت کششوں میں حاضر خدمت
ہوئے حضرت خواجہ حاجی احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم جسکے منتظر تھے
اور جس کے آنے کی ہم نے خبر دی تھی
یہ وہی شخص ہے جس کے حالات کا
ذمہ وار خدا کا فضل ہے حضرت خواجہ امام
علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب ہمارے
قبلہ کو ابتدائے حال میں کامل
کشش . . .

Marfat.com

مردانہ حاصل شدہ و حضور اعلیٰ را از نعمت
عظمیٰ بہرہ کامل رسیدہ - در حضرت نعمان
موہبت اعنی حضرت خواجہ قدس سرہ
بہ سبب کمال تعلق و محبت در منقبت آن
قدوۂ یگانہ حضرت خواجہ بزرگ این غزل
انشاء کردند - ے

ز جام احمدی گر باز یک جرعہ بکام افتد
ہمائے اوج لاہوتی ہمہ ساعت بدام افتد
شدم من مست و مدہوشی ز جرعہ جام او یا رب
آہی جرعہ جام او دمادم در بکام افتد
بیا اے ساقی وحدت بجامے سرفرازم کن
مہم وصل محبوبم ازین در انصرام افتد
عجب سریست اے یاران شدن بد ہوش در عشقش
ہزاران کو مست شد زین مے بشرب مدام افتد

حاصل ہوگئی اور آپ کو بڑی نعمت سے
پورا حصہ مل گیا - تو نہایت محبت اور کمال
جوش میں آکر حضرت خواجہ بزرگ کی
تعریف میں یہ غزل لکھی - اُس غزل
کا ترجمہ یہ
ہے

جو ساغر احمدی سے ایک جرعہ کام میں ہووے
ہمائے اوج لاہوتی اُسی دم دام میں ہووے
ہوا ہوں مست میں اک قطرۂ جام محبت سے
کیا ہو گر دمادم جام اُسکا کام میں ہووے
جو مدت سے میرے دل میں تمنا ہے تیری صدقے
میرا سب کام وہ ساقی فقط اک جام میں ہووے
شرابِ عشق سے جو ایک جرعہ نوش کر لیوے
عجب ہے راز وہ ہر دم اسی ہی کام میں ہووے

Marfat.com

ز وصف ساغر مستش بفہم کے رسد یارب
حدیث ذوق او از ما بہ گفتن کے تمام افتد
بہ شرب مست وحدت او بیا شادی کن اے سرمست
درین عشرت مرا یارب ہمیشہ صبح و شام افتد

چون ایشان را جذبہ عظیم روے نمود و کیفیتے قوی دست داد۔ در غلبہ حالات و واردات از دیار سندہ مستانہ وار بے سر و پا دو بار تا بہ کنارِ دریا رسیدہ اند۔ آنجا ایشان را افاقتے دست دادہ بشعور ظاہری آمدند۔ و دغدغہ صحبت حضرت خواجہ بزرگ و شوق دیدار فائض الانوار حضرت خواجہ بزرگ بر ایشان غالب بودہ بے اختیار عنانِ عزیمت برتافتہ بملازمت حضرت شتافتہ اند۔ و ہر بار کہ در ہنگام افاقت

کسی سے وصف ساغر مست کی تو ہو نہیں سکتی
نہ اُسکا ذوق کہنے سے کبھی اتمام میں ہووے
شراب جام وحدت سے رہو سرمست شادان ہم
اسی عشرت میں و ہم جبکہ صبح و شام میں ہووے

جب آپ کو محبت عظیم پیدا ہو گئی اور کیفیت قوی نے جوش مارا۔ تو حالت اور ارادت کے غلبہ میں یعنی اُسی سرمستی میں سر اور پا سے برہنہ مستانہ وار ولایت سندھ سے دریا کے کنارے تئیں پہنچے یہان آکر آپ کو کچھ افاقہ ہو گیا۔ اور ظاہری ہوش و حواس قائم ہوئے۔ چونکہ خواجہ بزرگوار کی صحبت کا اثر اور حضرت ممدوح کے دیدار کا شوق آپ کی طبیعت پر غالب تھا۔ بے اختیار ہو کر پھر اُلٹے پاؤں حضرت بزرگوار کی خدمت میں جا پہنچے اور جب آپ کو کچھ

Marfat.com

بوده. متوجه قریه فاخره مکانِ بزرگان
خود بوده اند. وقت دیدن آثار
مکان شریف بے اختیار صیحه هاے
عظیم ونعره هاے فخیم ازنهاد ایشان
سر بر زده. تاکه پیش ازهمه خواجه بزرگ
در مجمع اصحاب گفته اند. که شهباز
بلند پرواز سید حسین شاه آمده
است. وبوقت رسیدن ایشان
وقتِ عجیب بر یاران روے
داده است چون همیشه بواسطه شمول
کیفیات بلند وحصولِ ارادات
ارجمند در دیار سنده به حالت مستانه
وبروش نورانه در صحراها دویده اند
وگریبان چاک زده برخاک غلطیده
اند. مقامات ایشان درآن ولایت

ہوش آجاتا۔ تو پھر حضرت بزرگوار کے مکان
کی طرف چل پڑتے اور اس مکان شریف
پر نور کو دیکھتے ہی بے اختیار روتے
اور نعروں کا شور مچ جاتا۔ خواجہ بزرگوار
اصحاب کی مجلس میں بارہا فرماتے تھے
کہ بلند پرواز شہباز یعنی سید حسین شاہ
واپس آرہا ہے۔ اور آپ کی واپسی
کے وقت حاضرین مجلس عالی پر عجیب
کیفیت ظاہر ہوتی۔ اور آپ ہمیشہ
عجیب حالات کے ظاہر ہونے اور پوری
خواہش کے بار آور ہونے پر سندھ
کی ولایت میں مستانہ وار اور محبوبانہ
حال سے صحرانوردی کرتے رہے۔ اور
اور کپڑے پھاڑ کر زمین پر لیٹ جاتے تھے
اس علاقے میں آپ کے حالات مشہور

Marfat.com

مشہور و ذکرِ کمالات و کراماتِ ایشان
بر السنۂ اقاصی و ادانی مذکور اند۔
کہ شرح عشر عشیر آنہا در بیان راست
نہ آید۔ کرت سوم از استیلائے
سکر و غلبہ محویت و استغراق بے
خودی از مکانِ بزرگان خود دویدہ
در شکارپور رسیدہ اند۔ در آں ایام
اسرار توحید بوجہ اتم بر ایشان منکشف
بودہ در حالت محویت وحدت و
مستیٔ احدیت و در راز حقیقت
بسیارے غزلہا توحید آمیز و سخنان مستانہ
دلآویز گفتہ اند۔ حقا کہ درہا سفتہ اند
در سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ احدے اسرار
حقیقت را این چنین فاش نہ کردہ و
طشت از بام نہ انداختہ و کسے چنان

ہیں۔ اور آپ کے کرامات اور کمالات
چھوٹے بڑوں کی زبان پر مذکور ہیں۔
کہ ان کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی
ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تیسری دفعہ جب
محبت کے غلبے اور بے خبری کے زور
اور بیخودی کے کمال میں آکر اپنے حضرت
بزرگوار کے مکان سے نکل کر شکارپور
میں پہنچے تو ان دنوں میں توحید کے بھید
پورے طور پر آپ پر کھلے ہوئے تھے اس بے
خبری اور مستی کے عالم اور حقانی بھید میں
بہت سی توحید کی بھری غزلیں اور مستی
سے لبالب اشعار آپ کی زبان سے نکلکر
قلم کے حوالے ہوئے ہیں واقعی نظم کیا ہے
موتی پروئے ہوئے ہیں۔ نقشبندی سلسلہ میں
کسی شخص نے حقیقت کے بھیدوں کو اس قسم سے ظاہر

Marfat.com

مستی نہ ورزیدہ کہ ایشان کردہ اند
اگرچہ درکمال سکر وبیخودی این اشعار
بے اختیار از ایشان سر بر زدہ اند
امّا طریق شاعری نامرعی نماندہ و
تخلص خود سرمست نہادہ اند چنانچہ
درین جا بطور تبرک و استشہاد
بچند غزل اکتفا کردہ آید۔

اے ز حسن بیجاہت درجہان افسانہ ہا
وے ز شمع روئے تو سوزیست در ہر خانہ ہا
صد ہزاران عاشقانت مست جرعہ وحدت اند
سر بصحراء دادہ میرقصند چون مستانہ ہا
ہر کہ از میخانۂ مہر تو یک جرعہ چشید
مست و مجنون گشتہ او جا کرد در ویرانہ ہا
بہر درد زخم دلہا اے صنم مرہم توئی
نیست غیر از وصل تو مرہم دلِ دیوانہ ہا

نہیں کیا اور نہ ہی کھلم کھلا اس راز کو ظاہر کیا
اور کسی شخص نے مستی کا طریقہ ایسا اختیار نہیں
کیا اگرچہ نہایت مستی اور بیخودی کے عالم
میں یہ شعر بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے نکلتے
ہے مگر شاعری کے انداز کو بھی خوب نباہا۔ اور اپنا
تخلص سرمست رکھا ہے چنانچہ تبرک اور ارشاد کے
طور پر چند غزلیں یہاں لکھی جاتی ہیں۔

عالم میں ہیں فسانے دلبر ترے حُسن کے
ہر دل میں سوز تیرا اے شمع انجمن کے
عاشق ترے ہزاران ہیں مست جام وحدت
صحرا میں پھر رہے ہیں واقف نہ مرد و زن کے
لذت بڑی ہے جنکو شربت ترے وصل کی
مدہوش و مست مجنوں بیخود بنے ہیں بن کے
زخمی دلوں کی مرہم توہی تو ہے پیارے
تیرا وصل دوا ہے اے جان ہر بدن کے

Marfat.com

اصل

ماچو مرغانِ قفس در بندِ ہجرت سوختیم
بال و پر فرسودہ شد و ریم ز آب و دانہا
ہر کہ تیر از قوسِ عشقت خورد او مدہوش شد
کس نمے آید کہ پرسد خویش یا بیگانہ ہا
قصۂ دردِ فراقِ یار کس پایان نبرد
بس کُن اے شیدا نداری طاقت افسانہا
منم شیدائے آن جانان کہ ہر دم یاد مے آید
چو از چشمم شود پنہان ز دل فریاد مے آید
شدم دیوانہ رویت بیا اے دلربا اکنون
اگر یک جلوہ بنمائی ز تو بیداد مے آید
چو نرگس انتظارم من ہمیشہ ہر سحرگاہان
ز سنبل زلف تو بوئے اگر از یاد مے آید
من آنم پیشت اے جانان گر از لبہائے شیرین خود
بفرمائی کنم کارے کہ از فرہاد مے آید
بہ درد و ہجر دلدارے بیا تو صبر کن اے دل

ترجمہ

ترے ہجر میں ہر دم جلتا ہے یہ مقید
جیسے قفس میں بلبل اے لالہ ہر چمن کے
تیری نگاہ کا خنجر جن کے لگا دلوں میں
اُن بیکسوں کے پرساں بنتے نہیں وطن کے
دردِ ہجر کا شکوہ پورا نہ ہو کسی سے
بس کر تُو نیز شیدا قصّے یہیں سُخن کے
ہیں اُس پیارے کا شیدا ہوں جو ہر دم یاد رہتا ہے
اگر اک لحظ غائب ہو تو دل فریاد کرتا ہے
ترے رُخ کا ہوں دیوانہ صنم آکر دکھا جلوہ
یہ تیرا ہجر ظالم کس طرح بیداد کرتا ہے
سحر کے وقت نرگس کی طرح ہوں منتظر تیرا
مگر خوشبوئے سنبل زلف سے دلشاد رہتا ہے
مجھے بھی گر لب شیریں سے فرماؤ پیارے تم
کروں وہ جان و دل سے کام جو فرہاد کرتا ہے
دلا کر صبر دردِ ہجرِ دلبر پہ کہ ہے ایسا

Marfat.com

که در ره محبت این چنین افتاد می آید
به هجرت می طپم هر دم اگر یک لحظه فرمائی
بیائم پیش تو هر دم اگر ارشاد می آید
بیا ای قمری سرمست یاد یار گوکو کن
که بهر دیدنت شاید کنون شمشاد می آید
چه باشد ای نگار من اگر یک جلوه بنمائی
کنم سر را فدائے تو اگر یک لحظه بنمائی
ندیدم هیچ محبوبے چو تو ای دلستان من
چو شکلت کے شود پیدا عجائب شوخ رعنائی
همه خوبان این عالم بیک جلوه تو میسوزند
نقاب روئے خود جانان اگر از چهره بکشائی
مشو فتنه به عشاقان تو بکشا کاکل مشکین
ندارد تاب زنجیرے دل دیوانه شیدائی
ز عکس جلوه رویت به گلشنها چه افتاد ست
همه گلشن شده رنگین عجب تو چهره زیبائی

یہ سلطانِ محبت جو رہا نیباد کرتا ہے
تڑپتا ہوں میں اُسکے ہجر سے ہر روز و شب یارو
کروں میں اُس سے جان قربان اگر ارشاد کرتا ہے
تو اے سرمست قمری کی طرح کر یاد دلبر کو
کبھی شاید قدم رنجہ ادھر شمشاد کرتا ہے
صنما اگر دکھاؤ جلوہ مجھے تو کیا ہے
جان و جگر یہ سر بھی تجھ پر فدا ہے
تجھ سا کوئی نہ ہوگا محبوب دو جہان میں
اے شوخ پر کرشمہ ایسا بھلا کجا ہے
پردہ اُٹھاؤ رُخ سے اے آفتاب عالم
نقش و نشان دوئی کا سینہ سے تا فنا ہے
تم ناز سے پیارے جب کھولتے ہو گیسو
عشاق کے دلوں میں نازل عجب بلا ہے
دنیا کے اس چمن میں جو گل ہیں رنگ و رنگ کے
سب عکس رخ تیرے کا جانے جو آشنا ہے

Marfat.com

اصل

زحسن بے حجاب تو بمحفلہا ست افسانہ
نمے دانم چہ سرست این عجب تو محفل آرائی
زنرگس مست چشم تو چو یک جرعہ نگاہ خوردند
شدہ مدہوش آہوہا چو مجنون گشتہ صحرائی
حدیث حسن دلبر ناز کس پایان نشد سرمست
نمے گنجد بہ دفترہا اگر صد دفتر افزائی
بہر سوئے کہ رو آرم جمال یار مے بینم۔
بہر طرز کہ اندیشم رُخ دلدار مے بینم
زعکس عارض شش چنان جلوہ نمایان شد
ہزاران نازنینِ گل رو پری رخسار مے بینم
بہ چمنستان و گلشنہا زحسنِ گلعذارِ او
چہ سرو و لالہ و سُنبل بنفشہ زار مے بینم
چو ذوق او بہ دل افتد ہمہ عالم برقص آید
چہ مرغ و مور و ماہی ہا در و دیوار مے بینم
ہزاران ہا چو مجنون شد زعشق لیلی رویش

ترجمہ

کل محفلوں میں صنما تیرے ہی ہیں فسانے
تجھ سا نہ محفلوں میں کوئی بھی خوش لقا ہے
تیری نگاہ کے زخمی آہو ہیں جنگلوں کے
تیرے نظر کا زخمی اے یار لا دوا ہے
قصہ تیرے حسن کا آخر نہ ہو کسی سے
سرمست اگرچہ صدہا دفتر بیان بپا ہے
جدھر دیکھوں اُدھر مطلق جمال یار ہے ہر سو
جو سو جو نگاہیں دلکین چہرۂ دلدار ہے ہر سو
ہزاران نازنین گلرو جو ہر جا دیکھتے ہو تم
ہے سب پر تو اُسی مہتاب کے رخسار کا ہر سو
یہ سرو سنبل و لالہ بنفشہ زار گلشن میں
یہ سب جلوہ حسن اُس رونقِ گلزار ہے ہر سو
جب اُس کا ذوق پڑتا ہے تو عالم رقص کرتا ہے
یہ مرغ و مور کا رنگ و در و دیوار ہے ہر سو
ترے رخسار لیلےٰ پر مجنون ہے یہ سب عالم

Marfat.com

اصل

جہاں شد مست و مدہوشی عجب اسرار می بینم
چشیدم جرعہ وحدت ز نرگس چشم مست او
ز ساغر چشم مخمورش جہاں خمار می بینم
ز برق آتش عشقش درون خرمن مستان
شدہ صد شعلہ ہا بالا و چون گلنار می بینم
ز حسنِ قوس ابرویش ہلال عید تابان شد
ز دور چشم آہوش ہمہ سرشار می بینم
بہ ذوقِ دل غزل گفتن بود کار تو اے مست
زبان درفشان تو چہ گوہر بار می بینم
مے وحدت ز چشم مے پرستان تو می خیزد
جمال یوسف از چاہِ زنخدان تو می خیزد
برائے دل ستانیہا قدت شد سر بسر اعجاز
عصائے موسے از سروِ گلستان تو می خیزد
چہ باشم من شود روح الامین پروانہ بیدل
چو شعلہ نور از شمعِ شبستان تو مے خیزد

ترجمہ

تجلے حُسن تیرے کا عجب اسرار ہے ہر سو
ترے اس مست نرگس سے پیا ہے جرعہ وحدت
جو ہوگا مست وہ تیری نگاہ خمار کا ہر سو
پڑے جب خرمنِ عشاق میں آتش محبت کی
بنیں شعلے جہاں کا رنگ سب گلنار ہے ہر سو
ہلال عید تاباں ہے اُسی کے قوس ابرو سے
جو شیدا ہے اُسی کی دیدہ سرشار کا ہر سو
غزل کہنا ہے دل کے شوق سے سرمست کا مقصد
زبان اُسکی میں ہیچید ذوق اُس دلدار کا ہر سو
مئے وحدت ترے مستونکی آنکھوں سے ہویدا ہے
جمال یوسفی تیرے زنخدان سے ہی پیدا ہے
ہے زیبا قد تیرا اعجاز کافی دلستانی کا
عصائے موسوی سرو چمن تیرے سے نکلا ہے
تری شمع شبستان سے جو شعلہ نور کا نکلے
تو میں کیا ہوں کہ خود روح الامین بھی اُس کا شیدا ہے

Marfat.com

اصل

بہ خاک مردگان خود مشو سایہ فگن جانان
فغانِ محشر از خونِ شہیدان تو میخیزد
ز عدم جادوان موجود شد عالم ہمہ فیردم
حدیثِ کن ز لب لعلِ بدخشان تو میخیزد
ز لمحہ حسنِ مہ رویت ہمہ عالم شدہ تابان
شعاعِ شمس از چاکِ گریبان تو میخیزد
ہزاران جان مشتاقان فدائے جلوات گلرو
صدائے بیخودی از عندلیبان تو مے خیزد
ز سوز شعلۂ عشقت جہان شد ہمچو مجنونے
ز حسنِ لیلی از غبغب زنخدان تو میخیزد
کشائے کاکل مشکین شدہ مضطر ہمہ عالم
چہ ظلم بیحد از زلفِ پریشان تو میخیزد
بہ ذوق عشق آن جانان غزل گفتی تو اے سرمست
چہ گوہر بے بہا از کان سخندان تو میخیزد

ترجمہ

نہ ہو سایہ فگن اپنے ہی مقتولونکی تربت پر
کہ ان ترے شہیدوں کی فغان سے حشر برپا ہے
ہمیشہ کے عدم سے ہو گیا موجود کل عالم۔
جو لفظ کُن تیرے لعل بدخشانی سے نکلا ہے
ترے رخسار انور کی چمک سے ہے جہان روشن
ترے چاک گریبان سے شعاع شمس پیدا ہے
اُسی گلرو کے جلوہ سے ہزاراں جان فدا لجا
صدائے شوق اُسکی عندلیبون سے ہویدا ہے
ترے ہی عشق کے شعلہ سے عالم ہو گیا مجنون
زنخداں کے تیرے غبغب سے ظاہر حُسنِ لیلیٰ ہے
ترے گیسوے پریشان سے ہوا سرگشتہ ہے عالم
نگاہ کر کاکل مشکین سے یہ بیداد کیسا ہے
صنم کے عشق میں سرمست لکھدی ہے غزل تو نے
سُخن عالی زبان گوہر فشان تیری سے نکلا ہے

مخمس از فقیر سرمست شیدا۔ بر غزل حافظ علیہ الرحمت سے۔

بہ عشقش پا چو بنہادی تحمل کن تو حاصلہا
کہ این بحر یست بے پایان ندارد ہیچ ساحلہا
چو دادی ساغر وحدت مشو از من تو غافلہا
الایا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا
کنم سر را فدائے او اگر یک جلوہ بنماید
برم این نقد جان پیشش اگر یک لحظہ می آید
اگر بخشم کند مدہوشے باو صلش بدست آید
بہ بوئے نافۂ کاخر صبا زان طرہ بکشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا
بیا اے قمریے شیدا اگر آن سرو روان گوید
ندائے عیش را در دہ اگر آن دلستان گوید
شراب وحدتش نوشان اگر آن شاہ جہان گوید
بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

اگر چاہتا ہے عشق اسکا تو حاصل کر تحمل کو
کسی نے ہے نہیں پایا جو اس دریا کے ساحل کو
پلا کر جام وحدت کا نہ مجھہ سے یار غافل ہو
خبردار اے سخی ساقی عطا کر جام سائل کو
سنا تہا عشق آسان ہے پڑا ہوں سخت مشکل کو
کروں میں سر فدا اس سے اگر اک جلوہ دکہلاوے
رکہوں میں جان قدمو پر اگر اکبار آجاوے
اگر ہو بخت یاور تب وصل دلبر کا ہاتہ آئے
اسی گیسو کی خوشبو سے صبا جسکو ادہر لاوے
زلف کے پیچ نے کیسی بلا میں پا دیا دل کو
چلی آ قمرئے شیدا جو وہ سرو روان کہدے
خوشی کا دے ندا ہردم اگر وہ دلستان کہدے
تو پی لے بادۂ وحدت اگر شاہ جہان کہدے
مصلے رنگ لے مئے سے اگر پیر مغاں کہدے
جو سالک جانتا ہے خوب راہ و رسم منزل کو

53384

Marfat.com

اصل

زجام عشقت اے جاناں شدم من مست ولایعقل
کند ہر کس مرا طعنہ ہم از ناداں و از عاقل
فتادم در چنین بحرے کہ معدوم ست زو ساحل
شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

دلا در راہ دلدارے چو نیت در سفر کردم
ز سختی ہا نمے ترسم بغم دل را بپروردم
بمنزل گر ہمہ رفتند من در راہ نہ پے بردم
مرا در منزلے جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا

ز اسرارت بعالم ہمہ گشتہ پدید آخر
چہ گوئیم خویش و بیگانہ ہمہ وصلے بدید آخر
نصیبم در ازل این بود دردستم رسید آخر
ہمہ کارم ز خود کامے بہ بدنامے کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ترجمہ

ترے جام محبت سے ہوا ہوں مست ولایعقل
مجھے کرتے ملامت ہیں سبھی ناداں یا عاقل
پڑا اس بحر میں ہوں میں جو رکھتا ہے نہیں ساحل
اندھیری رات خوف امواج گھمنگھیر وہ ہائل
میرا ہو حال کیا معلم سبکساران ساحل کو

ارادہ جب مرا اس یار کے راہ میں سفر کا ہے
نہیں کچھ خوف سختی کا میں غم سے دلکو پالا ہے
گئے منزل میں سب میں نے قدم راہ میں نہ پایا ہے
امن کیا ہو مجھے اور عیش فکر ہر لحظہ آیا ہے
جرس فریاد کرتا ہے کہ باندھو جلد محمل کو

ترے اسرار سے ظاہر ہوا ہے کل جہاں پیارے
ہیں سب واصل وہاں پر خویش و بیگانہ کہاں پیارے
ملا مجھکو نصیبہ جو ازل سے تھا نہاں پیارے
بہ خود غرضی سے بدنامی ملی مجھکو عیاں پیارے
رہے وہ راز کب مخفی بنائیں جس سے محفل کو

Marfat.com

اصل

وصال یار گر طلبی وگر جاے مرو حافظ
حریف مست وحدت شو بہ بیخانہ برو حافظ
تو شو سر مست وشیدائے ہمین سخنم شنو حافظ
حضوری گر ہمے خواہی ازو غائب مشو حافظ
متے ما تلق من تہوے دع الدنیا واہملہا

چون بار بملازمت حضرت خواجہ بزرگ مشرف شدہ اند. حضرت خواجہ بزرگ فرمود کہ دولت ازلی وعنایت لم یزلی بہ باز آوردن درین مقام شمارا مساعدت کردہ - ورنہ بسیارے منصور آسا درین بحر فنا مستغرق گشتہ اند وجان سلامت نبردہ واز انشاد غزلیات ممانعت فرمودند کہ بواسطہ اشتغال بدان از مقصد اعلیٰ باز خواہد ماند - بہ نظرات عنایت حضرت خواجہ بزرگوار منظور نظر بودہ

ترجمہ

اگر چاہتا ہے وصل اُسکا تو در دست پھر حافظ
حریف مست وحدت بنکے میخانے رہو حافظ
نہو بیخود وہی ہے ہمارا سخن آخر سنو حافظ
حضوری جبکہ چاہتا ہے تو پھر غائب ہو جا حافظ
ملیگا یار جب چھوڑیگا تو دنیاے مہمل کو

جب آپ پھر خواجہ بزرگوار علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ خدائی عنایتوں نے آپ کو اس مکان میں آنے کی یاوری بخشی - نہیں تو بہت سے منصور مشرب اس فنا کے دریا میں غرق ہوگئے ہیں اور جان بچا کر نہیں نکلے اور اس وقت حضور اعلیٰ نے آپ کو شعر گوئی سے منع کیا - کہ اس کے شغل میں پڑ کر مطلب اصلی گم ہو جاتا ہے حضرت خواجہ بزرگوار کی نظر منظور ہو کر

Marfat.com

محض بہ عنایت از توحید وجودی بہ مرتبہ توحید شہودی رسیدند و بمقامات عالیہ و درجات متعالیہ فایز شدند۔ در ساعتے کہ شتری از وکسب نماید حضرت اعلیٰ را خلعت اجازت کاملہ پوشانیدہ بہ پنجاب کہ وطن مالوف آن حضرت بود رخصت فرمودند۔

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانند کہ سالک مادام کہ از فنا جذبے کہ معبر بہ عدم ست سیرے کند در راہ است۔ یحتمل کہ بہ عارضے باز بہ وجود بشریہ عود کند۔ و این فنا جذبی و عدم تا بہ نہایت سیر الی اللہ است و سیر الی اللہ عبارت از قطع مقامے از

محض عنایت ربانی سے توحید وجودی سے توحید شہودی میں پہنچ گئے اور اعلیٰ مقامات کے مالک ہو گئے۔ جب کہ ستارہ مشتری کا دور تھا۔ حضرت اعلیٰ کو اجازت نامہ کاملہ کی خلعت سے ممتاز فرما کر پنجاب کی طرف جہاں آپ کا آباؤ اجدادی وطن تھا رخصت فرمایا

اجازت نامہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا ہے العزیز و جانو۔ کہ سالک جب تک کشش فنا میں جس کو ہم عدم کہتے ہیں سیر کرتا ہے ابھی وہ راہ میں ہے۔ ممکن ہے کہ کسی روکاوٹ سے پھر بشریہ وجود میں واپس لوٹ آوے اور فنا جذبی کا انتہا سیر الی اللہ تک ہے اور سیر الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ مکان

Marfat.com

از مقامات دایرہ امکان ست۔ و
چون سالک تمام مراتب دایرہ امکان
راطے کردہ بہ نقطہ نہایت آن رسید
پس سیر الی اللہ تمام شد و فنا مطلق
حاصل گردید۔ و بہ تحقق مواصلت بحق
سبحانہ تعالےٰ پیدا گردید و رجوع بہ
بشریت ممتنع شد۔ ما رجع من رجع
الا من الطریق۔ و من وصل
لا یرجع۔ انتہے۔ پس فضائل دستگاہ
سیادت پناہی سید حسین شاہ بفضل
حق سبحانہ تعالےٰ بعد حصول جذبہ
احدیت تمامی دایرہ امکان راطے
نمودہ و سیر الی اللہ را باتمام رسانیدہ
فنا مطلق حاصل کردہ از حد مرید گذشتہ
مراد گردیدہ است و در سیر فی اللہ

کے دایرے کے مقامات سے ایک مقام کا
قطع کرنا ہے اور فقیر جب امکان کے تمام
مراتب کو طے کر کے نہایت کے نقطہ پر پہنچ
جاتا ہے وہاں سیر الی اللہ بھی ختم ہو
جاتا ہے اور فنا مطلق حاصل ہو جاتی ہے
اور اس مقام پر خدا تعالےٰ کے ملنے کا موقعہ
آجاتا ہے پھر بشریت کی طرف واپس آنا
معدوم ہو جاتا ہے۔ جو پھرتا ہے راستہ سے
مڑسکتا ہے اور جو مل گیا پھر وہ واپس نہیں آتا
پس بزرگوں کی پناہ والے اور سرداری کی طاقت
والے سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالےٰ
کی مہربانی سے احدیت کی کشش کے حاصل
کرنے کے بعد امکان کے دایرہ کو پورا طے کیا
اور سیر الی اللہ کو بھی پورے طور پر ختم کر کے فنا مطلق
حاصل کی آپ مرید کے درجہ سے مراد کے درجہ پر پہنچ گئے ہیں

Marfat.com

داخل شدہ است و این سیر را نہایتے
این ست - ہرکس از عارفان علےٰ
تفاوت الدرجات بہ حسب استعداد
خود دریں سیر نہایت حاصل نمودہ
است - کہ فوق آں او را متصور نیست
و سید حسین شاہ استعداد آں دارد
کہ اگر کسان بہ او بیعت نمودہ داخل طریقہ
علیہ نقشبندیہ شوند - بہ فیوضات عالیہ
مستفید خواہند گردید و سید حسین شاہ
اگر کسان را بہ شرط استخارہ و فتوے
دلی و بشرط تبری از ریا و سمعہ و عجب
داخل طریقہ نمایند مجاز ست - اما لازم
ست کہ در حلقہ و اجتماع طالبان بقدر
احتیاج تعلیم و ترتیب نمودہ مدام در
بحر بیچونی من بطن الی بطن و من بطن

اور سیر فی اللہ میں داخل ہو گئے ہیں اور اس
سیر الٰہی کی نہایت یہی مقام ہے - ہر ایک عارف
نے اپنی استعداد کے مطابق مختلف درجوں
سے اس انتہائی سیر میں ملکہ پیدا کیا ہے -
اس سے زیادہ بڑھکر اور کوئی درجہ نہیں
اور سید حسین شاہ صاحب اتنی استعداد
رکھتے ہیں کہ اگر بندگان خدا میں سے کوئی طالب
آپ کی بیعت کر کے طریقہ علیہ نقشبندیہ میں
داخل ہو - بڑے بڑے فیضوں میں مستفید
ہوگا اور اگر سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بعض احباب
کو استخارہ اور دلی اجابت اور ریا و عجب
اور تکبر سے توبہ کرا کے طریقہ میں داخل کریں
تو مجاز ہیں لیکن یہ ضروری امر ہے کہ حلقہ اور
طالبوں کے اجتماع میں مناسب طور پر تعلیم اور
ترتیب کر کے آپ ہمیشہ خداوندی اوصاف کے دریا

Marfat.com

الی بطن البطون مستغرق و متلاشی باشند. که اجتماع را به شرائط مذکوره در حصول مقصود تاثیریست عظیم۔ اللّٰھم لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الخلق محمد وآلہ وسلم واصحابہ اجمعین۔

احمد

اجازت نامہ حاصل کردہ بہ فراوان نعمتہاے بہ وطن بازگشتند مقدم شریف ایشان را سکناے این دیار مغتنم انگاشتہ بسیارے در سلک ارادت حضرت خواجہ بزرگ در آمدند وصحبت گرم شد۔ وحلقہ شغل و مراقبہ

میں بطن سے بطن دیگر اور اُس بطن سے بطن البطون تک محو اور تلاش کرنیوالے ہیں کیونکہ اجتماع کو شروط مذکورہ کے ساتھ مقصود کے حاصل کرنے میں اثر عظیم ہے۔ اے مولا ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ادھر اُدھر نہ پھیر اور درود اور سلام خلقت کے برگزیدہ محمد پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر ہے۔

احمد

آپ یہ اجازت نامہ لے کر باطنی نعمتوں کو حاصل کرکے اپنے وطن شریف میں تشریف لائے آپ کی تشریف آوری کو ادھر کے رہنے والوں نے غنیمت سمجھکر حضرت صاحب کے سلسلہ مریدوں میں داخل ہوئے اور صحبت گرم ہوئی اور شغل اور مراقبہ کے حلقہ نے

Marfat.com

اتساعی پذیرفت۔ ہنوز چندے نہ
برآمدہ بود۔ کہ دراثنائے گرمئے صحبت
عشق زیارت حرمین شریفین غلبہ
نمود و محبت روضہ منورہ رسول اللہ
علیہ وعلے الف الف صلوٰۃ وسلام
استیلا کرد۔ چنانچہ یکبارگی بساط افاضہ
واستفادہ برچیدند۔ درآیام غلبہ حالات
واردات کہ حضرت اعلےٰ را در صحبت فرید
المفاخر حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
رونمودہ حضور حضرت سرور کائنات
علیہ التحیات والتسلیمات بتواتر شرف
افزا شدہ کہ در منامات و واقعات
باندک توجہ بحضور رسالت خاتمیت
علیہ وعلے آلہ الف الف صلوٰۃ وسلام
مشرف گشتہ۔ در ہر امر کہ مباشرت

ایک عجیب وسعت حاصل کی۔ ابھی تھوڑے
ہی دن نہ گذرے تھے کہ آپ کے خیال شریف
میں زیارت حرمین شریفین کا ولولہ جوش
زن ہوا اور محبت وزیارت روضہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن پہ ہزار
ہزار درود اور سلام ہو غلبہ کیا۔ چنانچہ اس
جوش میں یکدم ہی فیض کا بستر الپیٹ
دیا۔ غلبہ حالات واردہ کے دنوں میں جو
خواجہ بزرگوار سے آپ کو حاصل ہوئے تھے
حضور پُرنور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت متواتر ہوتی تھی اور عالم خواب
اور بیداری میں تھوڑی سی توجہ سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور
میں آپ پہ ہزار ہزار درود اور سلام ہو
شرف حاصل کرکے جس کام کی بابت

Marfat.com

بدان میکردند۔ اجازت حاصل
مے شد۔ با وجود آنکہ بہ سبب کثرت
شوق متوجہ بجانب کعبہ گشتند۔ از
حضرت رسالت پناہی علیہ و علی آلہ
صلوٰۃ وسلام در آن باب اجازتے
و از خداوند قبلہ پیر و مرشد خود اشارتے
نیافتہ۔ از لب دریائے شور دوبار
بازگشتند۔ پس ہر گہ کہ بعد بلوغ
بمرتبہ تکمیل با اجازت تعلیم طریقت
سرفراز شدہ بہ وطن مانوفہ خود مراجعت
فرمودند وہنگامہ بزم طالبان گرم
کردند۔ یک ناگاہ از حضرت سرور
کائنات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات
در باب ادائے حج کہ فریضہ ہست
اشارتے معلوم شد۔ چنانچہ سلسلہ

خواہش ہوتی تھی۔ عرض کر لیتے تھے اور
اجازت حاصل ہو جاتی تھی۔ حالانکہ آپ نے
نہایت شوق سے بیت اللہ شریف جانے
کا ارادہ کیا نہ تو حضور پُر نور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اجازت حاصل
ہوئی اور نہ ہی حضور قبلہ پیر اور مرشد سے
بشارت ہوئی اس لئے آپ دو دفعہ سمندر
کے کنارہ پر پہنچکر واپس تشریف لائے۔
اسلئے کچھ مدت آپنے واپس آکر طالبان محبت کو
شربت وصل پلایا اور اسرار طریقت کو تعلیم کیا
یک دم ہی آپ کو حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بارگاہ سے فریضہ
حج کے ادا کرنے کے واسطے حکم صادر
ہوا۔ آپ کے شوق اور اشتیاق کا
سلسلہ

Marfat.com

شوق و اشتیاق در جنبش آمد با وجود
قلت استطاعت و کمی زاد و راحلہ
و خوف سواری دریائے شور و مہالک
دیگرہ قدم در راہ نہادند۔ چون در
سندھ شریف بسعادت پای بوس
حضرت حجۃ الاولیاء و الاصدقاء قدس سرہٗ
مشرف شدند پیش ازانکہ از ارادہ
خود اظہار نمایند۔ حضرت خواجہ بزرگ
اذن در دادند۔ پس درین سفر وفور
برکات و شمول عنایات اللہ جل شانہٗ
در خود دیدہ بعافیت از سواری جہاز
عبور کردہ بمنزل مقصود رسیدند
چون بہ شرف احرام مشرف شدند
دیدہ اند۔ کہ تمام دشت از نشیب و فراز
از انوار کعبہ مملو است د ہنگام ظہور

حرکت میں آیا۔ گو طاقت نہ تھی۔ اور
خرچ راہ بھی کم تھا۔ اور سواری کا سامان
بھی کافی نہ تھا۔ اور دریائے شور کی موج
زنی بھی حائل اور سوائے اس کے اور بھی
خوفناک امور درپیش تھے سب کو طاق نسیان
میں رکھکر متوکلاً علی اللہ چل پڑے اور جب
سندھ میں حضرت بزرگوار کی خدمت شریف
میں باریاب ہوئے تو اس سے پہلے کہ
آپ اس معاملہ کا اظہار فرماویں حضرت خواجہ
بزرگوار نے حج کی اجازت عنایت فرمائی پس
اس سفر میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں
اور بڑی مہربانیوں کے ساتھ خیر و خوبی اور
آرام اور سکون سے جہاز پر سوار ہو کر منزل
مقصود پر پہنچ گئے جب آپ لباس احرام سے
مشرف ہوتے دیکھا کہ تمام جنگل کعبہ کے انوار سے بھرا

Marfat.com

آثار بیت اللہ کیفیتے عظیم رونمودہ
است۔ و در طواف قدوم نعرہ ہائے
بے اختیار زدہ بیہوش افتادند
ہر گاہ بسبب کمالِ اشتیاق و الحاح
خواستہ اند۔ کہ چشمان خود را بمشاہدہ
جمال کعبۃ اللہ باز نمائند۔ انوار و اسرار
آن عالیمقام ایشان را فرو گرفتہ
در وجد و التہاب بیخود افتادہ گریبان
چاک کردہ بر آن خاکِ پاک غلطیدند۔
چنانچہ زائران حرم محترم از ملاحظہ احوال
عدیم المثال ایشان شیفتۂ اطوار مجذوبانہ
مجنونانہ ایشان گشتہ اند۔ علی الخصوص
مرزا سہگین بیگ ہندوستانی کہ در آن
ہنگام در سلک ملازمانِ شریف مکہ
زادہا اللہ شرفاً منسلک بودند از

اور جب آپ پر بیت اللہ شریف کے انوار چمک
پڑے تو آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری
ہوئی اور طواف قدوم میں بے اختیار نعرہ
مارا اور بیہوش گر پڑے اور جب آپ نے
کمال اشتیاق اور محبت سے چاہا۔ کہ اپنی
آنکھون کو کعبہ شریف کے جمال کے واسطے
کھولین تو اس عالی مقام کے انوار نے آپ کو
ایسا پکڑا۔ کہ وجد اور بیقراری میں آئے
اور کپڑے پھاڑ کر اس خاک پاک پر لڑکھیان
کھانے لگے۔ یہان تک کہ حرم محترم کے زیارت
کرنیوالے آپ کے عجیب احوال دیکھنے سے
قربان ہو رہے تھے۔ خصوصاً مرزا سہگین بیگ
ہندوستانی کہ ان دِنون مکہ معظمہ زادہا
اللہ شرفاً کے ملازموں میں ملازم
تھے

Marfat.com

دیدن حالات ارجمند و نعرہ ہاے
بلند ایشان کہ شبلی آسا از ایشان
سر برمیزوند از دل و جان مشتاق
و والہ ایشان گشتند۔ و در ایام اقامت
در مکہ معظمہ بوظایف خدمات قیام مے
نمودند۔ فی الجملہ در موضع متبرکہ ظہورات
عجیبہ و اسرار غریبہ مشاہدہ کردہ از
فیوض و مواہب ہر جا بہرہ یاب گشتند
و بدریافت حقایق مسجودیت و معبودیت
صرف حقیقت کعبہ حسنائے مستفیض
گشتہ از مقام ابراہیم خلیلے وافر
گرفتند۔ و در وقوف بعرفات و
بنزول بمنیٰ انوار و برکات مالا تعد
ولا تحصے دیدہ چنان معلوم کردند کہ
بفضل الٰہی حج مقبول و مبرور گردید

اُن کے عجیب حالات اور نعرہ دردناک جو
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ سے ظاہر ہوتے
تھے دیکھنے سے جان و دل سے قربان
ہو گئے اور جب آپ کو کچھ افاقہ رونما ہوتا
تو خدمت و وظایف بیت اللہ میں قیام
فرماتے۔ الغرض اس متبرک مکان میں
عجیب عجیب ظہور اور غریب مشاہدہ کرکے
اُس مکان پاک کی برکتوں سے حصہ لیتے
رہے اور مسجود اور معبود ہونے کے حقایق
کو معلوم کرکے اور کعبہ شریف کی حقیقت
سے بہرہ یاب ہو کر آپ نے مقام ابراہیم
سے پورا حصہ حاصل کیا۔ اور عرفات کے
ٹھہرنے اور منیٰ میں اُترنے سے وہ انوار
و برکات جنکو ہم نہ گن سکتے ہیں اور نہ شمار کرسکتے
ہیں حاصل کرکے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا

Marfat.com

اصل	ترجمہ
وبعد از ادائے مناسک حج اسلام وشرائط وآداب آن متوجہ مدینہ منورہ شدند۔ ودر اثنائے توجہ بزیارت حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم این مناجات انشا کردند۔	حج مقبول ہوگیا ہے آپ فرائض حج کے ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے اور راستہ میں شوق حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت میں یہ مناجات تحریر فرمائی ؁
ہستم سگ جنابت یا سیّد المدینہ	سگ ہوں میں تیرا دربان یا سیّد المدینہ
جانم فدائے خاکت یا سیّد المدینہ	میری جان ہو تجھ پہ قربان یا سیّد المدینہ
مسکین وستمندم محزون ودردمندم	عاجز ہوں بے نوا ہوں درد ونہیں مبتلا ہوں
سوزندہ چون سپندم یا سیّد المدینہ	ہر مثل ہوں سوزاں یا سیّد المدینہ
غرقم بہ بحر غفلت دربند حرص وشہوت	ڈوبا ہوں بحر غفلت حرص وہوا کا قیدی
دارم ز جرم کسوت یا سیّد المدینہ	پُر ہے جرم سے داماں یا سیّد المدینہ
از بار نفس ملعون جان ودلم خورد خون	نفس لعیں سے میرا دل خون ہو رہا ہے
مضطر شدست محزون یا سیّد المدینہ	مضطر ہوا ہوں نالاں یا سیّد المدینہ
در مرض حرص جانم شد مبتلا چنانم	مرض حرص میں میری جان مبتلا ہے ایسی
چارہ از وندانم یا سیّد المدینہ	درماں سے ہوں میں ناداں یا سیّد المدینہ

Marfat.com

بے حد گناہ گارم جائے امان ندارم
شرمندہ شرمسارم یا سیّد المدینہ

بہر دوا دویدم در حضرت رسیدم
چارہ دگر ندیدم یا سیّد المدینہ

این بے عدد جرائم مرضیست لادوائم
فریاد مے نمائم یا سیّد المدینہ

یا ہادئے ہدایت یا شاہ ذوالعنائت
دل و جان من فدایت یا سیّد المدینہ

یا شاہ کون و امکان دست کرم بفشان
از قید نفس برہان یا سیّد المدینہ

تو کس بیکسانی غمخوار عاجزانی
سردار انس و جانی یا سیّد المدینہ

این آہ وہم فغان ہا بشنو ز حال ما ہا
اے شاہ دین پناہا یا سیّد المدینہ

یا شاہ ذوالوقارا ہین بیکسے مارا

مجرم ہوں سخت عاصی شرمندہ پر معاصی
بے زاد راہ ساماں یا سیّد المدینہ

دوڑا ہوں میں دوا کو حضرت سے التجا کو
داروے درمندان یا سیّد المدینہ

بے حد جرم سے میری یہ مرض لادوا ہے
فریاد ہے یہ ارمان یا سیّد المدینہ

اے ہادئے ہدایت لطف و کمال والے
دل و جان سے تجھ پہ قربان یا سیّد المدینہ

اے دو جہان کے شاہا دست کرم سے کیجو
قید نفس سے شادان یا سیّد المدینہ

اے بیکسوں کے والی اے عاجزوں کے حامی
سردار جن و انسان یا سیّد المدینہ

اے دو جہانکے شاہا ہیہات حال میرا
آہ و فغان و نالان یا سیّد المدینہ

اے بادشاہ عزت للہ نظر کرم کی

اصل

نظرے بکن خدارا یا سید المدینہ
ہستم سگِ سگانت مشتاقِ آستانت
مسکین و مدح خوانت یا سید المدینہ
خواہم ز تو ہدائیت ہردم کنم ثنائیت
سر افگنم بپایت یا سید المدینہ
در ذوق شوق مولا کن مست بیسرو پا
باشم نوائے ویلا یا سید المدینہ
دیگر سرم فدایت یا بم شرف لقائیت
باشم حضور پائیت یا سید المدینہ
عرضِ حسین مسکین بہ پذیر یا شہ دین
کن کرم حال مابین یا سید المدینہ

چون بمدینہ منورہ رسیدہ اند بمجرد ملاخظ آثار روضہ معطرہ نعرہ ہا زدہ بیہوش افتادہ و در آداب زیارت روضہ مطہرہ و مسجد نبوی مبارکہ

ترجمہ

برحال ما غریبان یا سید المدینہ
ہوں چاکروں کا چاکر مشتاق تیرے در کا
عاجز ہوں میں ثناخوان یا سید المدینہ
صفت و ثنا میں تیرے ہردم رہے یہ بندہ
قدموں پہ سر ہو قربان یا سید المدینہ
در ذوق شوق مولا بے خود و مست کردو
ہردم ہو آہ و نالان یا سید المدینہ
قدموں میں ہو حضوری پاؤں شرف لقا سے
سر ہو یہ میرا قربان یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین کیجو نظر کرم کی
برحال ما غریبان اے سید المدینہ

جب آپ مدینہ منورہ میں پہنچے۔ روضہ پاک کے دیکھتے ہی نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور روضہ منورہ کی زیارت کے آداب بجالانے اور مسجد نبوی مبارکہ

Marfat.com

زمان زمان از خود رفتہ بزمین غلطیدند باوجودیکہ انوار صحابہ واہلبیت نیز دران مقام تابان بودند۔ ازغایت استغراق واستہلاک در انوار نبوی بہ دیگرے نتوانستند۔ اتفاقاً مرزا صاحب سہمگین بیگ درآنوقت نیز بہ مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ را بہمان حالت در لجہ وجد والتہاب مستغرق دریافت والتماس نمود کہ از سلک ارادات ایشان منسلک گردد۔ حضرت اعلیٰ عریضہ محتوی نیازمندیہا در باب قبول ایشان بہ جناب پیر دستگیر خود برنگاشتند ولالت نمود کہ در سندھ شریف رسیدہ از

کے دیکھنے مین بار بار بیہوش ہوجاتے اور پڑتے۔ گو اس مقام پاک مین اہلبیت اور صحابہ کے نور بھی چمکتے تھے۔ مگر آپ نہایت استغراق سے انوار نبوی کے مقابلہ میں اور کسی طرف دھیان نہ کرتے تھے اتفاقاً اُن دنوں مرزا سہمگین بیگ بھی مدینہ منورہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھا۔ حضرت اعلیٰ کو اللہ تعالیٰ آپ کا بھید پاک کرے تمام حالت اور وجد میں نہایت محو پایا۔ عرض کی۔ کہ اس خاکسار کو مریدوں کے زمرہ میں شامل کردیں۔ آپ نے ایک عریضہ جو نیازمندی سے پُر تھا۔ اُن کی قبولیت کے واسطے اپنے پیر حضرت دستگیر کی خدمت میں لکھا۔ اور مرزا صاحب کو کہا۔ کہ سندھ شریف میں ۔ ۔ ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ بزرگ دریافتند آنچہ دریافتند
پس چون در ایام اقامت بہ مدینہ
سکینہ حضرت اعلیٰ قدس اللہ سرہٗ
بہ توالی و تواتر عنایات عظیمہ و
عطایاے فخیمہ از آن حضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دریافتہ الطافات
و عنایات بے غایات بحال خود دیدند
عزم بالجزم نمودند کہ بقیۃ العمر در
روضہ مقدس معتکف نشینند درین
اثناے دیدند۔ کہ حضرت محبوب
رب العالمین علیہ و علے آلہ الف الف
صلوٰۃ و سلام تشریف فرماے شدند
درحالیکہ انوار عظیمہ بر آن حضرت
متلالی ست۔ فرمودند۔ کہ شمارا بہ
وطن مالوفہ باید رفت۔ تا اہالی آن

حضور اعلی کی خدمت میں حاضر ہوجاویں
پس مرزا صاحب نے وہاں پہنچ کر جو کچھ
پایا سو پایا۔ حضرت اعلی نے مدینہ شریف
مین رہکر بڑی بڑی نعمتیں متواتر آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاصل کین۔
آپ نے ان عنایتون کو دیکھ کر پختہ ارادہ
کرلیا۔ کہ باقی عمر حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی خدمت میں گذارین۔ ابھی یہ
خیال دل میں گذراہی تھا۔ کہ حضور پر
نور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آپ
پر ہزار ہزار درود و سلام ہو تشریف
فرما ہوئے حالانکہ حضرت شاہ صاحب پر
کئی قسم کے نور چمک رہے تھے آن حضور
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زبان درفشان
سے فرمایا کہ عزیز آپ کو اپنے وطن مین جانا لازم ہے

Marfat.com

دیار بہ دولت برکت کثیر المنفعت تو
بہ فوائد مستفید گردند و اعالی و ادانی
روزگار بسعادت ملازمت تو بہ مو آید
جدیدہ بہرہ مند شد۔ و زمرۂ گم گشتگان
بادیہ ضلالت از فروغ رابطہ ہدایت
یابند۔ و فرقہ متعطشان وادیٔ جہالت
از زلال واسطہ تو سیراب باشند
بدریا آب شیرین بہر آن ست
کہ از وے تشنگان سیراب گردند
نہ چون گوہر کہ در معدن نہفتہ
بجان در کنندش نایاب کردند
حضرت اعلےٰ قدس سرہ بہ عرض
رسانیدند۔ کہ مجاورت درگاہ جہان
پناہ۔ و ملازمت بارگاہ عالم آرام
گاہ مقصود دل و جان من ست

تاکہ اُس ولایت کے لوگ آپ کی برکت
اور نظر کیمیا اثر سے فائدہ حاصل کریں اور
زمانہ کے خورد اور بزرگ اور غریب اور دولتمند
آپ کی ملازمت حاصل کر کے بہرہ مند ہو
جاویں اور کئی گمراہ آپ کی ہدایت سے
راہ راست پر آجاویں۔ اور جہالت کے
جنگل کے پیاسے آپ کے میٹھے پانی سے
سیراب ہو جاویں۔ ہ دریا میں میٹھا
پانی اس لئے ہے کہ پیاسوں کی پیاس اُس
سے بجھے۔ موتی کی طرح کان میں ایسا نہ
چھپنا چاہئے کہ اُس سے کھودنے سے
تنگ ہو جاویں۔ آپ نے عرض کی۔ کہ
میرے دل اور جان کا آرام آپ کے دربار
گوہر بار میں رہنے
سے ہے

Marfat.com

نمے خواہم کہ ازین در دولت مجور
باشم باز فرمودند۔ کہ درین حکمتے
ست عجیب کہ برآن مطلع نۂ۔ البتہ
مے باید کہ برین راضی شدن۔ و
در متوطن خود سکونت پذیرفتن کہ
اکثر مردمان آن جارا از تو فیض
رسد۔ واز برکت دامن تو چنان
عزیزے سر برزند۔ کہ ہمچون آفتاب
عالمتاب از انوار ہدایت او عالم
عالم روشن گردد بیفرمودند کہ
درآن وقت حضرت اعلےٰ قدس سرہٗ
رابہ خاطر آمد۔ کہ در دیار پنجاب
ہیچ عزیزے بر مسند اکمال درین
روزہا جلوہ افروز نیست کہ بوئے
صحبت ورزد۔ حضرت رسالت۔

میرا دل نہیں چاہتا کہ یہاں سے دور جا
پڑوں۔ پھر حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے فرمایا کہ اس میں عجیب حکمت ہے جس
کی آپ کو خبر نہیں۔ ضرور اس امر پر راضی
ہونا چاہئے اور وطن مالوف کو واپس جانا
چاہئے کیونکہ بہت سے لوگون کو آپ سے
فیض ملے گا۔ اور آپ کے دامن کی برکت
سے ایک ایسا عزیز پیدا ہوگا۔ کہ سورج روشن
بھی اُس کے نور سے حصہ لیگا پھر آپ کے
دل مبارک میں خیال پیدا ہوا کہ پنجاب کی
ولایت میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آتا
جس کی صحبت سے فیض حاصل ہو
حضور انور صلی اللہ
علیہ وآلہ
وسلم

Marfat.com

خاتمیت علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام
بنور نبوت مشرف شدہ فرمودند
وقتیکہ شمارا شوق و تعطش ملاقات
ارباب کمال دامنگیر گردد۔ در علاقہ
گڑھی گھریالی کہ موضع سموال ست
در آن مقام جامع و مجمع فضائل امجد ارجا
مسمےٰ بہ حافظ محمود علیہ رحمت بالودود
زیب سکونت دارند۔ رشحے از زلال
وصال او در کامِ حال باید کرد ہمین
فرمودہ مرخص شدند در خصت دادند
پس چون این مقولہ از حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در گوش رسید
ہمان وقت بچشم گریان و دلِ بریان
از مدینہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام برآمدند
وہنگام معاودت ثانیاً بسعادت طواف

ختم کرنیوالے رسالت کے اور برگزیدہ
نبیوں کے آپ پر درود اور سلام ہو
فرمایا۔ کہ جب آپ کو کسی خدا رسیدہ
کے ملنے کا اشتیاق ہو۔ تو آپ گڑھی
گھریالی کے علاقہ میں جایا کریں۔ وہاں
ایک موضع سموال ہے اس جگہ سب
فضیلتوں کے جامع اور بزرگوں کے بزرگ
حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ سکونت رکھتے ہیں
اُن کے آب شیرین سے لذت اُٹھایا
کریں یہ فرماکر حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم تشریف لے گئے اور اجازت
دے گئے۔ جب آپ کو دربار نبوی سے یہ
پیغام ملا۔ تو آپ چشم گریان اور دل
بریان لے کر مدینہ منورہ سے نکل پڑے
اور واپسی پر دوسری دفعہ کعبہ شریف

Marfat.com

اصل

کعبہ وتقبیل حجر اسود شرف بودہ
وعنایات بزرگ از دیدار کعبہ گرفتہ وا
شدند - واز آن دیار سراسر اسرار
براہ دریا گذشتہ در دیار مطلع انوار سندھ
شریف ملازمت خواجہ بزرگوار دریافتہ
واقتباس انوار عظیمہ نمودہ بوطن
مالوفہ روے نہادند - چون حدود پنجاب
را از قدوم فیض لزوم رونق بخشیدند
پرس پرسان احوال باکمال حافظ
محمود علیہ الرحمۃ الودود روح اللہ
روحہ گردیدہ برلب دریاے جہلم کما
اشار النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حافظ
موصوف را متحلی بحلیہ کمال واکمال
دریافتند - کہ باوجود سرعت سیر زینت
مرادانہ از ہرمائیدہ فایدہ تمام واز

ترجمہ

کو کا طواف زیارت کیا - اور حجر اسود
کو چوما اور کعبہ شریف کی زیارت سے فارغ
ہو کر روانہ ہوئے اور جہاز پر سوار ہو کر ولایت
سندھ شریف مین حضرت خواجہ بزرگوار
کی خدمت بابرکت مین شرفیاب ہوئے
اور وہان سے فوائد عظیمہ حاصل کرکے
وطن مالوفہ کی طرف تشریف آور ہوئے جب
حدود پنجاب کو فیض بخش قدمون سے
شرف فرمایا تو آپ حسب ارشاد نبوی صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم دریاے جہلم کے کنارہ پر پوچھتے پوچھاتے
حافظ موصوف کو ملے - حافظ صاحب کمالیت
کے زیور سے آراستہ اور پیراستہ تھے
باوجودیکہ آپ کی سیر نہایت تیز تھی تاہم
مردانہ وار ہر مقام سے فائدہ تام رکھتے
تھے اور . . . .

ہر مقامے نعمتے ما لا کلام فراگرفتہ بہ منزل مقصود واصل شدہ اند وتقریباً فرمودند۔ کہ در اواخر سلوک بہ تجلّی صمدی نیز متجلی گشتند۔ وآن مقامے ست کہ درآن جا احتیاج اکل و شرب از سالک برخیزد۔ چنانچہ در مقامات قدوۃ الکاملین۔ حضرت بدیع الدین بہ شاہ مدار مذکورست۔ کہ در تجلّی صمدی تا دوازدہ سال طعام نخوردہ اند لباسے کہ یکبارے پوشیدند۔ دیگر احتیاج شستن نمے شد پس در غلبہ آن حال حضرت سیّدی مولائی بہ کُلّی از خوردن و آشامیدن باز ماندند چندانکہ حضرت خواجہ بزرگ در آن حالت بہ خوردن و آشامیدن اشارت

منزل مقصود پر پہنچ چکے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ آپ مقام تجلّی صمدی پر فائز المرام ہو چکے ہیں یہ وہ مقام ہے کہ جہاں عارف کو کھانے پینے کی پرواہ نہیں رہتی۔ جیسا کہ حضرت شاہ بدیع الدین صاحب شاہ مدار کے تذکرہ میں آیا ہے۔ کہ آپ نے تجلّی صمدی میں بارہ سال تک کھانا نہیں کھایا اور جو لباس وہ پہنتے تھے۔ وہ میلا نہیں ہوتا تھا۔ صاحب موصوف۔ حافظ صاحب کھانے پینے کو بالکل چھوڑ چکے تھے اور حضرت شاہ صاحب ہر چند کھانے اور پینے کا اشارہ کرتے تھے۔

میکردند - فایده نمی داشت تاکہ
مدت مغلوبیت ایشان درآن سال
از ایام بمرور مشہور انجامید آخرالامر
حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ حضرت
سیدی و مولائی روبرو طلبیدہ فرمودند
کہ اقتدائے بر رسول صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم ست - آن مے باید - کہ
رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ
من میکنم - وگرنہ بیش ازین در صحبت
نتوانی - و درآنوقت بدست مبارک
خود لقمہ در دہان مبارک ایشان نہادند
ویک لقمہ مقرر کردند کہ در یک روز
بخورد و ہمت باطنی درکار کردہ تا رفتہ
رفتہ میل بطعام پدید آمد - وزآن
مقام ترقی دست داد و میفزودند

مگر آپ لاپرواہ تھے - یہان تک کہ اُن
کی مدت مغلوبیت تجلی صمدی کی اس سال
مین تمام ہوچکی تھی - آپ نے حافظ صاحب
کی خدمت میں عرض کیا - کہ حضرت آپکو
اتباع رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لازم ہے - جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ
وسلم نے کیا ہے - اور میرا ابھی بفضل خدا
اُس پر عمل ہے - ورنہ بندہ پھر خدمت
میں حاضر نہ ہوگا - پھر اپنے ہاتھ مین
ایک لقمہ اُٹھا کر آپ کے دہان مبارک
میں رکھا - اور ہر روز ایک لقمہ کھلانا
مقرر کردیا - اور ہمت باطنی سے بھی
توجہ کی - آہستہ آہستہ آپ کو کھانے
کی خواہش پیدا ہوگئی - اس کھانے
وجہ سے آپ کو مقامات پر زیادہ ترقی ہوئی

Marfat.com

که نهایت وصول سالک تا بعین ثابته
وغایت حصول عارف تا بصور علمیه
مے باشد واین مقام کاملان اہل ولایت
ست وبرخے را باشد که ازیں مرتبه
عبور ہد وبہ منزل مقصود رساند
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
تاریخ وفات از حضرت امام علی شاہ
قدس سرہ که در تاریخ وفات پیر
دستگیر خود تحریر فرمودہ اند۔

در ماہ صفر چو حضرت مخدومی
بنمود سفر زین دایرہ موہومی
تاریخ وفات پیر کامل و اکمل
دل گفت بگو که مرشد مخدومی

۱۲۲۴ھ

آپ فرماتے تھے کہ سالک کی انتہا عین
ثابتہ تک ہوتی ہے اور عارف کی صور
علمیہ تک۔ اور یہ مقام عارفان کامل
اور اہل ولایت کے ہوتے ہیں اور بعض
ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس مرتبہ سے گذر کر
منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں یہ فضل اللہ
کا ہے دیتا ہے جسکو چاہے۔ تاریخ وفات
جو حضرت امام علی شاہ قدس سرہ نے اپنے پیر دستگیر
حضرت حاجی الحرمین الشریفین شاہ سید حسین شاہ صاحب
کے وفات شریف میں تحریر فرمائی۔

میرے حضرت مخدوم نے ماہ صفر میں
اس دایرہ موہوم سے سفر فرمایا جی نے
چاہا کہ تاریخ وفات پیر کامل و اکمل کی کہو۔

۱۲۲۴ھ

Marfat.com

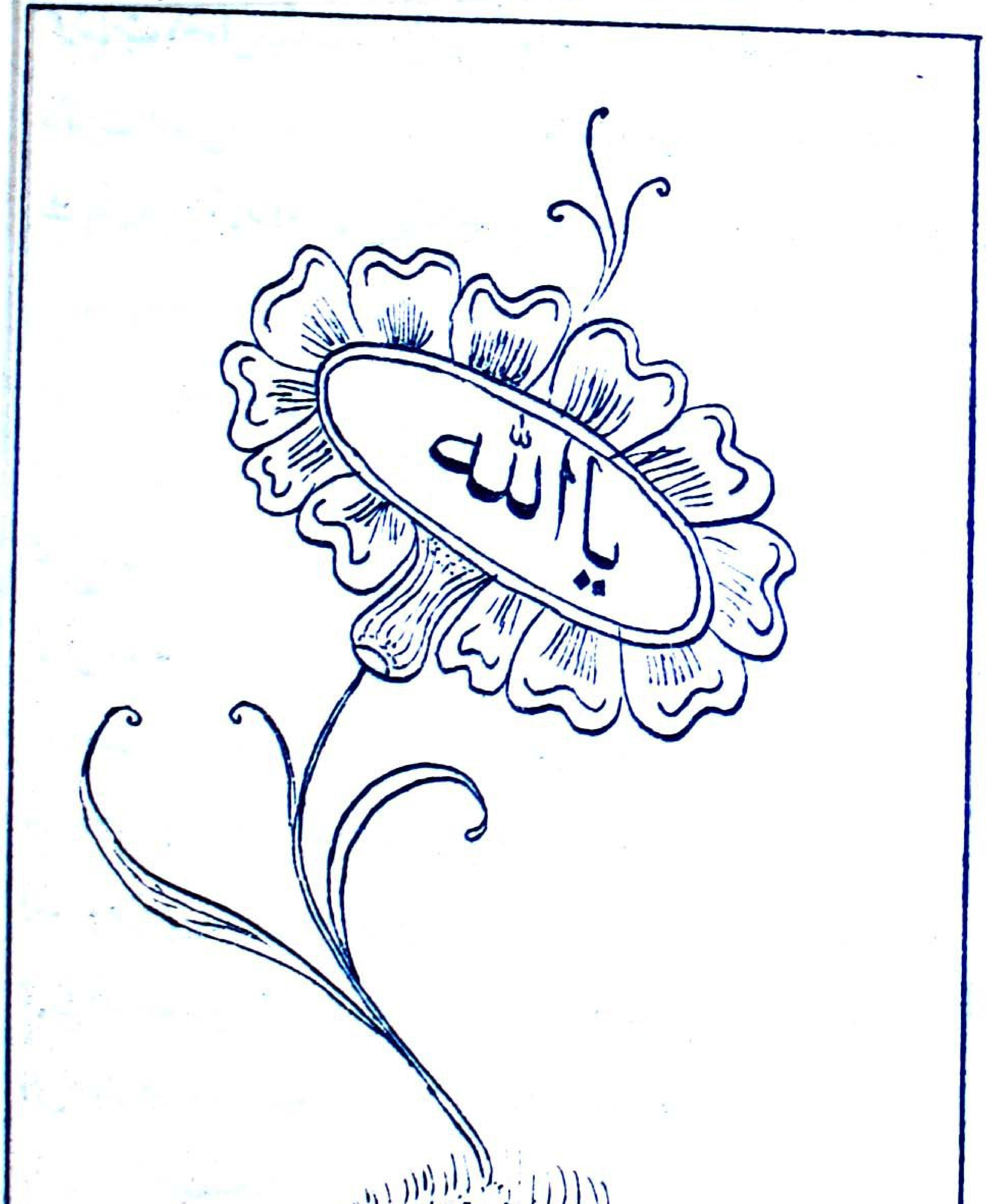

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علےٰ نعمایہ الشاملہ و علےٰ
آلائیہ الکاملۃ والصلوٰۃ والسلام علےٰ
سید الدارین و رسولہ الثقلین و
نبی الکونین و خاتم الانبیاء والمرسلین
سرور الاتقیاء والنجباء والاصدقاء الکاملین
وشافع یوم الجزاء ومالک قاب قوسین
او ادنےٰ وصاحب اللواء اعنی
محمدؐ المصطفےٰ وثانیاً علیہ من الصلوٰۃ
افضلہا ۔ والتحیات ازکہا

سب ثناء واسطے اللہ تعالےٰ کے ہے اُسکی
اُن نعمتوں پر جو شامل ہونیوالی ہیں اور اُس
کی اُن نوازشوں پر جو کامل ہیں اور تمام
درود وسلام دو جہان کے سردار زمین اور
آسمان کے نبی جن و انسان کے رسول ہوں
اور رسولوں کے ختم کرنیوالے۔ اتقیا نجباء اصدقاء کاملین
کے سردار روز قیامت کے شفیع مرتبہ اعلےٰ قاب[1] قوسین او
ادنیٰ کے مالک صاحب لواء الحمد یعنی سیدنا محمد المصطفےٰ
پر اُس پر بہتر صلوات اور پاکیزہ تر تحایف

[1] قاب قوسین او ادنےٰ لغت میں دو گوشۂ کمان کے طول رجا کو کہتے ہیں۔ مراد نہایت قرب والی ہے ۔ او ادنےٰ یعنی یا اس سے بھی نزدیک ۔

Marfat.com

والتسلیمات اکملہا - والبرکات
انمہا و علے آلہ و اصحابہ الطیبین
و علے جمیع عباد اللہ الصالحین
الے یوم الدین -

اما بعد این رسالہ الیست مسمےٰ
بہ مرأۃ المحققین - کہ جمع کردم چند
کلمات مختصر - این نسخہ را بجہت
سالکان راہ خدا و طالبان
طریق مولےٰ - اگرچہ قال این
احقر العباد مطابق احوال نیست
ومنتفع شدن مردمان از خشک
قال امریست محال - چراکہ کلام
اولیا و اتقیاء ذی روح و مغز
باشد و کلام عام مردم عصاۃ سراسر
پوست بے مغز باشد - لیکن بر فضل و

اور کامل تر تسلیمات اور بہت بڑہنے والی
برکتین نازل ہون اور اُسکی آل پاک اور
صحابہ کرام اور اللہ کے تمام نیک بندون
پر قیامت تک

بعد حمد اور صلوٰۃ کے یہ رسالہ بنام مرأۃ المحققین
ہے - مین نے اس رسالہ کو سالکان راہ
خدا - اور طالبان راہ مولےٰ کے واسطے
صرف چند کلمات مین جمع کیا ہے - اگرچہ
میرا کہنا احوال کے مطابق نہیں اور
خشک باتون سے لوگون کا بہرہ یاب ہونا
امر محال ہے - کیونکہ اولیا اللہ کی کلام
جاندار اور لطیف ہوتی ہے - اور ہم
گنہگارون کی کلام سراسر پوست بے
مغز ہے تاہم
بر فضل و

Marfat.com

کرم او سبحانہ تعالیٰ جل شانہٗ و
توجہات آں سرور کائنات علیہ التحیات
والبرکات و پیران طریقت عظام
امیدوار ہستم کہ بہ برکت این کلمات
کہ توفیق ایشان محض بہ فضل او
سبحانہ است۔ شاید کسے طالبے
کامیاب شود۔ واین احقر نیز بہ
منزل مقصود۔ کہ عبارت از اطمینان
نفس و مشرف شدن بہ اسلام
حقیقی ست۔ بہ رسد۔ ؎
از کریمان کارہا دشوار نیست
مِنَ الْکِرَامِ لِلْاَرْضِ نَصِیْبٌ
المقصود آنکہ طالب حق را بعد از
مشرف شدن بہ پیر طریقت خویش
لازم۔ بلکہ فرض عین ست کہ صحبت

کرم حق سبحانہٗ و تعالیٰ جل شانہٗ اور
توجہات آں حضور صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم و پیران طریقت امیدوار
ہوں۔ کہ ان کلمات کی برکت سے
اور اللہ کے فضل سے کوئی طالب
سعادت مند کامیاب ہو جاوے
اور اس عاجز کو بھی منزل مقصود
وصول ہو۔ اور منزل مقصود سے ہماری
مراد یہ ہے۔ کہ نفس کو اطمینان ملجاوے
اور اسلام حقیقی حاصل ہو جاوے ؎
کریموں سے کوئی کام مشکل نہیں ہے
اور بزرگوں سے زمین کا بھی حصہ ہوتا
ہے الغرض طالب حق کو پیر کے ملنے کے
بعد لازم بلکہ فرض عین ہے کہ اس کی
خدمت میں رہے۔

Marfat.com

اورا اختیار کند - اگر دوام صحبت بحصول
نہ پیوندد - عمل کردن بر کلام اولیای
سلف قدس اللہ اسرارہم ومطالعہ
او ہم کار صحبت پیر طریقت او مے
کند - کہ کلام این سادات ذی روح
ست - واین قلیل البضاعت از
خرمنہائے ایشان خوشہ چینی کردہ
این کلمات را بر منصۂ ظہور آوردہ
انشا اللہ تعالےٰ طالب صادق را ثمرۂ
کمال وجمعیت خاطر - خاطر خواہ خواہد
بخشید بمنہ وکمال فضلہ -

بدانکہ اول طالب را باید - کہ از
صحبت اہل تفرقہ یعنی از صحبت اہل
دنیا کہ داخل طریقت نہ باشند وصحبت
خدا نہ داشتہ باشند ودل آنہا از

اگر ہمیشہ نہ رہ سکے - تو اولیا کرام
کی کلام پر عمل کرے - کیونکہ اُن کا
کلام ہی پیر کی صحبت کا فائدہ دیتا
ہے - ان بزرگوں کا کلام زندہ اور
جان دار ہوتا ہے اور یہ کم سرمایہ
اُن کے کھلیان سے خوشہ چینی
کر کے ان مختصر کلمات کو جمع کرتا ہے
انشا اللہ تعالےٰ یقین ہے کہ سچے
طالب کو دل کی جمعیت اور پائدار
زندگی حاصل ہوگی - فضل اور احسان
مولا کریم کے سے -

اول طالب کو چاہئے - کہ اہل دنیا
کی صحبت سے یا اُن لوگوں کی
صحبت سے جو کسی طریقہ میں داخل
نہ ہوں اور صحبت خدا تعالیٰ کی نہ رکھتے ہوں

Marfat.com

محبت ماسوائے اللہ گرفتار باشد
و در اشیا و اسباب دنیوی و امور
لاطائل متفرق و پراگندہ باشد بگریزد
و عزلت اختیار کند و خاموشی گزیند
کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِنَّ لِلْعِبَادَةِ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ
تِسْعَةٌ مِنْهَا فِی الصَّمْتِ ۰
فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ برائے عبادت دہ حصہ است و
نہ از آنہا در خاموشی ست و خاموشی
بے عزلت حاصل نمے شود پس
طالب را اہم مطالب عزلت ست
چون عزلت را اختیار کرد ۔ پس
خاموشی کہ مجمع نہ حصہ عبادت ستا
این را حاصل مے شود پس ہمہ دہ

اور اُن کا دل محبت ماسوائے اللہ مین
گرفتار ہو ۔ اور دنیاوی اسباب اور
بیہودہ کامون مین مصروف ہون ۔
دور رہے اور چپ اختیار کرے اور گوشہ
نشینی کرے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ عبادت
کے دس حصے ہیں ۔ اُن مین سے نو حصے
خاموشی مین ہیں ۔ اور خاموشی گوشہ
نشینی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ۔
پس طالب کو بڑا ضروری کام گوشہ
نشینی ہے ۔ جب گوشہ نشینی اختیار
کی ۔ تو خاموشی جس کو ہم نو حصہ سے
تعبیر کرتے ہیں ۔ حاصل ہو گئی ۔ پس تمام
دس حصّہ
عبادت

Marfat.com

حصہ عبادت بمع عزلت اور احاصل آمد
چنانچہ بزرگے در حق عزلت فرمودہ است
۵ روئے در دیوار کن تنہا نشین
از وجود خویش ہم خلوت گزین
دیگرمے باید کہ ہر ذکرے و فکرے کہ
از پیر طریقت خود اخذ نمودہ است
برخود لازم ۔ بلکہ فرض عین دانستہ
برآن کار کند و ہیچ وقت از اوقات
از آن خالی نباشد ۔ تا ذکرے کہ
عبارت از یادداشت ست اورا حاصل
شود ۔ و وصف ذاتی گردد ۔ چنانچہ
سمع و بصر گردد ۔ و اورا ہیچ چیز زائل
نہ کند و مے باید کہ جمیع امور معیشت
خویش باو سبحانہٗ تعالےٰ تسلیم کند
و متوکل باشد ۔ بشرطیکہ چشم طمع بر

گوشہ نشینی کے ساتھ اُس کو حاصل
ہو گئی ۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول ہے
اکیلا بیٹھ اور منہ اپنا دیوار کی طرف کر
اپنے وجود سے بھی علیحدگی اختیار کر
دوسرا یہ چاہئے کہ جو ذکر اور فکر اپنے
پیر سے حاصل کیا ہے ۔ اُس کی مداومت
ضروری سمجھے ۔ بلکہ فرض عین سمجھ کر اُس
پر عمل کرے ۔ اور کوئی ساعت یا کوئی
دم اس سے فارغ نہ ہو ۔ یہان تک
کہ وہ ذکر جس کی مراد یادداشت ہے
اُس کو حاصل ہو اور وصف ذاتی ہو
جاوے ۔ یعنی سمع اور بصر ہو جاوے
اور اُسکو کوئی چیز نہ ہٹا سکے اور اپنے تمام
کام اللہ کے سپرد کرے اور متوکل ہو
جاوے ۔ لوگون کی مدد اور امداد کا

Marfat.com

مردمان و امداد ایشان ندارد۔ بلکہ
ہمہ امداد از سبحانہٗ و تعالےٰ دانستہ
باشد و خود فارغ البال شدہ شب و
روز در یاد او باشد۔ و ہیچ وسوسہ
نان و پارچہ را در دل خود راہ نہ دہد
چرا کہ ہر چیز کہ روز ازل در قسمت این
معین ست نہ کم ست و نہ بیش اگر
کسب کند ہم میرسد و اگر نہ کند ہم
میرسد پس کوشش این بے فائدہ
است اگرچہ کسب و جہد در کار دنیا سنت
ست و خوردن از و حلال لیکن کسب
و کار دنیا برائے سست اعتقادان
ست نہ برائے طالبان مولا کہ ایشان
را وسیلہ کردن بے او ہمہ کفر و شرک
طریقت ست۔ مگر برائے شخصے کہ صاحب

کا خیال نہ رکھے۔ بلکہ جو کچھ ہو۔ اُس کو
اللہ کی طرف سے سمجھے اور آپ فارغ
اور بافرصت ہو کر اُس کی یاد میں رہے
روٹی اور کپڑے کا خیال مطلق دل
میں نہ آنے دے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ
نے جو چیز روز ازل میں اس کی قسمت
کر دی ہے وہ ضرور ملیگی نہ کم نہ زیادہ
اگر وہ کوئی کام کرے تو بھی اور اگر
نہ کرے تو بھی۔ کوشش بیفائدہ ہے
اگرچہ کسب اور کوشش کرنا سنت نبوی
ہے۔ اور اُس کے حاصل کا کھانا حلال
مگر کسب کرنا سست اعتقادوں کا کام
ہے۔ مولا کے طالبوں کا یہ کام نہیں۔
کیونکہ اُن کے نزدیک اللہ کے بغیر وسیلہ
پکڑنا طریقت کا کفر ہے۔ مگر اُس شخص کے

Marfat.com

عیال باشد۔ و عیال او متوکل نہ
باشد۔ بقدرِ قوتِ یومیہ ایشان اورا
کسب باید کرد۔ زیادہ حرص کردن
حرام ست۔ و اگر کسے برادر یا محب
او مہم کار قوت عیال او باشد آن
را از امداد ربانی دانستہ شب و روز
در یاد او مشغول باشد۔

اے عزیز نمے دانی۔ کہ جملہ انبیاء و
اولیاء علیہم السلام عبادت و یاد
حق را کسب خود دانستہ و جمیع ہم خود
در راہ او مصروف کردند۔ نہ در راہ
دنیا و معیشت او۔ و نیز بعضے اولیاء اللہ
کسب را بمعنے کسب در عبادت او
تعالیٰ وجہد در راہ او مقرر کردہ اند
چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین رومی

واسطے کہ عیالدار ہو۔ اور اُس کا عیال متوکل
نہ ہو۔ روزانہ خرچ کے واسطے کام کر لینا
چاہیئے۔ زیادہ طمع کرنا حرام ہے اگر کوئی
اور شخص مثلاً بھائی یا دوست اُس کے
عیال کے خرچ کا ذمہ وار ہو تو اُس کو
امداد ربانی خیال کر کے آپ خدا کی
یاد میں دن رات مشغول رہے۔

اے عزیز تو نہیں جانتا۔ کہ تمام انبیاء
اور اولیاء علیہم السلام نے خدا کی
یاد کو ہی اپنا کسب سمجھا ہے اور اپنی تمام
ہمتوں اور کوششوں کو اُسی کی راہ
میں خرچ کیا ہے۔ نہ کہ دنیا اور دنیا کے
گذارہ کی طرف۔ بعض اولیاء اللہ تو کسب
کے معنے عبادت کرنا ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ
حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ

Marfat.com

قدس اللہ سرہ العزیز در مثنوی شریف در حکایت شتر و خرگوش کسب و جہد را بر توکل ترجیح دادہ اند۔ مراد شان از کسب عبادت و جہد در راہ خدا است چنانچہ فرمودہ اند۔ ؎

فکرہا در کسبِ دنیا بار دست۔
فکرہا در ترک دنیا وار دست۔

پس مے باید کہ در جمیع امورات دینی و دنیاوی خویش حق تعالیٰ را جل شانہٗ وسیلہ خود سازد و بر قسمت او راضی باشد تا در زمرۂ مردانِ مردِ میدانِ رضا داخل باشد و ثمرۂ عبادات کہ عبارت از عبودیت ست این را حاصل گردد و نیز لازم ست کہ دل خود را از جمیع مرادات دینی و دنیوی خالی و پاک

قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب مثنوی شریف میں اونٹ اور خرگوش کی حکایت لکھی ہے اور کسب اور جہد کو توکل پر ترجیح دی ہے آپ کی مراد کسب اور جہد سے خدا کے راہ میں عبادت ہی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے ؎

حاصل کرنے دنیا میں فکر اُن کے سر دہیں
اور ترک دنیا میں فکر اُن کے وارد ہیں

پس چاہیئے کہ دنیوی دینی تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا وسیلہ ٹھہراوے اور جو کچھ اُس نے کر دیا ہے اُس پر راضی ہو۔ اگر ایسا کریگا تو رضا کے میدان کا مرد بنجاویگا۔ اور عبادت کا پھل جس سے مراد عبودیت ہے حاصل ہو جاویگا۔ اور یہی ہے کہ اپنے دل کو تمام خواہشات دینی اور دنیوی سے

سازد و مراد و مقصود او جز جناب
حق سبحانہٗ و تعالے و رضاے او
دیگر نہ باشد۔ اگر بخورد بہ نیّت قوت عبادت
بخورد۔ و اگر بپوشد بہ ستر عورت
و دفع سرما و گرما بپوشد نہ براے
زینت کہ در نیت فخر بزرگی باشد
اگر خواب کند بہ نیّت استراحت
و تندرستی باید کرد۔ نہ بہ نیّت لذت
کہ آن مورث غفلت ست و از
دوام بیداری نیز آدمی مریض میشود
پس مے باید کہ بہ نیّت آرام باشد
کہ ازو تندرستی حاصل شود تا داخل
عبادت گردد۔ کہ در تندرستی عبادت
بوجہ احسن حاصل آید۔ سبحان اللہ
خواب کہ محض غفلت ست این ہم

پاک رکھے اور اپنی مراد اور اپنا مقصود
اللہ تعالےٰ اور اُس کی رضا کے بغیر اور
کچھہ نہ رکھے۔ اگر کھاوے تو عبادت کے
واسطے قُوت کا دھیان رکھے اگر کپڑا پہنے
تو ستر عورت اور سردی اور گرمی کے بچاؤ
کیلئے پہنے۔ نہ زینت کیلئے۔ کہ اس میں نیت
فخر اور بزرگی کی ہو۔ اگر سووے تو آرام
اور تندرستی کو مدنظر رکھے لذت کا خیال نہ
ہو کیونکہ اِس سے غفلت پیدا ہوتی ہے
اور زیادہ جاگنے سے بچے۔ کیونکہ آدمی زیادہ
جاگنے سے بیمار ہو جاتا ہے پس چاہیئے۔ کہ
نیت آرام کی ہو۔ کہ اِس سے تندرستی حاصل ہے
تا کہ عبادت میں داخل ہو۔ اور تندرستی میں
عبادت اچھی طرح سے ادا ہو سکتی ہے سبحان اللہ
کہ نیند محض غفلت ہے۔ یہ بھی کہ کہ

بہ نیک نیت داخل عبادت باشد
پس چوں ہمہ کار موقوف بہ نیت شوند
لازم ست کہ بے نیت رضائے حق
ہیچ کار نباید کرد ۔ تا ہمہ کارہا داخل
عبادت شوند ۔ بدانکہ اصل و بنائے
ہمہ چیز نیت ست ۔ اگر نیت نیک
ست آن عمل ہم نیک ۔ ورنہ بد
کما روے عن عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ قال النبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بالنیات اِلیٰ آخرہ فہو وآنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ کہ نیست ہیچ
عملے مگر بہ نیّت ۔ لازم ست کہ ہیچ
وے از دست و پائے وزبان وسمع
وبصر این شخص آزردہ نہ گردد ۔ کہ اہل

نیک نیتی سے عبادت ہوجاتی ہے جب سب کام
نیت پر موقوف ہیں تو ضرور ہے کہ جو کام
کیا جاوے اُس مین خدا کی رضامندی
کو مدنظر رکھا جاوے تاکہ تمام کام عبادت
مین داخل ہوجاوین ۔ جاننا چاہیے کہ تمام
چیزون کی بنا نیت پر ہے اگر نیت نیک
ہے تو عمل بھی نیک ہے ورنہ بُرا ۔ حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے ۔ کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ۔ کہ عمل کا دارمدار
نیت پر ہے ۔ ضروری ہے ۔ کہ اس کے
ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور آنکھ سے
کوئی دل
آزردہ
نہو

Marfat.com

شریعت وطریقت این را از گناہان
کبیرہ شمردہ اند۔ پس جنگ وجدال
کردن با مردم وغیبت ودشنام
دادن ودروغ گفتن این ہمہ باعث
آزردگی خاطرہاست وموجب نافرمانی
آزردگی وبعد مولے ست جلشانہ
واو سبحانہ تعالے را برین سنت
جاری ست کسے کہ اورا یاد کند
او ہم اورا یاد کند۔ اگر باوجود نافرمانی
کسے اورا یاد کند حق تعالیٰ اورا
بالعنت یاد کند۔ پس باید ترسید۔ کہ
از دست ہمچنین کارے نشود۔ کہ
باعث آزار خلق وآزردگی خالق باشد
نشنیدۂ کہ فعل خلق اضطراریست
وفاعل حقیقی اوست جل شانہ، پس

اہل شریعت اور طریقت نے اس آزردگی
کو گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے پس لوگوں
کے ساتھہ لڑائی اور جھگڑا کرنا اور گالی
گلوچ دینا یا گلہ اور جھوٹ بکنا یہ سب
دلوں کی ناراضگی کا باعث ہے اور
خداوند کریم جل شانہ، کی دوری اور نافرمانی
کا موجب ہوتا ہے اور اُس مولا پاک
کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ جب کوئی
اُسکو یاد کرتا ہے تو مولا کریم بھی اسکو
یاد کرتے ہیں۔ اگر نافرمانی میں کوئی
شخص اسکو یاد کرتا ہے تو حق تعالے
اُسکو لعنت سے یاد کرتے ہیں پس ڈرنا
چاہیئے کہ ہاتھوں سے ایسا کام نہو جس سے خلقت کی
تکلیف اور خالق کی ناراضگی ہو کیا تو نے نہیں سنا کہ
خلقت کے کام مجبوری ہیں انکا حقیقی فاعل اللہ تعالے ہی ہے

Marfat.com

شکوہ وجنگ باخلق ونفع وضرر
از ایشان فہمیدن درطریقت شرک
ست. چنانچہ فرمودہ اند۔

گرگزندت رسد زخلق مرنج
کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج
ازخدادان خلاف دشمن ودوست
کہ دل ہردو درتصرف اوست
گرچہ تیراز کمان ہمے گذرد۔
ازکمان دار بیند اہل خرد

چون خدارا بہ یقین فاعل حقیقی دانستی خلاف دشمن وراحت ازدوست ازمیان برخیزد وازدست ہیچ مخلوق برخاطرتو غبارے نہ رسد ونادہندہ وعطاکنندہ پیش تو برابر باشد پس مے باید کہ افعال وصفات ہمہ باخدا

پس شکوہ وجنگ لوگون کے ساتھہ کرنا اور اُن کی طرف تکلیف اور آرام کو منسوب کرنا طریقت میں شرک ہے چنانچہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر خلقت سے تجھے تکلیف پہنچے تو رنج نہ کر۔ کہ خلقت سے نہ تجھے خوشی ہے اور نہ رنج۔ دشمن اور دوست کا خلاف اللہ تعالے کی طرف سے سمجھ۔ کیونکہ دونون کا دل اُس کے قبضہ میں ہے۔ اگرچہ تیر کمان سے نکلتا ہے مگر عقلمند کمان والے سے دیکھتے ہین واقعی جب اللہ تعالے کو فاعل حقیقی سمجھا جاوے تو دوست اور دشمن کا خلاف درمیان سے اُٹھ جاتا ہے اور کسی مخلوق کے ہاتھ سے دل پر ناراضگی نہیں ہوتی اور دینے والا اور نہ دینے والا اُسکے روبرو برابر ہوتا ہے پس چاہیئے کہ تمام کام اللہ تعالی کے سپرد

Marfat.com

سپاری - کہ امانت اوست وخود
را بےحس و حرکت مثل جماد بینی تا از
اداکردن امانت فارغ آئی ـ
اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ
اِلٰی اَھْلِھَا ؕ حاصل شود کہ مراد
از ادائے ہمین امانت ست وقتے
کہ چنین شدی کار تو تمام شد -
اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ - یعنی وقتیکہ
فقر تمام شد پس باقی ماندن ذات
حق ست جل شانہ - چراکہ دعوی
انانیت بندہ سبب غفلت اوست
چون حجاب غفلت از دیدہ بصیرت
او رفت پس بہ یقین مے پندارد
کہ ہستی از حق ست جل شانہ نہ از
من - چون اینچنین فنا حاصل شود

کردے کیونکہ یہ اسکی امانت ہے اور اپنے
آپ کو پتھر کی طرح بے حس اور بےحرکت سمجھے
تاکہ وہ امانت اداکرنیسے فارغ ہووے - ترجمہ آیت
شریف تحقیق اللہ تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ
تم امانتوں کو اُن کے اہل کیطرف اداکرو
اس سے یہی امانت مراد ہے - جب تو
ایسا ہوجاوے تو کام تیرا تمام ہوا
یعنے جب فقر تمام ہوا پھر خدا جل شانہ
کی ذات باقی رہ جاتی ہے کیونکہ جب بندہ
لفظ میں کہتا ہے تو اُسکی غفلت ہوتی
ہے اور جب غفلت کا پردہ اُس کی آنکھوں
سے اُٹھ جاتا ہے اور یقین سے جانتا
ہے کہ ہستی تو خدا جل شانہ کی ہے نہ کہ
مجھ سے جب یہ فنا حاصل
ہوجاتی ہے

Marfat.com

فقر این تمام شود چنانچہ فرمودہ اند
تو مباش اصلاً کمال این ست و بس
تو درو گم شو وصال اینست و بس
پس کوشش باید کرد کہ فنا حقیقی
حاصل شود کہ مراد ازہمین فنائے
افعال و صفات ست و وصل ہم
این را گفتہ آید ۔ و دیگر آن کہ ادائے
نماز فریضہ در اول اوقات از اہم
مطالب ست ۔ میباید کہ بہ احتیاط
تمام ادا کردہ شود ۔ و بہ عجز و انکسار
تمام دل خود را حاضر سازد و ہیچ وسوسہ
را در خاطر آمدن ندہد و قرأت بطریق
مستحب و سنت بخواند ۔ چنانچہ در نماز
فجر و ظہر از سورہ ہائے طوال مفصل
کہ ابتدائے آن از سورۂ حجرات

تب فقر تمام ہو جاتا ہے
تو ہرگز نہ ہو ۔ بس یہی کمال ہے ۔
تو اُس مین گم ہو بس یہی وصال ہے
پس کوشش کرنی چاہئے کہ فنا حقیقی
حاصل ہو جاوے فنا حقیقی سے مراد افعال
اور صفات کی فنا ہے اور اسی کو وصل
کہتے ہین + دوسرا یہ کہ نماز فریضہ کا ادا
کرنا اول وقت مین بڑا مطالب اور مقصود
ہے ۔ چاہئے کہ نماز کو پوری احتیاط سے
ادا کرے اور پورے عجز اور انکسار سے
اپنے دل کو حاضر کرے اور کوئی وسوسہ
دل مین نہ آنے دے اور قرأت سنت
اور مستحب کے انداز پر پڑہے چنانچہ فجر اور ظہر
کی نماز مین سورہ طوال مفصل پڑھے یعنی
سورۂ حجرات سے

Marfat.com

وانتہاے ایشان تا سورۃ والسماء
ذات البروج ست و در نماز عصر و
عشاء از سور تہاے اوساط مفصل
کہ ابتداے ایشان از سورت
بروج ست وانتہاے ایشان تا
لم یکن ۔ و در نماز شام قصار مفصل
کہ ابتداے ایشان از سورہ لم یکن
وانتہاے ایشان تا آخر قرآن مجید
ست مقرر باید کرد ۔ و رکوع و
سجود و قومہ و جلسہ را بوجہ احسن
باطمینان دل باید ساخت وابتداے
وقت شروع نماز فجر بعد از دمیدن
صبح صادق تا طلوع آفتاب ست
مے باید کہ اول وقت کہ عبارت
از روشنائی ست ادا سازد ۔ و تا

لے کر والسماء ذات البروج تک اور
عصر اور عشا کی نماز مین اوساط مفصل
سورتین پڑہے جو سورۃ بروج سے
لے کر لم یکن تک ہین ۔ اور شام کی نماز
مین قصار مفصل پڑھے ۔ جو سورہ لم یکن
سے لے کر والناس تک ہے ۔ ان
سورتون کو مقرر کرنا چاہیئے ۔ اور رکوع
اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ دل کے
اطمینان سے اچھی طرح ادا کرے ۔
اور نماز فجر کا وقت صبح صادق کے
ہونے سے لیکر آفتاب کے نکلنے تک
ہے اور چاہیئے ۔ کہ اول وقت میں
جس سے مراد
روشنائی ہے
ادا کرے

Marfat.com

تنگ شدن وقت نگذارد چراکہ
مکروہ ست. مگر بہ ضرورت تمام کہ
ناچار ست. فقہا گفتہ اند کہ نماز فجر
درچنان وقت باید خواند کہ اگر در نصف
نماز وضوئیش بشکست باز وضو ساختہ
بہ فراغت تمام بہ قرأت مسنونہ چنانچہ
بالا گذشت نماز ادا سازد و ہنوز
وقت باقی باشد و وقت شروع نماز
ظہر از گشتن آفتاب از سر تا دو چند
شدن سایہ ہر شے غیر از سایہ اصلی
ست و حساب سایہ اصلی بموجب تجربہ
بعض فقہاے ملک پنجاب باین طور
ست کہ در ماہ ہاڑ یک و نیم قدم
باشد. و در ماہ جیٹھ و ساون دو
و نیم قدم ست در ماہ بیساکھ و بھادوں

اور وقت کو تنگ نہ ہونے دے کیونکہ
پھر نماز مکروہ ہو جاتی ہے اگر ناچاری
ہو تو جایز ہے. فقہاء علیہم الرحمتہ نے
فرمایا ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھنی
چاہئے کہ اگر آدھی نماز میں نمازی کا وضو
ٹوٹ جاوے. تو پھر وضو کرکے فراغت
سے مسنونہ قرات کے ساتھ نماز ادا کرے
اور ابھی وقت باقی ہو اور ظہر کی نماز کا
ابتداے وقت سورج کے ڈھلنے سے
لیکر ہر چیز کے دو چند سایہ ہو جانے تک ہے
مگر اسمین سایہ اصلی نہیں اور سایہ اصلی
کا حساب ملک پنجاب کے بعض فقہا کے
نزدیک اس طرح پر ہے کہ ماہ ہاڑ میں ڈیڑھ
قدم ہوتا ہے اور ماہ جیٹھ اور ساون میں
اڑھائی قدم اور ماہ بیساکھ اور بھادوں

Marfat.com

سہ ونیم قدم۔ در ماہ چیت واسوج
چار ونیم قدم ست ولبعدہ در ہرماہ
ہر دو جانب دو دو قدم زیادہ میشود
چنانچہ در ماہ پہاگن و در ماہ کاتک
شش ونیم قدم ست۔ و در ماہ
ماگہہ و مگہر ہشت ونیم قدم ست
و در ماہ پوہ دہ ونیم قدم ست۔
این ست حساب سایہ اصلی کہ شارح
فرائض بابو در شرح او بزبان ہندی
بیت ہا نوشتہ و این احقر درینجا
ترجمہ آن بیتہا در فارسی نوشتہ ست
اگر کسے را شک باشد در شرح فرائض
بابو مذکور باید دید۔ و اینکہ دوچند شدن
سایہ ہر شے غیر از سایہ اصلی گفتہ
مذہب امام ما ست یعنی امام اعظم

میں ساڑہے تین قدم اور ماہ چیت اور
اسوج میں ساڑہے چار قدم ہوتا ہے اور
اس کے سوا ہر مہینے مین دونو طرف دو
دو قدم زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ پہاگن
اور کاتک کے مہینے مین ساڑھے چھہ قدم
ہو جاتا ہے اور ماگہ اور مگہر کے مہینے میں
ساڑھے آٹھ قدم ہوتا ہے اور پوہ کے
مہینے میں ساڑھے دس قدم ہو جاتا ہے
یہ حساب سایہ اصلی کا ہے کہ فرائیض بابو
کے شارح نے ہندی زبان میں لکھا ہے اور
اس عاجز نے اُن بیتوں کا ترجمہ اس جگہ
فارسی میں لکھا ہے اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو
فرائیض بابو کی شرح میں دیکھ لے اور ہر چیز کا سایہ
دوچند ہونا سوائے سایہ اصلی کے ہمارے
امام کا مذہب ہے یعنی امام اعظم

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کوفی ست ونزد صاحبین
یعنی امام محمد وابی یوسف رحمۃ اللہ
علیہما ونزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین۔ تا یک چند شدن سایہ ہر شے
پس مستحب وافضل ہمین ست کہ در
اول مثل نماز ظہر ادا کند۔ تا نماز این
شخص نزد جمہور درست شود واز
اختلاف علما بیرون آید ودر ادا
کردن نماز در مثل دوم نزد امام خود
درست است وترک استحباب وعزیمت
نزدیک علماے ثلثہ فساد ست۔
ونا درست ست وشروع وقت نماز
عصر از گذشتن سایہ ہر شے از دو
مثل کہ عبارت از قضا شدن وقت
نماز ظہر ست وانتہاے او تا غروب

رحمۃ اللہ علیہ کوفی کا۔ اور صاحبین یعنی
امام محمد اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہما اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک
ہر چیز کے برابر سایہ ہونے تک ہے پس
مستحب اور افضل طریقہ یہی ہے کہ ظہر کی نماز
اول مثل میں ادا کرے تاکہ اُس کی نماز
جملہ علمائے کے نزدیک درست ہو جاوے
اور علما کے اختلاف سے بچ جاوے اور
ہمارے امام کے نزدیک دوسری مثل میں
نماز کا ادا کرنا بھی درست ہے اور باقی
تینوں علماء کے نزدیک مستحب کی ترک ارادتاً
باعث فساد اور ناجائز ہے اور نماز عصر
کا ابتدا اُسوقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ
دو چند سے بڑھ جاوے کہ مراد قضا ہونے
وقت ظہر کے سے ہے۔ اور اُس کا اخیری وقت

Marfat.com

آفتاب و شروع وقت نماز مغرب از
غروب آفتاب و انتہاے او تا دور
شدن شفق ست کہ آن عبارت از
وقع سپیدی ست کہ بعد از سرخی پیدا
مے شود و این مذہب امام ماست
رضی اللہ عنہ ۔ و شروع وقت نماز عشاءٔ
و وتر بعد از دور شدن شفق ست ۔ کہ
عبارت از سفیدی ست کہ در کرانۂ
آسمان میبود ۔ و بعد او سیاہی نشود
مستحب ست ۔ تاخیر نماز فجر در زمستان
و تابستان بطریقیکہ بالا مذکور شدہ
و تاخیر نماز عشا تا ثلث شب ست و
تاخیر نماز وتر کسے را اعتماد بر بیداری خود
باشد تا آخر شب مستحب ست ۔ تاخیر

تاخیر نماز ظہر تا

سورج کے غروب ہونے تک ہے اور نماز
مغرب کا ابتدا سورج کے ڈوبنے کے بعد
ہے اور اُس کا اخیری وقت شفق کے
ہٹ جانے تک ہے کہ مراد دور ہونا
سپیدی کا ہے ۔ یعنی وہ سفیدی جو شفق
کے بعد پیدا ہوتی ہے اور یہ مذہب ہمارے
امام رضی اللہ عنہ کا ہے اور عشا کی نماز اور
وتروں کا وقت اُس شفق کے دور ہونے
کے بعد شروع ہوتا ہے جس سے مراد وہ سفیدی
ہے جو آسمان کے کناروں میں پیدا ہوتی ہے
اور پھر سیاہی نہیں آتی اور فجر کی نماز کی
تاخیر سردی اور گرمی میں جیسا کہ اوپر ذکر
ہو اکرنی چاہیے اور عشا کی نماز کی تاخیر رات کا
تیسرا حصہ گذرنے تک ہے اور نماز وتر کی تاخیر جسکو اپنے
جاگنے کا یقین ہے آخیر رات تک مستحب ہے اور ظہر کی نماز کو

Marfat.com

مثل اول در تابستان تاخیر کند مستحب ست
و تعجیل او در زمستان ضروری و تعجیل عصر و عشا
در روز ابر مستحب ست و تاخیر نماز ظہر و مغرب در
روز ابر ضروری ست ۔

دیگر آنکہ نماز تہجد بر آن سرور کائنات علیہ
افضل التحیات فرض بود پس بہ ہر طالب خدا
جل شانہٗ لازم ست کہ نماز تہجد را بوسع امکان
ترک نکند۔ بلکہ مثل دیگر فرائض و واجبات و سنن
موکدہ بر خود لازم گیرند و قضا نکند و دو رکعت
تحیت الوضوء و نماز اشراق و چاشت را کہ
مختار ہمہ صوفیہ است دوام باید کرد۔ درین
نماز فواید بسیار ست و نیز میباید کہ اول شب
بعد از نماز عشا خواب کند و باشتغال امور
لاطایل بیدار نباشد و استغفار و توبہ و
التجا و تضرع و تذکرہ معاصی و ذنوب

گرمی میں پہلی مثل تک تاخیر کرنا مستحب ہے
اور جاڑے مین جلدی کرنا ضروری ہے اور بادل
کے دن عصر اور عشا کی نماز مین جلدی کرنا مستحب
ہے او ظہر او مغرب کی نماز کی تاخیر بادل کے دن مین ضروری ہے
دوسرا یہ کہ نماز تہجد۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر فرض تہی ہر طالب خدا جل شانہٗ پر ضروری
ہے کہ جہان تک ہو سکے نماز تہجد کے ادا کرنے
مین غفلت نکرے بلکہ فرضوں اور واجبوں اور
متوکدہ سنتوں کیطرح اپنے آپ پر لازم رکھے اور
قضا نکرے اور تحیۃ الوضو اور اشراق اور چاشت
کی نماز کو ہمیشہ ادا کرے کیونکہ صوفیہ کرام کا یہ معمول
رہا ہے ان نمازون مین بہت سے فائدے ہیں اور
یہ بہی چاہیے کہ عشا کی نماز کے بعد اول رات سو رہے
اور بیہودہ باتون مین وقت نہ گذارے اور استغفار
اور توبہ اور التجا اور زاری اور گناہونکی یاد اور

Marfat.com

وتفکر نقائیص وعیوب وخوف و
عذاب اخروی - وترس والم دائمی
درآن وقت غنیمت داند وعفوو
مغفرت او سبحانہ تعالے خواہد و
صد بار این کلمہ استغفار بتوجہ قلب
بزبان راند استغفر اللہ الذی
لاالٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہٗ
ونیز بعد از نماز دیگر این کلمہ راصد بار
بخواند - بطہارت یا غیر طہارت ترک
ورد مذکور نماید - ودرخبر آمدہ ست
طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہٖ استغفاراً
کثیرا - ونیز بوقت صبح یکبار این دعا
بخواند - اللھم ما اصبح لی من نعمۃٍ
او باحدٍ من خلقک فمنک وحدک
لا شریک لک فلک الحمد ولک
الشکر

اپنے نقصوں کا فکر اور عذاب آخرت
کا خوف اور ڈر اور دائمی رنج کو رات
کے وقت یاد کرے اور معافی مانگے -
اور سو دفعہ یہ کلمہ دلی توجہ سے پڑھے
استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی
القیوم و اتوب الیہ سبحانہٗ -
اور دوسری نمازوں کے بعد یہ کلمہ سو
بار پڑھے - باوضو ہو یا بے وضو فرور
پڑھے اس ورد مذکور کی ترک نہ کرے
حدیث شریف میں آیا ہے - کہ وہ
شخص نہایت خوش ہے جسکے صحیفہ میں
استغفار بہت ہو اور صبح کیوقت یہ دعا ایک
دفعہ پڑھے اللھم ما اصبح لی من نعمۃٍ او
باحدٍ من خلقک فمنک وحدک لا
شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

Marfat.com

وبوقت شام اللّٰھمّ ما امسٰی لی
من نعمة او باحد من خلقک
فمنک وحدک لا شریک لک
فلک الحمد ولک الشکر ۰
و در حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم وارد است ہر کہ این دعا را در
روز بخواند. شکر آن روز بجا آوردہ
باشد و ہر کہ در شب بخواند شکر آن شب
بجا آوردہ باشد۔

نقل از مکتوبات جلد ثانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔

ودیگر باید دانست کہ اکابران این
سلسلہ نقشبندیہ علیہ اصل و بنائے
کار این طریقہ علیہ بر این یازدہ کلمات
کہ مصطلح و متعارف الشان است۔

اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اللّٰھمّ ما
امسٰی لی من نعمة او باحد من خلقک
فمنک وحدک لا شریک لک فلک
الحمد ولک الشکر ۰
حمد اور شکر ہے۔ حدیث نبوی میں آیا ہے
کہ جو شخص اس دعا کو دن میں پڑھے اس
دن کا شکر بجا لاتا ہے اور جو شخص اس
دعا کو رات کو پڑھتا ہے۔ اس رات کا شکر
ادا کرتا ہے۔

نقل از مکتوبات جلد ثانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔

جاننا چاہیئے۔ کہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے
بزرگوں نے اس طریقہ پسندیدہ کی بنیاد
ان گیارہ کلمات پر کہ عام مقرر اور
مشہور ہیں۔

Marfat.com

گذاشتہ اند پس درویشے کہ داخل
این طریقہ ہست و اراعمل کردن بر
کلمات مذکورہ مثمر فنائے اتم و بقائے
اکمل ست و حصول مقصود وابستہ
اوست و تفصیل آن کلمات این ست
کہ از کتاب ارشاد السالکین نقل کردہ
درین نسخہ درج ساختم۔

اول سفر در وطن

عبارت ست از سیر انفسی۔ کہ آن را
جذبہ گویند۔ معاملہ ابتدائی این بزرگواران
ازین سیر ست و سیر آفاقی۔ کہ عبارت
ازان سلوک ست یعنی او اینست
کہ حق تعالے جل شانہٗ را بیرون
از وجودِ خود در ہر شے اثبات کردن
و جستن چنانچہ طریقہ دیگر صوفیائے

رکھی ہے۔ پس جو درویش اس طریقہ میں
داخل ہے۔ اُس کو ان پر عمل کرنا ثمرہ دینے
والی پوری فنا اور کامل بقا حاصل کر دیتا
ہے اور مطلب کا حاصل ہونا ان کے متعلق
ہے اور اُن کلمات کی تفصیل یہ ہے۔
کتاب ارشاد السالکین سے نقل کر کے اس
نسخہ میں درج کر دی ہے۔

اول سفر در وطن

اس سے مراد سیر انفسی ہے جسکو جذبہ
کہتے ہیں۔ اس خاندان کے بزرگوں
کا پہلا ابتداء اس سیر سے شروع ہوتا
ہے اور سیر آفاقی کہ جس سے مراد سلوک ہے
مطلب اُس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے
وجود سے بیرونی چیزوں میں ثابت کرنا
اور ڈھونڈنا۔ اس سیر کے ضمن میں دوسرے

Marfat.com

کرام ست۔ در ضمن این سیر قطع میباید
وشروع کار ایشان یعنے دیگر سلاسل
از سیر آفاقی وانتہا بہ سیر انفسی میشود
وشروع از انفسی خاصہ این طریقہ علیہ
نقشبندیہ است واندراج النہایت
فی البدائت نیز ہمیں معنی ست۔ و
سیر آفاقی مطلوب را از بیرون جُستن
ست وسیر انفسی گرد دل خود گردیدن

دوم خلوت در انجمن

آنست کہ چون انجمن محل تفرقہ است
باید کہ از راہ باطن با مطلوب خود
خلوت داشتہ باشد تا تفرقہ بیرونی
بحجرہ اندرونی راہ نیابد۔

از بیرون درمیان بازارم
وز درون خلوتیست با یارم

خاندانون کے مدارج ختم ہو جاتے ہیں
اور دوسرے سلسلون کا شروع سیر آفاقی
سے سیر انفسی تک ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ
کا شروع انفسی سے ہے اور نہایت کا
اندراج ابتدا میں اسی طریقہ کا خاصہ ہے
دراصل سیر آفاقی کا یہ مطلب ہے کہ مطلوب
کو باہر سے ڈھونڈنا اور سیر انفسی کا یہ مطلب
ہے۔ کہ اپنے دل سے ڈھونڈنا۔

دوم خلوت در انجمن

یہ ہے کہ مجلس میں تفرقہ کا اندیشہ ہوتا ہے
اس مقام کا رہنے والا خواہ کس قدر
عام مجلس میں بیٹھا ہو۔ مگر اس کے اندرونی
خیال پر کچھ اثر نہ پڑے کسی کا قول ہے

بظاہر درمیان بازار کے ہو۔
اور اندر سے یار کے ساتھ ہو۔

Marfat.com

در ابتدا ایں معنی بہ تکلف ست
و در انتہا بے تکلف۔ و دریں طریقہ
چوں در ابتدائے دست میدہد۔
و راہے برائے حصولِ ایں چنیں
حق جل شانہٗ وضع کردہ اند و از
خصائص ایں طریقہ علیہ شمردہ اند
و منتہیانِ طریق دیگر را نیز دست
مے دہد۔ و اندریں معنی گفتہ اند ؎

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش کم دیدہ ام اندر جہاں

سوم نظر بر قدم۔

آں عبارت از آں ست۔ کہ در راہ
رفتن نظر بر قدم خود دارد۔ خواہ راہ
رفتن مراد ایں جہان باشد کہ دل را
در دیدن محسوسات متلونہ پراگندہ

اس مقام کا ابتدا مشکل ہوتا ہے۔ مگر
انتہا پر پہنچ کر نہایت آسان ہو جاتا ہے
اس طریقہ علیہ نقشبندیہ میں پہلا سبق
یہی ہوتا ہے۔ یعنے مبتدیوں کا پہلا
شغل یہی ہوتا ہے۔ اور دوسرے طریقو
میں منتہیوں کو یہ حاصل ہوتا ہے۔
چنانچہ خواجہ علے رامیتنی رحمتہ اللہ علیہ
کا قول ہے۔ ؎

باطن میں آشنا ہو ظاہر میں ہو بیگانہ
ایسا عجب طریقہ دیکھا نہیں جہان میں

سوم نظر بر قدم

اس سے یہ مطلب ہے کہ راستہ چلتے وقت
اپنے قدم پر نظر رکھے خواہ اس جہان کا
راستہ سمجھو۔ کیونکہ اس دنیا میں نظر کے
وسیلہ سے دل کو نظر فریب باتوں سے پراگندہ

Marfat.com

نسازد۔ تا بہ جمعیت اقرب باشد چراکہ
در ابتدائے دل تابع نظرست۔ و
پریشانئے نظر در دل تاثیرے کند
یا مراد از راہ رفتن راہ حقیقی باشد
کہ عبارت از سلوک سالک ست
از ایشان بعضے را بہ سیرِ منازلِ این
طریق بہ بصر بصیرتِ دل مشرف مے
سازند و دران ہنگام ہم تنویرات
رنگارنگ و راہزنانِ بیشمار کہ نفس را
در آن لذت باشد برائے سالک
پیدا مے شوند میسازند۔ و از مقصد
حقیقی اورا باز دارند۔ چنانچہ بزرگے
فرمودہ کہ سی سال نور روح را بخدا
پرستیدم۔ چون اینچنین لغزشِ اقدام
از مقصد حقیقی این را باز میدارد۔

نہ کرے تاکہ جمعیّت قائم رہے۔ کیونکہ
ابتدائی حالات مین دل نظر کے تابع
ہوتا ہے اور نظر کی پریشانی دل پر اثر ڈالتی
ہے۔ یا راہ چلنے سے مراد راہ حقیقی ہے
اللہ تعالےٰ ان میں سے بعض کو سیر مقامات
راہ طریق سے بصیرت دل کے ساتھ مشرف
فرماتے ہیں۔ جب یہ سیر شروع ہوتا ہے
تو اُس وقت مین انوار رنگارنگ کے اور
راہزن بیشمار کہ نفس کو اُن میں لذت
ہوتی ہے سالک کے واسطے ظاہر ہوتے
ہیں جو سالک کو مقصود حقیقی سے باز
رکھتے ہین۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول
ہے کہ خدا کی قسم مین نے روح کے نور
کی تیس سال تک پرستش کی۔ جب اس
قسم کی روکاوٹیں سدِّ راہ ہو جاوین

Marfat.com

پس می باید۔ کہ نظر بر قدم دارد۔
اینجا معنی او پختگئے دل اوست بسوئے
مطلوب حقیقی۔ کہ بصیرت دل خود
از مقصد خود باز نگرداند۔ و بغیر مقصد
خود بزیغ البصر مبتلا نہ شود تا واصل
مطلوب گردد۔

چہارم ہوش در دم

و آن عبارت از آن ست کہ سالک
ہمیشہ واقف نفس و دم باشد تا بہ غفلت
نہ برآید و این شغل دافع النفس ست

پنجم یاد کرد

عبارت از آنست۔ کہ تا وقتیکہ سالک
را ملکہ ذکر حاصل نہ شدہ است باید کہ
بر آن بہ تصنع و تکلف خود را مشغول
دارد۔

تو یوں چاہئے۔ کہ قدموں پر نظر رکھے
یعنی دل کو مضبوط کر کے دل کی بصیرت
کو مطلوب حقیقی سے دور نہ رکھے اس جگہ
پختگی دل سے یہی مراد ہے۔ اور اپنے
مقصد کے بغیر اوہر اُدھر دیکھنے میں
مبتلا نہ ہو۔ تاکہ اپنے مطلوب کو پہنچے۔

چہارم ہوش در دم

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک اپنے نفس
اور سانس کا ہمیشہ محافظ رہے تاکہ غافل
نہ ہو۔ اُس شغل کا نام پاس انفاس ہے

پنجم یاد کرد۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک
کو ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہو۔ تو کسب اور
تکلف سے اپنے آپ کو ذکر میں مشغول
رکھے ٭

Marfat.com

ششم یادداشت۔

وآن آنست کہ چون ذاکر از تصنع
گذشت۔ وبمرتبہ حضوری رسید
مسمے بہ یاداشت میگردد۔

ہفتم وقوفِ قلبی

وآن آنست۔ کہ ذاکر را باید کہ ہمیشہ
نگران دل باشد وتوجہے ونظرے
باآن داشتہ باشد۔ قطع نظر از ذکر
تا تفرقہ بہ آن راہ نیابد وکسے را کہ
از ذکر تاثیر نہ شود۔ شیخ را باید۔ کہ
اورا از ذکر باز داشتہ امر بوقوف
قلبی فرماید وتوجہے فرماید تا از ذکر گرد

ہشتم وقوف عددی

از آن عبارت ست کہ عدد وذکر نفی
واثبات برنہجیکہ درین طریق معمول

ششم یادداشت

اِس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ذکر کرنیوالا
کسب سے نکل جاوے اور مرتبہ حضوری
میں پہنچے تو مراتب یادداشت کو پالیتا ہے

ہفتم وقوف قلبی

اس کا مطلب یہ ہے کہ ذکر کرنیوالا ہمیشہ
دل کا محافظ رہے اور ہمیشہ دل کا دھیان
رکھے۔ تاکہ اسمین پراگندہ خیال پیدا نہ ہو
خدانخواستہ اگر کسی کو ذکر کرنے سے
تاثیر پیدا نہ ہو۔ تو شیخ کو چاہیئے۔ کہ اِس
کو ذکر کرنے سے منع کرے اور خاص
توجہ دے کر وقوف قلبی پر لگاوے تاکہ اسکو فائدہ
ہو۔

ہشتم وقوف عددی

اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات کا
ذکر جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ مین معمول ہے

Marfat.com

ست ۔ واقف و مطلع باشد تا
در ہر نفس طاق گوید نہ جفت ۔
نہم بازگشت ۔
از آن عبارت ست کہ بعد ذکر نفی
و اثبات بطریق مذکور بہ زبان قلب
گوید ۔ کہ خداوندا مقصود من توئی
و رضائے تو ۔
دہم رابطہ ۔
عبارت از آنست کہ بعضے مشائخ
این طریقہ مرید را بہ حفظِ صورت
خویش امر میفرمایند کہ در مراقبہ صورت
ایشان را تصور کردہ بیند ۔ مادامیکہ
سالک در تصور صورتِ شیخ خود
خود را فنا نہ کند و صورت خود را در
صورت شیخ گم نکند ہیچ فائدہ بیند

کرتا رہے اور ہر سانس میں طاق کا
خیال رکھے ۔ مثلاً ۳ یا ۵ یا ۷ علےٰ ہذا القیاس
نہم بازگشت ۔
اس سے مراد یہ ہے ۔ کہ نفی اور اثبات
کے ذکر کے بعد زبان دل سے یہ کہے ۔ کہ
خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور
تیری رضا ہی میرا مطلب ہے ۔
دہم رابطہ ۔
اِس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ بعض مشائخ
اِس طریقہ کے اپنے مرید کو اپنی صورت
کے حاضر کرنے کا امر دیتے ہیں کہ مراقبہ
میں شیخ کی صورت کا تصور باندھو ۔ جہاں
تک مرید شیخ کے تصور میں اپنے آپ کو
فنا نہ کرے اور اپنی صورت کو شیخ کی صورت
میں گم نہ کرے کوئی فائدہ نہیں دیکھ سکتا

Marfat.com

پس صورت مرید بصورت شیخ متبدل
شود بچشم او یعنی مرید صورتِ خود
را ببیند صورت شیخ ببیند و بہ ہیچ اعضائے
واطوارے ولباسے فرق نداند این
فنا را فنا فی الشیخ مے گویند۔ چنانچہ
مجنون بکمال عشق صورت خود را در
صورت لیلی گم کردہ بود و خود را لیلیٰ
میگفت لیکن پیران کامل مکمل این
طریقہ بجز ذات حق تعالے جل شانہٗ
مریدان را ہیچ دیدن ندہند و در اول
توجہ الواح دل ایشانرا از نقوش کونین
وماسوائے پاک مے سازند و در ذات
پاک احدیت او را مستغرق و مستہلک
مے کنند۔

یازدہم وقوف زمانی۔ این را محاسبہ

اِس عمل کرنے سے مرید اپنے آپ کو شیخ
کی صورت میں دیکھتا ہے اور کسی قسم
وضع اور لباس اور طرز میں فرق نہیں
دیکھتا۔ اِس کو فنا فی الشیخ کہتے
ہیں۔ جیسا کہ مجنون نے اپنے آپ کو عشق
لیلی میں ایسا محو کیا کہ اپنے آپ کو لیلی
کہا کرتا تہا۔ لیکن پیران مکمل اس طریقہ
کے مرید کو یک دم خدا کی ذات مین
گم کر دیتے ہیں اور ماسوائے اللہ
جل شانہٗ کے نقوش اُن کی دل کی
تختی سے دہو ڈالتے ہین اور ذات
احدیت مین اُن کو غرق کر دیتے
ہین۔

یازدہم وقوف زمانی

اِس کو محاسبہ

Marfat.com

ہم مے گویند۔ سالک را بباید کہ
کہ بوقت شب اول از خواب کردن
با نفس خود از اعمال یومیہ حساب
کند۔ کہ چند ساعت بحضور و عبادت
گذشتہ و چند بہ غفلت۔ پس از ساعات
حضور عبادت شکر حق سبحانہ تعالیٰ
بجا آرد۔ و توفیق از و داند۔ و از
ساعات غفلت توبہ و استغفار کند
و نفس خود را تنبیہ و ملامت کند۔
کہ غفلت موجبِ شناعت اوست
دیگر آنکہ طالب حق را لازم ست
کہ این جملہ امور را بر خود لازم گیرد
تا بہ مقصود حقیقی واصل شود۔ و از
عہدہ امر موتوا قبل ان تموتوا۔
بیرون آید۔ و در زمرہ ع

بھی کہتے ہیں۔ سالک کو چاہئے۔ کہ
رات کو سونے سے پہلے گذرے ہوئے
دن کی بابت اپنے نفس سے حساب لے
کہ کتنا وقت عبادت اور حضور میں
گذرا اور کتنا غفلت میں۔ اور جتنا وقت
حضور مین گذرا ہو اُس کا شکر بجالاوے
اور اُسکی توفیق خداوند کریم کی طرف
سے سمجھے اور غفلت کے اوقات سے
توبہ کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ کرے
کہ یہ تیری ہی غفلت کی شناعت ہے
دوسرا یہ کہ طالب حق کو لازم ہے۔ کہ
ان تمام امور مذکورہ بالا پر عمل کرے
تاکہ اصلی مقصود پہ پہنچ جاوے اور
(مرنے سے پہلے مرجاؤ) کی ذمہ داری
سے عہدہ برآ ہو جاوے۔ اور

Marfat.com

لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ
داخل شود۔ بدانکہ اوّل فانی شدن
از خلق ست۔ و دیگر از ہوائے خود
سؤم از ارادہ خویش۔ و مراد ازین
فناہاے مذکور ترکِ دنیاست و
و اسباب و اشیائے او کہ باہم مربوط
شدہ۔ تا سالک در شک نماند فنا
از خلق اینست۔ کہ از یشان بالکل
قطع کند و ہیچ تردد کردن را بسوے
ایشان بخود راہ ندہد۔ نہ بر عطاہائے
ایشان امیدوار۔ نہ از جفاہائے
ایشان ترسگار۔ ہرچہ باو میرسد
از خداوند۔ و بر خلاقی و رزاقی و عطا،
و رحمت و خیر و برکت و فضل و کرم
او دائم امیدوار بود و از جباری و

(اُن پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین
ہوتے ہیں) کے گروہ ہیں داخل ہو جائے
جاننا چاہیئے کہ پہلا درجہ خلقت سے علیحدگی
ہے اور دوسرا اپنی خواہشوں کو چھوڑنا
اور تیسرا اپنے ارادے کو چھوڑنا ہے۔ اور
ان فناؤں کا اصل مطلب دنیا کی ترک ہے
اور اسکے اسباب اور اشیا سے منہ موڑنا ہے
جو آپس میں ملے جلے ہیں خلقت کے
چھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ ان سے بالکل
تعلق قطع کرے اور اپنے کسی کام کو اُنکے
سپرد نکرے نہ اُنکی مہربانی کا امیدوار ہو
نہ اُنکے ظلم کا شاکی ہو جو کچھہ اُسپر وارد ہو
خدا کیطرف سے سمجھے پیدا کرنا رزق
دینا اور عطا و رحمت۔ خیر اور برکت۔
فضل و کرم اُس کے کا ہمیشہ امیدوار رہے

Marfat.com

قہاری وعقوبت او ہمیشہ خوفناک
وترسان باشد وبراو توکل کند
وعلامت فنا از ہوائے خود ترک
کسب وعلاقہ واسباب واشیاء ست
وتوکل کردن بر مسبب حقیقی وفانی
شدن از ارادہ خویش آنکہ ہیچ
ارادتے وخواہشے ومقصدے
در دل باقی نماند۔ خلاصہ این کہ
جملہ مرادات ومقاصد باستثناء
او ذات حق باشد جل شانہٗ ودر
رضامندی او چون چنین احوال
درین طریقہ نقشبندیہ بعضے طالبان
را در اول صحبت پیر طریقت خویش
حاصل شود ودر طرق دیگر در
انتہا پس در مبتدی ومنتہی فرق

اور اُسکی جباری اور قہاری اور عذاب
سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اُسی پر توکل
کرے اپنی خواہشوں کے چھوڑنے
سے یہ مطلب ہے کہ کسب کو چھوڑے اور
علاقہ و اسباب اور اشیا سے منہ موڑے
صرف اللہ کی ذات پر ہی آسرا رکھے
اپنے ارادہ کو چھوڑنا اس سے یہ مراد ہے
کہ اپنا کوئی ارادہ اور خواہش اور مطلب
دل میں باقی نہ رہے حاصل مطلب
یہ ہے کہ سالک کے تمام ارادے اور اسکی تمام
حاجتیں اور مقصود صرف اللہ کی ذات ہی ہو
اور اُسکی رضامندی کا ہمیشہ خواہشمند ہو یہ حالات
جنکا ہمنے بیان کیا ہے۔ اپنے پیر کی پہلی صحبت
میں اس خاندان میں بعض کو حاصل ہوجاتے ہیں اور
دوسرے خاندانوں میں اخیر۔ اس لئے مبتدی اور منتہی

Marfat.com

حاصل نمے شود۔ لہذا بموجب
سند کتب معتبرہ علامت فنائے
جذبی۔ وفنائے حقیقی نوشتہ شد
تا راہ روندہ حق در غلط نیفتد۔ و
نقص را کمال نہ انگارد۔ پس فرق
درمیان فنائے حقیقی وعدم وجود
کہ او را فنائے جذبی ہم مے گویند
آنست کہ در ابتدائے احوال چون
بعضے از مبتدیان این طریقہ را
از توجہات پیران کامل مکمل جذبہ
حاصل میشود ودر ابتدائے احوال
جذب وسکر وانقطاع از خلق وفانی
شدن از افعال وصفات وہوائے
و بائستہاء خود ایشان را حاصل
آید۔ لیکن این فنائے جذبی معتبر

کا فرق اس موقعہ پر معلوم نہیں ہوتا۔
اسی لئے اس فقیر نے کتب معتبرہ کی سند
سے فنائے جذبی اور فنائے حقیقی کے
علامات لکھے ہیں تاکہ حق کے راستہ پر
چلنے والا دھوکے میں نہ پڑ جاوے اور
نقص کو کمال نہ سمجھ لے۔ ایعزیزو۔ فنائے
جذبی اور فنائے حقیقی میں فرق یہ ہے
کہ اس طریقہ کے بعض مبتدیوں کو جب
پیران کامل مکمل کی توجہ سے یہ جذبہ حاصل
ہوتا ہے۔ تو ابتدائی حال میں اُن کو
جذب اور مستی اور خلقت سے دور
رہنا اور افعال اور صفات سے فانی ہو
جانا اور خواہشات لاحاصل سے بچنا
حاصل ہوجاتا ہے مگر یہ فناء جذبی
قابل اعتبار

Marfat.com

نیست چراکہ مادام در جذب وسکر
باشند۔ ہمچنین احوال ایشانرا
حاصل ست۔ چون بہوش آیند
باز بحالت اصلی میگرایند۔ پس
اصل معتبر آن ست کہ درحالت
جذب وغیرجذب برابر باشند
مادام کہ ہمچنین نیستند فنائے جذبی
ست کہ از خوف عود ایمن نیست و
اصل شناخت ومعرفت این معاملہ
آنست۔ کہ حضرت خواجہ محمد معصوم
قدس اللہ سرہ بمریدے نوشتہ ست
درجواب مکتوب او کہ استفسار ازین
معاملہ کردہ است یعنی مادام کہ
سالکے بفنائے حقیقی نہ پیوستہ
حال او این طورست کہ خود را نہ بیند

نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم مستی
میں رہتے ہیں تو اُن کا یہ حال رہتا ہے
مگر جب ہوش میں آجاتے ہیں تو پہلی
اصلی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ اسلئے
قابل اعتبار وہ حال ہے کہ جذبی حالت
ہو یا نہ ہو وہ ایک حالت پر رہیں۔
جب تک یہ صورت حاصل نہیں تب تک
فنا جذبی ہے جسمیں عود کا اندیشہ ہے
اس معاملہ کی اصل پہچان یہ ہے۔ کہ
حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک مرید کے خط کے جواب مین تحریر
فرمایا ہے جس نے اس بارہ میں عرض
کی تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ سالک
جب تک فنائے حقیقی میں نہ پہنچے اس
کا اس طرح حال ہوتا ہے کہ اپنے آپکو نہیں دیکھتا

Marfat.com

ومعدوم داند۔ اما افعال وصفات
را بہ یقینِ دل بخدا نہ سپارد و این
حال او معبّر بفنائے جذبی است
وچون خود را ہم معدوم داند و افعال
وصفات را نیز بہ یقینِ دل بہ اصل
سپارد معبّر بہ فنائے حقیقی ست
کہ از عود ایمن ست۔ و عود بمعنی
گردیدن و باز آمدن بہ طبیعت اصلی
کہ محبت دنیا و اشیاء و اسباب ست
بدانکہ جذبہ ہم دو معنی دارد۔ یکے
آنکہ عبارت از سیر انفسی ست
کہ مقابل سلوک باشد و ابتدائے
سیر سالک را از لطیفہ قلب باشد
و سیر آفاقی بمعنی آنکہ در ہر اشیاء ذات
حق جل شانہٗ طلب کردن و مشاہدہ

بلکہ معدوم جانتا ہے۔ لیکن افعال اور
صفات کو یقیناً خدا کے سپرد نہیں کرتا
اسکے اس حال کو فنائے جذبی سے تعبیر
کرتے ہیں اور جب سالک اپنے آپ کو بالکل
معدوم جانتا ہے اور افعال اور صفات
کو یقین دل سے خدا کے سپرد کرتا ہے
اسکو فنائے حقیقی کہتے ہیں جسکا واپس
ہونا مشکل ہے۔ اور عود سے مراد یعنے
دنیا کی محبت اور اسکے اشیاء کی الفت
کیطرف پھر آنا ہے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ
جذبہ کے بھی دو معنے ہیں ایک سیر انفسی
ہے جو مقابل سلوک کے ہوتا ہے اور سالک کا ابتدائی
سیر لطیفہ قلب سے شروع ہوتا ہے اور سیر آفاقی سے
یہ مراد ہے کہ ہر چیز سے اللہ جل شانہٗ کی ذات
کو مشاہدہ اور طلب کرنا ہے

Marfat.com

نمودن کہ مراد از سلوک ست در
ضمن او طے میگردد۔ و این خاصہ
طریقہ علیہ نقشبندیہ است کہ سالک را
در ابتدائے حال این چنین عنایت
از صحبت این بزرگواران حاصل
آید۔ و طریق دیگر را در انتہا و این
جذبہ بمعنے کشش و محبت دل ست
بجناب او سبحانہ تعالےٰ۔ کہ این
چنین جذبہ بہ ہمہ کس طلاب ازین
اکابران حاصل میشود و برائے
این چنین جذبہ صحبت پیر طریقت
شرط ست۔ مادام کہ در صحبت بیاشد
او را حاصل ست و بہ تقدیر ترک
صحبت قبل از فنائے حقیقی خوف
عود ست۔ نعوذ باللہ منہا۔

ہوتا ہے اور سلوک سے یہی مراد ہے۔ جو
اس کے ضمن میں طے ہوتا ہے
اور یہ خاصہ خاندان نقشبندیہ کا ہی ہے
کہ سالک کو ابتدائے حال میں اس قسم
کی عنایات بزرگوں کی صحبت سے حاصل
ہوتی ہیں جو دوسرے سلسلوں کے انتہا میں
اور یہ جذبہ جس سے مراد کشش اور محبت
حق سبحانہٗ و تعالےٰ کی تہ دل سے ہے
اور اس قسم کا جذبہ ان بزرگان عالیہ
سے ہی حاصل ہوتا ہے اور ایسے جذبات
کے حاصل کرنے کیواسطے پیر طریقت کی
صحبت شرط ہے۔ جب تک کہ صحبت میں
ہوگا۔ اُس کو حاصل ہوگا اور صحبت چھوڑنے
سے فنائے حقیقی سے پہلے عود کا خوف
ہے اللہ تعالےٰ پناہ دیوے + کو

Marfat.com

قسم دوم جذبہ الیست۔ کہ مراد
از عشق ذوق الہی ست کہ در فیض
اوّل حقیقت شخص را مستعد این نعمت
عظمیٰ کردہ باشند و نیز باعث
این تجلّی ذاتی ست کہ بر دلِ بندہ
محض بفضل و عنایات او سبحانہٗ تعالیٰ
مے تابد۔ و اورا از وے دا ستاند
چنانچہ حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ
احرار قدس سرہٗ در فقرات آوردہ و
این فقیر از انجا نقل کردہ نوشتہ است
و نیز برائے حصول این چنین دولت
عظمیٰ شرط ست کہ پیر طریقت آن
شخص صاحب جذبہ باشد۔ بلکہ سلوک
او بہ انچنین جذبات تمام شدہ باشد
و نیز صاحب جذبہ ثانی باشد۔ کہ

دوسرے قسم کا جذبہ جس سے عشق
اور ذوق آلہی مراد ہے جو کہ پیر کی پہلی
نظر ہی طالب کو اس نعمت کا سزاوار
بنادے اور ایسی نعمت کا باعث تجلّی
ذاتی ہے۔ جو اللہ کے فضل سے طالب
کے دل پر چمک پڑتی ہے اور اُس کو
اپنے آپ سے بے خبر کر دیتی ہے چنانچہ
حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ
علیہ نے اپنی کتاب فقرات میں تحریر فرمایا ہے
اور اس فقیر نے وہاں سے نقل کر کے
اسجگہ لکھدیا ہے اور اس نعمت عظیم کے
حاصل ہونے کی یہ شرط ضروری ہے کہ
اُس شخص کا پیر جذبہ کافی رکھتا ہو بلکہ
پیر طریقت کا سلوک ان مقامات سے گذر
چکا ہو اور جذبہ ثانی مذکورہ اُسکو حاصل ہو

Marfat.com

ارشاد و تکمیل ناقصان موقوف بر آن
ست و ارشاد خلق اللہ موقوف و
مشروط ست بہ جذبہ ثانی کہ بے
مشرف شدن ازین دولت عظمے
ارشاد کردن مشکل ست و جذبۂ
اول را شرط گفتہ اند بجہت تحصیل
جذبہ ثانی ۔ کسے را کہ سلوک او بجذبہ
اول مے شود ۔ البتہ جذبہ ثانی ہم
امید ست کہ شاید او را حاصل شود
بموجب رضامندی مولا ۔
ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔ لیکن
فرض نیست ۔ کہ خواہ نخواہ بہ جذبہ
ثانی مشرف شود اگر خدا خواہد بدہد
وگرنہ نہ معلوم ۔ اما این قدر ضروری

ناقصوں کو کامل کرنے اور اُن کے
ارشاد کیواسطے یہ امر نہایت ضروری
ہے اور اللہ کی مخلوق کی ہدایت
جذبہ ثانی پر موقوف اور مشروط ہے
کیونکہ جب پیر آپ اس درجہ پر دسترس نہ رکھتا
ہو تو مرید کو ارشاد نہیں کرسکتا اور پہلے جذبہ
کا ہونا دوسرے جذبہ کیواسطے ضروری ہے
اور جس کا سلوک اول جذبہ کے ساتھ
تمام ہوا ۔ امید ہے کہ اللہ کے فضل سے
دوسرا جذبہ بھی اُسکو حاصل ہو جاوے
یہ اللہ کا فضل ہے اللہ تعالے جسکو چاہتا
ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے مگر یہ ضروری
نہیں کہ خواہ مخواہ جذبہ ثانی پر پہنچ جاوے
اگر خداوند کریم چاہتے ہیں تو عنایت
کر دیتے ہیں ورنہ خیر ۔ مگر یہ امر ضروری

Marfat.com

ست کہ جذبہ اول را ناقص نے
گذارد۔ مادام کہ بہ مہدہ متعین او
نہ رساند۔ مہدہ تعین بمعنی اسم
ست از اسما آلہی کہ رب این شخص
است۔ پس چون انچنین سعادت
در ابتداے کسے را حاصل شود
در اول صحبت پیر ہمچنان بہ جذبات
بے نہایت او را اشرف سازند
کہ در بحر عشق مودت آلہی مستغرق
و مستہلک مے گردد۔ و زبان حال
او بہ این ترانہ مترنم میشود

عشق آن شعلہ ست کو چون بر فروخت
ہرچہ جز محبوب باقی جملہ سوخت۔
تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد لا چہ ماند

ہے کہ پہلا جذبہ بھی اُسکو ناتمام نہیں رہنے
دیتا۔ تاوقتیکہ اُس کو مہدہ[1] مقرر تک
نہ پہنچاوے۔ اور مہدہ متعین اللہ کے
ناموں سے ایک نام ہے جو اس شخص کا
رب[2] ہوتا ہے۔ جب کسی شخص کو اس قسم کی
سعادت حاصل ہو جاوے تو پیر کی پہلی
صحبت میں اُسکو بے نہایت جذبات
حاصل ہو جاتے ہیں۔ حتاکہ وہ عشق
آلہی کے دریا میں مستغرق اور محو ہو جاتا
ہے اور اس کے حال کی زبان یہ ترانہ
ادا کرتی ہے۔

عشق وہ شعلہ ہے کہ جب روشن ہوتا ہے
جو کچھ پیارے کے سوا ہو جلا دیتا ہے
لا کی تلوار غیر کے قتل کرنے کیلئے چلاتا ہے
پس دیکھ کہ بعد لا کے کیا رہتا ہے

[1] مہدہ یعنی نمود
[2] پالنے والا

Marfat.com

ماند اِلّا اللہ باقی جملہ رفت ۔
شاد باش اے عشقِ شرکت سوز رفت
و بمجرد رسیدن دیوانہ و سراسیمہ
میسازند ۔ پس جمیع مرادات و
مقصدات مقصود و مطلوبِ او
ذات حق مے شود جلّ شانہٗ واز
جمیع ماسوے بیزار و دست بردار
واز لذّات آجلہ و عاجلہ ہمچنانْ
اِستغناء اور احاصل آید مثلاً
اگر اور اعمر حضرت خضر علےٰ نبیّنا و
علیہ السلام میدہند ۔ گاہے محبت
ماسوے اللہ اور احجاب راہ
محبوب حقیقی نمے شود ۔ ہر جا کہ برود
ہمان جذبہ عشق در براوست کہ
بہ ہیچ جانب اور ادیدن وگردیدن

الا اللہ رہا اور باقی تمام گیا
خوش ہواے عشق اور رقیبونکو جلادے
اِس مقام پر پہنچتے ہی اُسکو دیوانہ وبیہوش
وحواس اور بیقرار کردیتے ہین اور اُسکی تمام
مرادین اور سب مطلب خدا کی ذات ہی
ہوجاتے ہیں اور سب ماسوے سے بیزار
اور دست بردار ہوجاتا ہے اور موجودہ
اور آیندہ کی لذات سے بالکل بے پرواہ
ہوجاتا ہے مثلاً اگر اُس کو حضرت خضر
علیہ السلام کی عمر دی جاوے تاہم اُس
کو ماسوے اللہ کی محبّت محبوب حقیقی کا
حجاب نہیں ہوسکتی ۔ جہان جاتا ہے اُسی جذبہ
مین جاتا ہے جو اُسکو حاصل ہے
اور یہ جذبہ اِس کو اِدہر
اُدہر دیکھنے

Marfat.com

نمے دہد و این مجذوب از غم عود
ایمن ست۔ چرا کہ این عطا ازلی
ست. کسے را مقبول میکند او را
باز مردود نمے کند و این چنین قسم
شخصے از مرادان ست۔ کہ سبحانہ تعالے
بفضل و کرم خویش حقیقی او را خواستہ
است و از خواصان جناب خود
گردانیدہ تحت کنف و حمایت حقیقی
او را محفوظ و مصئون میدارد۔ و صحبت
پیر کہ حکم کبریت احمر دارد۔ دوام حضور
او برائے مرید گویا فرض عین ست
و تمام شدن سلوک بے صحبت پیر
او را بسیار متعذر ست لیکن اینچنین
مجذوب را دوام صحبت پیر شرط نیست
اگر تقدیراً او را مہجوری واقع شود۔

نہیں دیتا اور اس قسم کا مجذوب واپسی
اور عود کے اندیشہ سے بالکل بے فکر ہے
کیونکہ یہ ازلی عنایت ہوتی ہے اس کا
یہ کام ہے کہ جسکو اپنا بنا لیتی ہے پھر بیگانہ
نہیں ہونے دیتی۔ اس قسم کا بندہ مرادوں
سے ہوتا ہے۔ اور اسکو اللہ تعالے نے
اپنے فضل و کرم سے اپنا بندہ بنالیا ہے
اور اپنے خاصوں کے گروہ میں لاکر
اپنے سایہ اور اپنی حمایت میں اسکو محفوظ
رکھا ہے اور پیر کی صحبت مرید کے حق
میں کیمیا کا اثر رکھتی ہے اور مرید کا مرشد کی
خدمت میں رہنا فرض ہے اور فقر کے مقامات
کا طے ہونا پیر کی صحبت کے بغیر نہایت مشکل ہے
مگر ایسے مجذوب کو ہمیشہ پیر کی صحبت میں
رہنا ضروری نہیں اگر بالفرض اسکو جدائی ہوجائے

Marfat.com

از غم عود ایمن است چرا کہ برائے حصول
این دولت عظمیٰ شرط است کہ پیر
طریقت قطب ارشاد و از مردان و
محبوبان حق ست و سلوک او
بہ این چنین جذبہ کہ بالا مذکور شدہ
محقق باشد و بمرتبہ فنا فی اللہ و
بقا باللہ مشرف گردیدہ باشد این
چنین سادات عظام کہ وجود شریف
ایشان باعث مدار جہان و جہانیان
و فیض عام باشد۔ در حق عالم و
عالمیان توجہ ایشان حکم کبریت احمر
یا خاصیت اکسیر اعظم دارد۔ اگر بر
سعادتمندے بموجب عنایت الٰہی
یک توجہ کنند فی الفور حقیقت او

حقیقت او

تاہم کسی قسم کا اندیشہ نہین۔ کیونکہ اس
عظیم نعمت کے حاصل کرنیکے لئے یہ شرط ہے کہ طریقت
کے پیر اور قطب ارشاد خدا کے بندون
اور پیارون سے ہوتے ہیں اور ان کا سلوک
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نہایت پختہ ہوتا
ہے اور مدارج فنا فی اللہ اور بقا باللہ
پر کامیاب ہوتے ہیں اس قسم کے بزرگوار
جنکا وجود پاک جہان اور جہان کے
رہنے والون کے واسطے قیام کا باعث
ہوتا ہے اور ان کا عام فیض ہوتا ہے
ان بزرگون کی توجہ لوگون کے حق مین
کبریت احمر اور کیمیا کا اثر رکھتی ہے اگر وہ
کسی نیک نصیب پر خدا کے فضل سے
توجہ کرین تو فوراً اس طالب کی حقیقت کو

حقیقت کو

Marfat.com

را از مس خودی وخودپرستی پاک نمے
کنند۔ ومثل طلاء سرخ میسازندو
بہ محبت حقیقی چنان مالامال کنند
کہ بار دیگر او را حاجت نمے ماند
پس اگر بالتقدیر ہجرت واقع شود
مضائقہ ندارد۔ کہ اصل معنی اندراج
النہائت فی البدائت نیز از ہمچنین
معنی کردہ اند۔ این سادات عظام
بیک توجہ انتہا در ابتداء درج
میکنند۔ لیکن این قدر ست کہ در
صحبت پیر کار او زود تمام میشود
بر تقدیر مہجوری بہ فرصت و معطل موسوم
باشد۔ اما از غم عود بے غم باشد و
این چنین مقدمہ برین احقر العباد
ہم واقع است۔ چنانچہ قدرے

مس خودی اور خودپرستی سے پاک
کر کے خالص سونا بنا دیتے ہیں اور اُس
کو حقیقی محبّت سے ایسا بھر بھور کر دیتے
ہین کہ پھر اُسکو کوئی حاجت باقی نہین
رہتی۔ اگر وہ نظر یافتہ آدمی صحبت سے
دور ہو جاوے تو کچھ مضایقہ نہیں ہے
اور ابتدائی توجہ سے انتہا پہنچا دینا اِسی
کو کہتے ہین اِس سلسلہ عالیہ کے بزرگوار
ایک نظر سے انتہائی درجہ پر ابتدا مین پہنچا
دیتے ہیں۔ لیکن اتنا ضروری ہے کہ پیر
کی صحبت میں مدارج جلد طے ہو جاتے
ہیں اور اگر دوری واقع ہو جاوے تو ذرا
دیر سے اسکو تعطیل کہتے ہین مگر واپسی کا غم
نہیں۔ چنانچہ ایسا احوال اس کمترین
پر بھی واقع ہے جیسا کہ کچھ تھوڑا سا

Marfat.com

بیان کردہ مے شود۔ اگرچہ این
قلیل البضاعت ذرہ بمیقدار کہ
سراسر ناقص و نالایق ست جائے
آن نداشت کہ شبہ خود را در سلک
جوہریان منتظم گرداند۔ یا حال خود
را در حالات خاصان مذکور کند۔
لیکن بحکم آنکہ ؎
چو شہ برداشت مارا از تہ خاک
سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
و نیز بحکم آنکہ آیت کریمہ۔ فَاَمَّا
بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ط
از عنایات ازلی و توجہات لم یزلی
او سبحانہٗ و تعالےٰ جل شانہٗ و برکت
تراب الاقدام آن غوث الاغیاث
و قطب الارشاد مدار جہان و جہانیان

بیان کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ کوڑی ناچیز
اور ذرہ بمیقدار جو سراسر ناقص اور نالایق
ہے یہ جرات نہیں رکھتا۔ کہ اپنے آپ
کو شاہوار موتیوں کی لڑی میں پروئے
اور صرافوں کے روبرو پیش کرے یا اپنے
حال کو درگاہ کے خاصوں کے ذکر میں
لکھے مگر بہ امر مجبوری بمصداق اس شعر کے
؎ جب ہمکو تہ خاک سے بادشاہ اٹھاوے
تو مجھے آسمان سے سربلند کرنا لائق ہے
اور بحکم آیت شریفہ۔ پس ساتھ نعمت
رب اپنے کے آگاہ کر۔
اس بندہ ناچیز پر اللہ تعالےٰ کی عنایت
اور مہربانی سے اور اس غوث پاک
اور قطب الاقطاب
مدار جہان و جہانیان

Marfat.com

والئے ہندوسندھ یعنی پیرومرشد
این احقر آنچہ بیک توجہ برین
مسکین عطا گردید چہ بیان کنم۔ بیت
اگر ہر موئے من گردد زبانے۔
زوصفش نقطہ کے آرم بیانے۔
بالفرض اگر کسے تمام عمر مشقتہا و
ریاضات و مجاہدات بکشد اینچنین
دولت عظمٰے کے حاصل کند کہ این
احقر را در اول صحبت بیک لمحہ از
گوشہ چشم آن غوث الاغیاث حاصل
گردیدہ بعدہ دوازدہ روز در خدمت
فیضدرجت آن قبلہ کونین شرف اندوز
صحبت شدہ طلب رخصت نمودم۔
فرمودند۔ کہ ہر چہ امانتِ تو نزد ما بود
بتو رسیدست حالا مختار ہستی۔

والئے ہندوسندھ کی خاکِ پاکی برکت
سے ایک ایسی نظر پڑی جس کا بیان
میں کیا کرون - بیت
اگر میرا ہر بال زبان بن جاوے
تو اسکی تعریف کا ایک نقطہ بھی بیان نہیں
کرسکتا۔ بالفرض اگر کوئی شخص عمر بھر عبادت
اور ریاضت اور مجاہدہ کرے اسکو یہ نعمت
حاصل نہیں ہوسکتی۔ جو اس ناچیز کو حضور
اقدس غوث الاغیاث کی ایک محبت
بھری توجہ سے حاصل ہوئی دس بارہ
دن کے بعد حضور کی خدمت میں فیض
حاصل کرکے نیازمند نے رخصت طلب
کی آپ نے زبان درفشان سے فرمایا
کہ العزیز جو تمہاری امانت ہمارے پاس
تھی وہ ہم نے دیدی اب تمہارا اختیار ہے

ہر جا کہ مے روی رو۔ غم نیست پس
رخصت شدم۔ بعدہ تا چند گاہ قریب
نہ یا دہ ماہ مہجور بودم و در حال خود
ہیچگونہ تفاوتے ملحوظ نکردم بلکہ
نجم سعادت این فقیر روز بروز بر
اوج عشق محبت الٰہی در عروج بود
چون باز بہ خدمت والا موہبتش پیوستم
مدت سہ یا چار ماہ مشرف بودم
فوائد ہا عظیم و بیشمار کہ در قید قلم نمے
گنجد۔ حاصل نمودم چون باز مرخص
شدم مدت سہ یا چہار سال در سفر
منقضی کردم۔ اما در محبت ذوق
مولے و احوالات و وجد و مواجید
خویش ہیچ تفاوتے نبود چنین
بارہا تجربہ کردہ ام تا ہنوز کار این

جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ کوئی غم
نہیں۔ کوئی فکر نہیں۔ پس آپ کی اجازت
کے بعد میں رخصت ہوا اس سے پیچھے
نو یا دس مہینے آپ سے جدا رہا مگر اپنے حالات
میں کسی قسم کا فرق نہ دیکھا بلکہ اس فقیر
کی سعادت کا ستارہ دن بدن عروج
پر تہا اور محبت الٰہی کا دریا موجین مار رہا تہا پہر
حضور اقدس کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔
اور تین چار مہینے حاضر رہا میں نے ان دنوں
میں وہ فائدے دیکھے جو تحریر میں نہیں
آسکتے پہر بندہ جب آپ سے رخصت ہوا تین
یا چار سال سفر میں گذار دئے مگر الٰہی محبت
اور ذوق شوق اور وجد مواجید میں سر
فرق نہ پایا۔ ایسا ہی کئی دفعہ تجربہ کیا
اب تک اس عاجز کا حال ؞ ؞ ؞

Marfat.com

مسکین بفضل الٰہی و توجہ آن مرشد
کامل الحمدللہ و المنتہ در ترقی و تزاید
ست - انشاءاللہ بہ برکت تراب الاقدام
آن ہادی سبل سلمہ ربہ باتمام
خواہد رسید - لیکن اینچنین جذبہ مذکورے
کہ از قسم دوم ست - بسیار قلیل و عنقا
انگاشتہ اند از ہزار کس بہ کسیکہ سعادتمند
ازلی باشد اورا حاصل میشود - و
از قسم اول کہ بالا مذکور شدہ اگرچہ
تحصیل او ہم موقوف و مشروط بہ
سعادت ازلی و انعام لم یزلی ست
لیکن بہ برکت اولیائے کرام کہ
خاصان و مقبولان جناب الٰہی اند
جل شانہ - باکثر مردم طلاب کہ مریدان
حق باشند فی الفور حاصل میشود

خدا کے فضل سے اور مرشد پاک کی توجہ
سے روز افزون ہے الحمدللہ والمنتہ -
اور امید ہے کہ حضور انور کی توجہ سے اس
عاجز کا کام بخیریت سے انجام ہوگا - یہ
دوسری قسم کا جذبہ جس کا ذکر ہوچکا ہے
بہت کم یاب اور عنقا ہے بلکہ بزرگان
فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی قسمت یاور
ہو اور سعادتمند ازلی ہو تو اسکو یہ حصہ ملتا
ہے - اور جذبہ کا پہلا قسم جس کا ہم نے
ذکر کیا ہے اگرچہ اس کا حاصل ہونا بھی سعادت
ازلی اور انعام الٰہی پر موقوف ہے تاہم
اولیائے کرام کی برکت سے جو اللہ کی
جناب میں خاص اور مقبول ہیں اکثر طالبون
کو فوراً حاصل ہو
جاتا ہے -

Marfat.com

اما دوام او قبل از فناے حقیقی موقوف
بر صحبت ست واز غم عود ایمن نیست
وآن کس که از کسب خود دوام ذکر
وریاضات ومجاهدات چیزے حاصل
کرده باشد از عود محفوظ ست
پس بر طلاب مولے تعالے واجب
ولازم که در دوام ذکر و وظائف که
از پیران طریقت خویش اخذ نموده
اند شب و روز مشغول باشند و
حتے المقدور اوقات را معمور دارند
که این چنین دولت عظمے که لازوال
باشد حاصل آید۔ بعضے از ورزش ها
که از ضروریات اند۔ در ابتداے
احوال برائے مبتدیان این راه
مقرر نموده اند اول اسناد افعال

مگر اُس کا قیام صحبت مرشد کا محتاج رہتا
ہے۔ اور اُسکے پیچھے واپسی یا کمی کا غم
دامنگیر رہتا ہے اور جو شخص مجاہدہ اور
ریاضت اور اپنی محنت سے کچھہ حاصل
کرتا ہے اُسکو واپسی کا فکر نہیں ہوتا۔
پس طالبان راہ مولے پر ضروری ہے
کہ ہمیشگی ذکر اور اُن اوراد اور وظایف
پر جو اُسکے پیران طریقت نے ارشاد فرمائے
ہیں دن رات مشغول رہین اور ناغہ نہ کرین
اور جہانتک ہو سکے اپنے اوقات کو تر و
تازہ رکھین تاکہ یہ دولت عظیم کہ بیزوال
ہے حاصل ہو اور بعض طریقے ضروری ہین
کہ بزرگان طریقت نے مبتدیون کے
واسطے مقرر کئے ہیں ان مین سے پہلا
(اسناد افعال) ہے ۶ ۶ ۶

Marfat.com

ست۔ باو سبحانہ تعالےٰ۔ میباید کہ
ہمہ افعال خود را وجمیع مخلوقات
رابخدا اسپارد بہ این طور کہ ہر افعال
کہ از من یا از کس دیگر صادر میشود
خدا مے کند۔ اگرچہ دل این شخص
گواہی نے دہد۔ چراکہ ما دامیکہ این
را فنا در تجلی افعال حاصل نہ شدہ
وبیقین دل نمیداند۔ کہ این کارہا خدا
میکند۔ وبعد از فنا دل این شخص
خود بخود ناچار باضطرار تمام گواہی
مے دہد کہ این کارہا ہمہ از خدا است
وباقرار زبان ہیچ موقوف نیست۔
اگرچہ زبان بطرف این شخص اسناد
کارہا میکند۔ اما حقیقت دل بر صدق
معاملہ خود قایم ست

خدا تعالےٰ کی طرف۔ پس چاہیے کہ اپنے
تمام کامون کو اور تمام مخلوقات کو خدا
کے سپرد کرے اور یہ جانے کہ جو کام
مین کر رہا ہون۔ یا لوگ کر رہے ہیں
وہ خدا ہی کرتا ہے۔ خواہ اُس کا دل
گواہی نہ دیتا ہو جب تک تجلی افعال میں
فنا حاصل نہ ہو جاوے اور دل سے یقیناً
نہ جان لے۔ کہ یہ کام خدا ہی کرتا ہے۔
انسان دل سے گواہی نہین دیتا اور فنا
کے بعد خواہ مخواہ مجبوراً گواہی دینی پڑتی
ہے کہ یہ سب کام خدا کی طرف سے ہیں۔
اس حالت مین زبانی اقرار کی ضرورت نہیں
رہتی۔ اگرچہ اُس شخص کی زبان افعال
کی نسبت مخلوق کیطرف کرتی ہے مگر دل
کی حقیقت اپنے معاملہ کی سچائی پر قائم

Marfat.com

بدانکہ در ابتداے کسب احوال و
استعمال تاثیر عظیم دارد۔ پس بزرگیا
لازم ست کہ در حین و اوقات چہ
در خفتن و نشستن و در خوردن و
آشامیدن خیانچہ در جمیع امور ہمچنان
استعمال و کسب کنند کہ ہمہ افعال
با صل سپارند و خود را خالی شل
جماد بے حس و حرکت دانند۔ تا بہ
حقیقت برسند۔ وقتیکہ بصدق و
بیقین دل دانست کہ افعال از
حق ست و خود را خالی دید و درین
دید او را شکے و شبہے نماند پس فناءِ
تجلی فعلی او را حاصل شود و فنائے
لطیفۂ قلب را ہم در فنائے تجلی افعال
شمردہ اند و اصل الاصل این لطیفہ

رہتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ ابتدائی حالت
میں حالات کا حاصل کرنا اور اُن کا استعمال
بڑی تاثیر رکھتا ہے پس عقلمندوں کو ضروری
ہے۔ کہ سونے جاگنے بیٹھنے اُٹھنے کھانے
پینے میں کسب کا استعمال کریں۔ تاکہ
تمام کام اصل کے سپرد ہو جاویں۔
اور اپنے آپ کو وہ پتھر کی طرح بے حس
اور بے حرکت سمجھیں پھر حقیقت کا مزہ
ملتا ہے۔ جب صدق دل سے یقیناً
سمجھہ لیا۔ کہ تمام کام خدا کی جانب سے
ہیں اور اُس کا اپنا کوئی دخل نہیں اور
اور اِس خیال میں اِسکو کسی قسم کا شک
اور شبہ نہ ہو معلوم ہوا کہ اب اِسکو فناءِ
تجلی فعلی حاصل ہوگئی اور بعضوں نے
دل کے لطیفہ کے فنا کو فنائے تجلی کہا ہے اور اصل

اصل

صفت اضافیہ حق ست جلت شانہٗ کہ
عبارت از فعل تکوین ست کمال
این لطیفہ آنست کہ در فعل حق جل و علا
فانی و مستہلک گردد و ایمان فعل
بقا یابد - درین زمان سالک خود
را مسلوب الفعل خواہد یافت و افعال
خود درست منسوب بحق جل و علا خواہد
کرد و فنا قلب و تجلی فعلی کنایت
ازہمین ست و اصل نشان آن
آنست کہ تعلق علمی و حبی بغیر حق
نماند یعنی قلب ماسوے اللہ را
مطلقاً و راساً فراموش سازد و بجدیکہ
اگر سالہا تکلیف نماید یک لحظہ
ماسواے نتواند کرد و درین ہنگام
چنانچہ علم اشیاء از وے زائل شد

ترجمہ

اس لطیفہ کا خدا کی طرف صفت اضافی ہے
اس کو تکوین بھی کہتے ہیں۔ اس لطیفہ کا
کمال یہ ہے کہ اللہ کے افعال مین فانی
اور مستغرق اور محو ہو جاتا ہے۔ اسحالت
میں ایمان قایئم ہوتا ہے اور بقا کا درجہ
حاصل کرتا ہے اسوقت سالک اپنے آپ
کو عقل سے فارغ پائیگا۔ اور اپنے کامون
کو اللہ تعالےٰ سے منسوب کریگا۔ اسحالت
کو فنا قلب اور تجلی فعلی کہتے ہیں اور اسکی
علامت یہ ہے کہ علم اور جسم کا تعلق اللہ تعالےٰ
کے سوا نہیں رہتا۔ یعنے دل ماسوے
اللہ کو بالکل بھول جاتا ہے یہان تک
کہ اگر وہ کئی سال کوشش کرے تاہم ایک
لحظہ بھی غیر اللہ کیطرف مائل نہیں ہوسکتا۔
اسوقت میں جسطرح اشیاء کا علم اس سے دور ہوجاتا ہے

Marfat.com

محبت اشیاء بطریق اولے ازوے
رخت بربستہ باشد۔ وچون سالک
بفناے قلب مشرف شد داخل
جماعت اولیا گشت ویک درجہ ولایت
اورا حاصل شد۔ ورین فنا قلب بے قطع
تمام دائرہ امکان کہ عبارت از مرکز
عرش تا فرش واز عرش تا تمامی
عالم امر باشد وبے قطع مراتب
عشرہ کہ مقامات عشرہ ہم اوشانرا
گویند۔ کہ مراد از توبہ وانابت وورع
وصبر وشکر۔ وتوکل ورجا وفقر و
زہد ورضا کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودہ
اند۔ صورت نہ بندد۔ ونور این لطیفہ
را نور زرد فرمودہ اند۔ وولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام

اسیطرح اشیا کی محبت بھی بستر باندھ
جاتی ہے اور جب سالک قلب کے فنا
میں پہنچتا ہے تو اولیاءاللہ کی جماعت مین
داخل ہوجاتا ہے اور ولایت کا ایک
درجہ اُسکو حاصل ہوجاتا ہے۔ یہ فنائے
قلبی جب تک فرش سے عرش تک اور
عرش سے تمام عالم تک اور مراتب عشرہ
جس سے مراد۔ توبہ۔ واپسی۔ پرہیز۔
صبر۔ شکر۔ توکل۔ رجا۔ فقر۔ زہد۔ رضا
ہے۔ جن کو صوفیاے کرام نے بیان
کیا ہے۔ توڑ تاڑ نہ کرلے۔ حاصل
نہیں ہوتا اور اس لطیفہ کا رنگ زرد
رنگ کا نور ہوتا ہے اور اس
نور کی ولایت حضرت آدم
علیہ السلام کے قدموں پر

Marfat.com

است. صلوٰۃ اللہ علیہ و علےٰ نبینا و علیہ السلام
و صاحب لطیفہ قلب را کہ استعداد ہمین
درجہ دارد زیادہ نہ. پس وصول او
بجناب قدس از راہ ہمین لطیفہ است
از لطائف پنجگانہ. و این را آدمی المشرب
میگویند. بعد ازین دوام استعمال
یعنی دیدن و شنیدن و قدرت و
ارادہ کردن و معلوم کردن یعنی ہمہ
اوصاف مذکورہ را نسبت بخدا کند
تا کہ این دیدہ غالب آید و کار این
تمام شود. و کسب کردن این شخص
در نفی صفات ست کہ ہمہ صفات را
کہ مراد از سمع و بصر و قدرت و حیات
و ارادت و علم باشد. در جمیع اوقات
از خود نفی کند و باصل حوالہ سازد

ہے صلوٰۃ اللہ علیہ و علیٰ نبینا و علیہ السلام
ہوتی ہے صاحب اس لطیفہ قلب کی استعداد
اسی قدر ہوتی ہے نہ کہ زیادہ. پس اس
شخص کا درگاہ آلٰہی میں داخل ہونا لطائف
پنجگانہ میں سے اسی لطیفہ کے رستہ سے
ہے اور اسکو آدمی المشرب کہتے ہیں اس سے
پیچھے وہ اپنا دیکھنا اور سننا اور قدرت
اور ارادہ اور معلوم کرنا ان تمام صفتوں
کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے یہاں تک
کہ یہ بصیرت اسکی غالب ہو جاوے پھر اس
کا کام پورا ہو جاتا ہے اور اس شخص کا
نفی صفات کو حاصل کرنا ہوتا ہے یعنی
سننا دیکھنا. قدرت. حیات. ارادہ علم
کو بالکل نفی کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ
کے حوالے کر دیتا ہے

Marfat.com

وچون بہ یقین از دل خود نفی ساخت
و بہ اصل تفویض کرد وخود راشل
جماد بیحس وحرکت یافت وہیچ شکے
وشبہے این را نماند پس فناء تجلّی
صفات این را حاصل گردید وفناء
لطیفہ روح کہ بازبستہ بفنائے تجلّی
صفات ست نیز این را حاصل آید
واصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیّہ
حق ست جل شانہٗ بمعنی آنکہ در ذات
حق تعالے جلشانہٗ آن صفات ہا
را ثابت کردہ مے شود۔ ویک گام
بحضرت ذات احدیت از فعل نزدیک
ترست۔ واصل علامت فناء این
لطیفہ آنست کہ سالک خود را از
خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب

جب اُس نے اپنے دل سے اِن چیزوں
کی یقیناً نفی کردی. اور اللہ تعالےٰ کے
سپرد کردیا اور اپنے آپ کو پتھر کی طرح بے
حس وحرکت جانا اور کوئی شک اور شبہ
ولیمیں نہ رہا تو اُسکو صفات کی تجلّی میں فناء
حاصل ہوگئی اور لطیفہ روح کی فنا جو اِسی
فناء کے متعلق ہے مہیّا ہوگئی در اصل یہی
لطیفہ خدا تعالےٰ کی صفات ثبوتیہ کا ہوتا
ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام صفتیں
اللہ تعالےٰ کی ذات میں ثابت کرتا ہے
اور یہ فعل ایک قدم بڑھ کر اللہ تعالےٰ
کے قرب میں ہوتا ہے اور اس لطیفہ کے
فناء کی اصل علامت یہ ہے کہ سالک اپنے
آپ کو اپنے آپ سے علیحدہ
پائیگا بلکہ

Marfat.com

بجناب قدس خواہد دانست ۔ ونور
این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم
ست ۔ صلوۃ علی نبینا وعلیہ السلام
وہر کہ ابراہیمی المشرب ست وصول
وے بجناب قدس ازہمین لطیفہ خواہد
بود ۔ و بعضے از قطع مراتب قلب و
صاحب این مشرب را استعداد
درجہ دوم ولایت پنجگانہ ست ۔ و
لطیفہ سر کہ اصل الاصل وے شیونات
ذاتیہ است ۔ کہ گامے از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند وحصول
فنائے این لطیفہ بہ تجلّی شیونات
ذاتیہ خواہد بود ۔ ونور این لطیفہ را
نور سفید نشان دادہ اند ۔ ولایت این

جناب اقدس اللہ تعالےٰ کے ساتھ
منسوب جانیگا ۔ اس لطیفہ کا نور سُرخ
ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم
صلوۃ علے نبینا وعلیہ السلام کے قدمون
پر ہے ۔ جس شخص کا مشرب ابراہیمی ہے
اس کا واصل ہونا اِس لطیفہ کے راہ سے
ہوگا ۔ اور قلب کے مراتب قطع کرنے کے
بعد پنجگانہ ولایت سے دوسری ولایت
کا درجہ ملجاتا ہے اور سر کا لطیفہ جس کا
اصل ذاتیہ انوار ہین ۔ اور خدا تعالےٰ
کی جناب مین بہت نزدیک ہین اور اس
لطیفہ کی فنا ذاتیہ تجلی کے انوار ہین سے
ہوتی ہے اِس لطیفہ کا رنگ سفید ہوتا
ہے اِس لطیفہ
کی ولایت

Marfat.com

اصل

لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ ست
صلوٰۃ اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام و
صاحب این مشرب را استعداد
سہ درجہ است از مراتب پنجگانہ. بعد
ازین لطیفہ خفی ست و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ حق ست
جلشانہ، کہ فوق شیونات ذاتیہ
اند وحصولِ فناے این نیز ایمان
صفات ست و نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرتِ عیسیٰ ست
علی نبینا و علیہ السلام و صاحب این
مشرب را استعداد درجہ چہارم
ولایت ست از مراتب پنجگانہ. بعدہ
لطیفہ اخفی ست و اصل الاصل این

ترجمہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کا مالک ولایت کے تیسرے درجہ
پر ہوتا ہے اس سے پیچھے ایک لطیفہ خفی
ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا حق تعالیٰ
کے صفات سلبیہ ہیں۔ اس کا درجہ
ذاتیہ انوار سے زیادہ ہے اور اس فنا
کا حصول بھی ایمانی صفتوں سے ہے اور
اس لطیفہ کا نور سیاہ ہوتا ہے اس
کی ولایت حضرت عیسیٰ علی نبینا ؑ
علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کے مالک کو درجہ چہارم کی ولایت
مراتب پنج گانہ سے حاصل ہو جاتی
ہے۔ اس کے بعد لطیفہ اخفیٰ ہے
اور یہ پانچواں
لطیفہ ہے

Marfat.com

لطیفہ پنجم مراتب صفات سلبیہ است
کہ کالبرزخ ست ۔ درمیان مرتبہ نفی
کلی و درمیان احدیت مجردہ و فنائے
این لطیفہ مربوط بہ تجلی ہمان مرتبہ
مقدسہ است ۔ و نور این لطیفہ نفیسہ
را نور سبز بیان فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت
پناہ است ۔ صلے اللہ علیہ و علے آلہ
و اصحبہ وسلم ۔ و صاحب این مشرب
عالی را بالذات استعداد و حصول
تمام مراتب پنج گانہ ولایت ست و
صاحب اینمقام عالی را محمدی المشرب
گویند ۔ این چنین صاحب دولتے
جامع جمیع کمالات ولایت ست ؛
رزقنا اللہ تعالے بمنہ و کرمہ و کمال فضلہ

یہ درمیان نفی کلی اور احدیت مجردہ کے
برزخ ہے اور اس لطیفہ کی فنا اس
مقدس مرتبہ کی فناء سے ملی ہوئی ہے
اور اس لطیفہ کا نور سبز ہے اور اس
لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
کے قدمون پر ہے ۔ اس لطیفہ کا
مالک ولایت کے پانچوین درجہ کا
مالک ہوتا ہے ۔ اس مقام کے صاحب
کو محمدی مشرب کہتے ہیں ۔ یہ
شخص فنا فی اللہ کے
مقام سے صاحب
دولت اور تمام
کمالات کا
جامع

Marfat.com

وسائر المومنین ۔ ۱؂
بدانکہ فنائے لطائف خمسہ کہ جامع
جمیع فناءِ افعال و صفات و ذات
ست و فی الحقیقت ہمہ مدارج و مراتب
ولایت صغرے و کبرے و علیا ر
موقوف علیہ بر فنائے لطائف مذکورہ
است چون قدرے بیان و تفصیل
واحوال این لطائف مذکورہ از
ضروریات طریقہ و اہم مطالب بود
لہذا این نسخہ مختصر نوشتہ شد۔ ازان
جاکہ تفصیل کل ئے تو انست شد
لہذا قدرے بطور اجمال از رسالہ معتبرہ
کہ از مصنفات کمال این طریقہ علیہ
بود نوشتہ بر منصۂ ظہور آوردہ شد
کہ طالبان این راہ را بکار آید۔ و

ہوتا ہے۔
جاننا چاہئے کہ لطائف پنج گانہ کی
فنا جو تمام افعال اور صفات و ذات
کے فنا کی جامع ہے اور در حقیقت تمام
مدارج ولایت صغرے اور کبرے اور
علیا کی فنا انہی کے مدارج پر موقوف
ہے جبکہ ان لطائف مذکورہ کا بیان
اور تفصیل کرنا نہایت ضروری تھا اسلئے
یہ رسالہ مختصر لکھا ہے۔ چونکہ اس کی
پوری تفصیل نہایت مشکل تھی اسلئے
مجمل طور پر اُن رسالون سے جو اس
طریقہ علیہ میں تحریر ہو چکے ہیں لکھا
گیا ہے طالبون
کے کام آویگا
اور اگرچہ

Marfat.com

اصل

این قلیل البضاعت تاہنوز بہ کمالات
مذکورہ کامیاب نشدہ۔ شاید کسے
دیگرے بمطالعہ این اوراق منتفع
گردد۔ واین مسکین را نیز او سبحانہ
تعالے بہ برکت رقم آن بمنزل مقصود
رساند۔ بمنہ وبکمال فضلہ ٭
اللھم ارزقنا کمال معرفتک
وسائر المریدین ببرکت حبیبہ
محمد وآلہ واصحبہ و
ازواجہ واھل بیتہ الطیبین
الطاھرین اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین ۝
وَاللهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ترجمہ

یہ ذرہ بیمقدار تاحال مذکورہ مقامات
پر کامیاب نہین ہوا۔ امید ہے۔ کہ
کوئی دوسرا ان اوراق سے فائدہ
اُٹھاوے اور اس کار خیر کی برکت
سے اللہ تعالے اِس عاجز کو منزل
مقصود پر فضل سے پہنچاوے ٭
یا اللہ اپنے کمال معرفت ہمارے اور تمام
مسلمانون کے نصیب فرما بحرمت برکت اپنے
حبیب اکرم سیدنا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی آل و اصحاب و ازواج و اہلبیت
طیبین طاہرین تمام کے۔ ساتھ رحمت اپنی کے
اے تمام مہربانون سے زیادہ مہربان اور اللہ
بہت جانتا ہے۔ ساتھ درستی کے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب قدس اللہ تعالے سرہ العزیز آپ اپنے زمانہ کے بڑے مشایخون میں سے ہوئے ہیں آپ کا اسم مبارک
محمد بن محمد بن محمود حافظ بخاری ہے آپ پر زیادہ سے زیادہ رحمت اللہ تعالے جل شانہ کی ہو آپ دوسرے خلیفہ
حضرت خواجہ بزرگ نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ کے ہیں آپ کی وفات شریف مدینہ عالیہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں ہوئی
آپ کی قبر مبارک جنت البقیع جوار تربہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالے عنہ میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعضے از کلمات قدسیہ حضرت خواجہ محمد پارسا
قدس اللہ تعالے سرہ الاقدس فرمودہ
اند کہ حجاب میان بندہ و حق سبحانہ و تعالے
جل شانہ، ہمین انتقاش صور کونیہ است
در دل و این انتقاش صور کونیہ
بسبب صحبتہائے پراگندہ و سیرہائے
و دیدن الوان و اشکال گوناگون

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ تعالے
سرہ الاقدس بعض کلمات قدسیہ سے ارشاد
فرماتے ہیں۔ کہ حق سبحانہ تعالی جل شانہ
اور بندہ کے درمیان یہی موجودات کی صورتین
جو دل میں نقش ہین۔ حجاب ہے اور
اور یہ نقش ہونا پراگندہ صحبتون اور مختلف
سیرون اور طرح طرح کے رنگون اور

زیادہ میشود و در دل خانہ میکند۔ و
بمحنت و مشقت تمام ترنفی میباید کرد
و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن
سخنان رسمی و کلمات شتّی آن نقوش
مے افزاید و از مشاہدہ و صور جمیلہ و
سماع و نغمات و سازہائے طرب انگیز
آن نقوش در حرکت و تموج مے آید
و این جملہ موجبات بعد و غفلت است
از حق سبحانہٗ و تعالیٰ و طالب را نفی
وے واجب ست۔ پس میباید کہ ہر چہ
خیال را افزاید۔ بواجبی اجتناب نماید
با دل صاف توجہ بجناب حق سبحانہٗ
تعالیٰ کند سنت الٰہی برین جاری
شدہ۔ کہ بے محنت و مشقت ترک
لذت و شہوات جستی این معنی دست

کئی قسموں کی شکلوں کے دیکھنے کے سبب سے
زیادہ ہوتا ہے اور دل میں گھر کر لیتا ہے
پوری محنت اور مشقت سے اسکی نفی کرنی
چاہئیے دوسرا باعث ان نقشوں کے بڑھنے کا دیکھنا
کتابوں کا اور کہنا سننا رسمی باتوں اور بیہودہ
کلمات کا ہے خوبصورتوں کا دیکھنا اور راگ
رنگ کا سننا ان سب سے یہ نقش حرکت اور موج
میں آتے ہیں۔ اور یہ سب حق سبحانہ تعالٰے
سے دوری اور غفلت کا باعث ہیں۔ طالب
کو اس کی نفی کرنی ضروری اور واجب ہے
پس چاہئیے کہ جو چیزیں ایسے خیالات کو
بڑھائیں اُنسے پرہیز کرے اور صفائی دل
کے ساتھ خداوند تعالٰے کیطرف رجوع کرے
سنت الٰہی اسیطرح جاری ہے کہ بغیر محنت اور
مشقت اور ترک لذت اور تمام شہوتوں کے یہ مراد

Marfat.com

اصل

نے دہد راحتے کہ مے جوئید در آخرت
ست دو سہ روز درین سرائے فانی
رنج کشیدی۔ دیگر ابداً الآبدین
آسودی این عالم را ہیچ نسبت بہ
آن عالم نیست۔ گویا در بیابان بے
نہایت خشخاش دانہ افتادہ است۔
فرمودہ اند کہ وصیت میکنم ترا اے
پسر من بعلم و ادب و تقوے در
جمیع احوال بر تو کہ تتبع آثار سلف
کنی و ملازم سنت و جماعت باشی
و فقہ و حدیث آموزی و از صوفیان
جاہل بپرہیزی ہمیشہ نماز با جماعت
گذاری۔ بشرطیکہ امام و موذن نہ
باشی شہرت مکن کہ شہرت آفت
ست و بمنصبے مقید مشو دائم گم نام

ترجمہ

حاصل نہیں ہوتی الغرض آرام تو آخرت میں
ہے دو تین دن اس سرائے فانی میں رنج
اٹھا تا کہ تجھے ہمیشہ کا آرام ہو اس عالم کو
اس عالم سے کچھ نسبت نہیں مگر جیسا کہ
بے نہایت جنگل میں خشخاش کا دانہ پڑا ہو
فرماتے ہیں کہ میرے فرزند میں تجھکو وصیت
کرتا ہوں کہ علم اور ادب اور تقوے کے
ساتھ تمام احوال میں بزرگان قدیم کی
پیروی کر اور طریقہ اہلسنت والجماعت کو لازم
پکڑ۔ فقہ اور حدیث کا علم حاصل کر اور
جاہل صوفیوں سے پرہیز کر ہمیشہ با جماعت
نماز ادا کر۔ مگر امام اور موذن نہ ہو شہرت
نہ کر۔ کہ شہرت آفت ہے اور مرتبہ کا مقید
نہ ہو ہمیشہ گمنام

ہو

باش۔ و در قبالہ ہائے نام خود منویس
و بمحکمہ قضا حاضر مشو۔ ضمان کسے مباش
و بوصایائے مردم درمیا با ملوک و
ابنائے ایشان صحبت مدار و خانقاہ
بنا مکن و در خانقاہ منشین و سماع
بسیار مکن کہ بسیار نفاق پدید آرد
و رقت و بسیاری سماع دل را بمیراند
و بر سماع انکار مکن کہ اصحاب سماع بسیار
اند۔ کم گو و کم خور و کم خسپ و از خلق
بگریز ہمچنانکہ از شیر بگریزد و ملازمت
خلوت خود باش و با امردان
و زنان و مبتدعان و توانگران و
عامیان را صحبت مدار حلال خور و
از شبہ بپرہیز و تا توانی زن مخواہ
کہ طالب دنیا شوی۔ و در طلب دنیا

اور بیعناموں میں اپنا نام نہ لکھ اور محکمہ
عدالتوں میں حاضر نہ ہو کسی کا ضامن
نہ بن اور وصیتوں میں نہ آ۔ بادشاہ اور
اُسکے لڑکوں کے ساتھ صحبت نہ کر
خانقاہ نہ بنا اور اُس میں نہ بیٹھ اور سماع
بہت نہ کر۔ کہ اُس کی زیادتی نفاق پیدا
کرتی ہے۔ اور رقت اور زیادتی سماع کی
دل کو مردہ کرتی ہے اور سماع پر انکار نہ
کر کہ اسکے سننے والے بہت ہیں۔ کھانا اور
سونا اور بولنا تھوڑا اختیار کر خلقت سے
شیر کی مثل بھاگ تنہائی کو لازم پکڑ نابالغوں
اور عورتوں اور بدعتیوں اور دولتمندوں
اور عام لوگوں سے صحبت نہ رکھ۔ حلال کھا۔
اور شبہ سے پرہیز کر جہاں تک ہو سکے عورت
کی خواہش نہ کر کہ تو طالب دنیا ہو جاویگا اور دنیا

Marfat.com

دین بباد دہی بسیار مخند۔ واز
خندہ قہقہہ اجتناب کن کہ خندۂ بسیار
دل را بمیراند۔ و باید کہ در ہمہ کس
بچشم شفقت نگری و ہیچ فردی را
حقیر نشمری۔ ظاہر خود را میارا
کہ آرائش ظاہر از خواری باطن
ست۔ مجادلہ مکن واز کسے چیزے
مخواہ وکسے را خدمت مفرما و مشایخ
را بمال و تن وجان خدمت کن
وبر افعال ایشان انکار مکن۔ کہ
منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد
بادنیا و بر اہل دنیا مغرور مشو۔ باید
کہ دل تو ہمیشہ اندوگین بود و بدن
تو بیمار و چشم تو گریان و عمل تو
خالص و دعاء تو بتضرع و جامہ تو

کی طلب میں دین کو چھوڑ دیگا بہت ہنسی
اور قہقہہ سے پرہیز کر کہ اس سے دل مردہ
ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ تمام آدمیوں کو شفقت
کی نظر سے دیکھے۔ اور کسی کو حقیر نہ سمجھے
اپنے ظاہر کو نہ سنوار کہ ظاہری آرائش
باطن کی خواری ہے۔ جھگڑا نہ کر۔ اور
کسی سے کچھہ طلب نہ کر اور کسی سے
خدمت نہ لے اپنے مشایخ کی جان و
دل اور مال سے خدمت کر اور اُن کے
کسی کام پر انکار نہ کر۔ کہ منکر اُن کا
ہرگز چھٹکارا نہ پائیگا۔ دنیا اور اہل دنیا
پر مغرور نہ ہو۔ چاہیئے کہ تیرا دل ہمیشہ
فکر اور غم میں ہو ظاہر تیرا بیماروں سا
اور چشم تیری تر اور عمل تیرا خالص اور
دعا عجز انکسار سے اور کپڑا تیرا پرانا

Marfat.com

کہنہ و رفیق تو درویش و مایہ تو	اور رفیق تیرا درویش اور پونجی
فقہ و خانہ تو مسجد و مونس تو	تیری فقہ اور گھر تیرا مسجد اور دوست
حق سبحانہٗ تعالےٰ۔ انتہےٰ +	تیرا اللہ عزوجل ہو + انتہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد خداوندی فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ خدائے تعالےٰ کا ذکر کرو رات دن خشکی تری سفر حضر تونگری فقر تندرستی مرض خفیہ علانیہ اور بعض صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہر فرض عبادت کی حق تعالےٰ نے کوئی حد اور انتہا ضرور مقرر فرمائی ہے اور عذر کے وقت معذور بھی قرار دیا ہے مگر ذکر کی کوئی بھی حد نہیں جہاں پہنچکر ختم ہو جاوے اور کوئی عذر بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ بجز مجنون کے اس میں کوئی معذور نہیں اور اگر کسی کو معذور قرار دیتے تو وہ حضرت زکریا علیہ السلام ہوتے۔ کہ باوجود بڑھاپے اور اسقدر ضعف کے کہ بات تک کرنیکی طاقت نہ تھی اس طرح حکم ہوا۔ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ ۝ ۱۲ ۔کہ تمہارے لڑکا پیدا ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تین دن کسی آدمی سے کلام نکرو گے مگر اشارہ کے ساتھ اور خدا تعالےٰ کا ذکر بکثرت کرتے رہنا، اگر اور کسی کیلئے

Marfat.com

ذکر کے ترک میں کوئی عذر قابل لحاظ ہوتا تو غازی و مجاہدہ کا شغل ہوتا۔ مگر
اُن کو بھی باوجود مشقت اور مشغولی کے یوں حکم ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ کہ اے
ایمان والو جب کافروں کے ساتھ جنگ کیا کرو تو پاؤں جمائے رکھو اور اللہ کا ذکر
بہت کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ نیز قیامت کے دن ساری عبادتیں نماز روزہ وغیرہ
ساقط ہو جاوینگی اسلئے کہ عالم آخرت میں بندے مکلف نہ ہونگے۔ مگر ذکر آخرت
میں بھی زائل نہ ہوگا۔ نیز حق تعالٰے دوسری جگہ سورۃ جمعہ میں ارشاد فرماتے
ہیں وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۚ "اللہ کا کثرت
سے ذکر کرو تاکہ فلاح پاؤ"۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اللہ کا ذکر جہاد
اور صدقات اور خیرات سب سے افضل ہے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ذکر
سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔ ذکر الٰہی کیلئے ایک مغز اور تین پوست ہیں او
مغز تو مقصود بالذات ہے مگر پوست اسلئے مقصود اور محبوب ہیں کہ وہ مغز
تک پہنچنے کے ذرائع اور اسباب ہیں پہلا پوست صرف زبان سے ذکر کرنا
ہے اور دوسرا پوست قلب سے ذکر کرنا اور جبراً بتکلف اسکا خوگر ہونا۔
یاد رکھو کہ قلب کو اپنی حالت پر نہ چھوڑنا چاہیئے کیونکہ اسکو تفکرات و تخیلات

Marfat.com

میں پڑنے سے پریشانی ہوتی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکی مرغوب شئے
یعنے ذکر الٰہی اُس کے حوالے کر دیجاے تاکہ اُس کو اطمینان حاصل ہو جاوے
تیسرا پوست یہ ہے کہ ذکر الٰہی قلب میں جگہ کرلے اور ایسا گڑ جائے کہ اُس
کا چھڑانا دشوار ہو جاوے اسکا مطلب یہ ہے کہ دوسرے درجہ میں جسطرح قلب
کو ذکر کی عادت ڈالنے میں وقت پیش آئی تھی اس تیسرے درجے میں قلب
سے ذکر اللہ کی عادت چھڑانا اس سے زیادہ دشوار ہو۔ چوتھا درجہ جو مغز
اور مقصود بالذات ہے وہ یہ ہے کہ قلب میں ذکر کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے
بلکہ مذکور یعنے حق تعالےٰ کی ذات ہی ذات باقی رہجاے کہ نہ قلب کی طرف
توجہ رہے نہ ذکر کی جانب التفات اور نہ اپنی خبر ہو نہ کسی دوسرے کی غرض
ذات بحت میں استغراق ہو جاوے اسی حالت کا نام فنا ہے اور اس
حالت پر پہنچ کر بندہ کو نہ اپنے ظاہری حس و حرکت کا علم ہوتا ہے اور نہ باطنی
عوارض کا یہانتک کہ اپنے فنا ہو جانیکا بھی علم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ فنا ہونا
بھی تو خدا کے علاوہ دوسری ہی چیز ہے اور غیر اللہ کا خیال میل کچیل اور
کدورت ہے پس فنا کا علم بھی اس درجہ میں پہنچکر کدورت اور بعد ہوا یہی وہ
حالت ہے جسمیں اپنے وجود کے فنا کے ساتھہ خود فنا سے بھی فنایت ہوتی ہے +

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای دل بگو بیان ز کمال محمدی
سِرِّ خدا عیان ز خصال محمدی

آن جلوۂ کہ طور بہ موسیٰ کلیم تافت
شعلہ یکے نشان ز جمال محمدی

یوسف کہ نیک سیرت و صورت کمال داشت
شد محو بے گمان ز خیال محمدی

شمس و قمر کواکب اہل ضیا ہمہ
پر نور نورِ شان ز ہلال محمدی

صدیق اکبر یار غار و عمر صاحب وقار
یک خلق دیگران ز جلال محمدی

عثمان باحیا ز حیائے عظیم شان
رمزے علی جوان ز مجال محمدی

اظہر حسن رضا رضائے محمدی
وے کشتہ دشمنان ز نہال محمدی

و آن غوث نامدار کہ گیلان زاد شان
حرفے جلی بیان ز مقال محمدی

یا رب عطا کنی تو بعادل[۵] گدائے خویش
یک جام ارغوان ز زلال محمدی

۵ عادل ۔ نام مولا بخش برادر میران بخش جوگی لاہوری +

Marfat.com

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
حسنین ضیاء العین
عثمان
علی ولی اللہ
محمد حبیب اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہ خالق کل شیء والیہ ترجعون

Marfat.com

77 78 79 80 81 82 22°00′ 83 84 85 86

onal Imagery and Mapping Agency

MAP INFORMATION AS OF 1994
ΠΛΗΡΟΦΟΡΙΕΣ ΧΑΡΤΩΝ ΑΠΟ ΤΟ 1994

SCALE 1:5

Meters 1000 500 0 1 2

1 ½ 0 1

1 ½ 0 1

LEGEND ΣΎΜΒΟΛΟ ΥΠΟΜΝΗΜΑΤΟΣ

ΚΗΜΕΝΟΙ ΤΟΠΟΙ
ικο δομημένες περιοχές
μέτρια οικοδομημένες περιοχές
ΟΔΟΙ
ή οδός, ασφαλτόστρωτη
Διαιρεμένη
υμάτων κυκλοφορίας
ευματος κυκλοφορίας
ιτή οδός, σκυρόστρωτη
υμάτων κυκλοφορίας
εύματος κυκλοφορίας
ιη σκληράς επιφανείας,
η με καλό η ξερό καιρό
Καρροποίητος οδός
Ατραπός
ήμανση οδού Διεθνής,
Εθνική, Δευτερεύουσα
ΜΙΚΕΣ ΓΡΑΜΜΕΣ
ονικού πλάτους 1.44μ
(4' 8½")
Στενού πλάτους
ΓΕΦΥΡΕΣ
ογέφυρες, Κανονικές
ΧΑΡΑΚΤΗΡΙΣΤΙΚΑ
Σπηλιές
ία, Τέμενος, Συναγωγή
στιανικό Μουσουλμανικό
Εβραϊκό
, Σχολείο, Νοσοκομείο
λος, Δεξαμενή, Φρεάρ
ενεργό, Εγκαταλειμμένο
ορυχείον, Καπνοδόχος
Ανυψωμένη Δεξαμενή
σχηματισμοί Ενέργειας
Όρια Περιοχής

OBSTRUCTIONS (46m or higher) — ΕΜΠΟΔΙΑ (46μ ή περισσότερο)

	Single Μεμονωμένο	Group Ομαδικό	
Elevation of obstruction top above sea level	200		Ύψος κορυφής εμποδίου, άνωθεν της στάθμης θαλάσσης
Elevation of obstruction top above ground level	(100)		Ύψος κορυφής εμποδίου, άνωθεν της στάθμης εδάφους
High tension power line;			Γραμμή ηλεκτρικής ενέργειας υψηλής τάσης
Radio tower			Ιστός χεραίας ραδιοφώνου

BOUNDARIES — ΟΡΙΑ
International; Marker — Διεθνή, Δείκτης
First-order administrative division — Πρωταρχική διοικητική διαίρεση

RELIEF — ΑΝΑΓΛΥΦΟ
Bluff, cliff, escarpment — Χαράδρα, βράχος, γκρεμός
Depression — Λεκάνη
Levee; Rock outcrop — Αναχωμα, Προεξοχή βράχου

DRAINAGE — ΑΠΟΣΤΡΑΓΓΙΣΗ
Perennial Μόνιμη — Intermittent Διαλείπουσα
Streams — Ρεύμα
Less than 25m wide — Πλάτος μικρότερο των 25 μ
Over 25m wide — Πλάτος μεγαλύτερο των 25 μ
Spring — Πηγή
Well — Φρέαρ
Dissipating stream — Διασκορπισμένο ρεύμα
Swamp — Τέλμα

VEGETATION — ΒΛΑΣΤΗΣΗ
Woodland Coniferous, Deciduous, Mixed — Δασώδης έκταση Κωνοφόρος, Φυλλοβόλος, Αναμεικτικός
Scrub, Scattered trees — Θαμνώδης, Αραιά δέντρα
Orchard, Vineyard — Οπωροφόρα δέντρα, Αμπέλι
Row of trees — Δενδροστοιχία

SPOT ELEVATIONS — ΥΨΗ ΕΔΑΦΟΥΣ
Highest, Normal — •1494 •189
Horizontal control point — 246

NOTES ΣΗΜΕΙΩΣΕΙΣ

A ONE LANE ROAD IS FROM 2.5 TO LESS THAN 5.5 METERS (8 TO 18 FEET) WIDE. FOR ROADS TWO OR MORE LANES WIDE A LANE IS CONSIDERED TO BE FROM 2.7 TO 4.1 METERS (9 TO 13 FEET) WIDE.

ΟΔΟΣ ΕΝΟΣ ΡΕΥΜΑΤΟΣ ΚΥΚΛΟΦΟΡΙΑΣ ΕΧΕΙ ΠΛΑΤΟΣ ΑΠΟ 2,5 ΜΕΧΡΙ ΚΑΤΩ ΑΠΟ 5,5 ΜΕΤΡΑ (8 ΩΣ 18 ΠΟΔΙΑ). ΓΙΑ ΟΔΟΥΣ ΜΕ ΔΥΟ Η ΠΕΡΙΣΣΟΤΕΡΑ ΡΕΥΜΑΤΑ ΚΥΚΛΟΦΟΡΙΑΣ, ΚΑΘΕ ΡΕΥΜΑ ΘΕΩΡΕΙΤΑΙ ΟΤΙ ΕΧΕΙ ΠΛΑΤΟΣ ΑΠΟ 2,7 ΩΣ 4,1 ΜΕΤΡΑ (9 ΩΣ 13 ΠΟΔΙΑ).

CAUTION: NOT ALL TELEPHONE AND ELECTRIC SERVICE LINES ARE SHOWN.
ΠΡΟΣΟΧΗ: ΟΛΕΣ ΟΙ ΤΗΛΕΦΩΝΙΚΕΣ ΚΑΙ ΗΛΕΚΤΡΙΚΕΣ ΓΡΑΜΜΕΣ ΔΕΝ ΦΑΙΝΟΝΤΕ ΣΤΟΝ ΧΑΡΤΗ.

IN DEVELOPED AREAS ONLY THROUGH ROADS ARE CLASSIFIED.
ΣΕ ΑΝΕΠΤΥΓΜΕΝΕΣ ΠΕΡΙΟΧΕΣ, ΜΟΝΟΝ ΔΙΑΠΕΡΑΣΤΙΚΩΝ ΟΔΩΝ ΥΠΑΡΧΟΧΝ ΕΝΔΕΙΞΕΙΣ.

THE NUMBER IN PARENTHESIS FOLLOWING A POPULATED PLACE INDICATES MORE THAN ONE PLACE IS SO NAMED.
Ο ΑΡΙΘΜΟΣ ΣΤΗΝ ΠΑΡΕΝΘΕΣΗ ΑΚΟΛΟΥΘΕΙ ΕΝΑΣ ΚΑΤΩΚΗΜΕΝΟΙ ΤΟΠΟΙ ΔΕΙΧΝΕΙ ΠΕΡΙΣΣΟΤΕΡΟΙ ΑΠΟ ΕΝΟΝ ΤΟΠΟ ΕΙΝΑΙ ΠΟΥ ΟΝΟΜΑΖΕΤΕ ΕΤΣΙ.

GLOSSARY ΛΕΞΙΛΟΓΙΟ

ELEVATIONS IN METERS

CONTOUR INTERVAL 20 MET

ELLIPSOID — WORLD GEO
GRID — 1000
PROJECTION — TRA
VERTICAL DATUM
HORIZONTAL DATUM — WORLD GEO
PRINTED BY

Reprinted by NIMA 7-98

COORDINATE CONVERSION WGS 84 TO E
Grid: Add 61 m E, Add 186 m N
Geographic: Add 2.5" Long., Add 3.3" L

SAMPLE 1,000 METER GRID SQUARE
ΠΑΡΑΔΕΙΓΜΑ ΤΕΤΡΑΓΩΝΟΝ 1,000 ΜΕΤΡΩΝ

46 45 12 13

100,000 M. SQUARE IDENTIFICATION
ΧΑΡΑΚΤΗΡΙΣΜΟΣ ΤΕΤΡΑΓΩΝΟΥ 100,000 ΜΕΤΡΩΝ
EN
EM

GRID ZONE DESIGNATION
ΕΝΔΕΙΞΗ ΖΩΝΗΣ ΤΕΤΡΑΓΩΝΙΣΜΟΥ
34T

1 Rea grid (100
2 Rea HOR esti line

WHEN LINE P IDENTIF

WHEN DESIGN DESIGN

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com